فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔

(مستدرک، ۳/ ۱۵۸، حدیث: ۳۵۴۶)

سورۂ نور کی آسان و عام فہم تفسیر بنام

تفسیر سورۂ نور

از: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی
ابو الصالح محمد قاسم القادری مَدَّ ظلہ العالی

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان
www.waseemziyai.com

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم وبیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 0050002565703 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔ (مستدرک، ۳/۱۵۸، حدیث: ۳۵۴۶)

سورۂ نور کی آسان و عام فہم تفسیر

بنام

تفسیر سورۂ نور

از: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم القادری مدظلہ العالی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ

شعبہ درسی کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : تفسیر سورۂ نور

مصنف : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی **ابو الصالح محمد قاسم القادری** مدظلہ العالی

پیشکش : **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (شعبہ درسی کتب)

کل صفحات : 136

پہلی بار : ربیع الاول ۱۴۳۹ھ، دسمبر 2017ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

دوسری بار : رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ، مئی 2018ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

تیسری بار : جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ، جنوری 2019ء تعداد: 4000 (چار ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

01	❁...... کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	فون: 021-34250168
02	❁...... لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 042-37311679
03	❁...... سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	❁...... میر پور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میر پور	فون: 05827-437212
05	❁...... حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	❁...... ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	❁...... راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	❁...... نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	❁...... سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ	فون: 071-5619195
10	❁...... گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4225653
11	❁...... گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فوارہ چوک)	فون: 053-3021911

www.waseemziyai.com

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرور تاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

فہرست

اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں	6
المدینۃ العلمیۃ	7
تفسیر سورۂ نور پر "المدینۃ العلمیۃ" کا کام	8
سورۂ نور کا تعارف	9
مقامِ نزول	9
رکوع اور آیات کی تعداد	9
"نور" نام رکھنے کی وجہ	9
سورۂ نور کے بارے میں احادیث	9
سورۂ نور کے مضامین	9
سورۂ مؤمنون کے ساتھ مناسبت	11
غیر مُحصَن زانی کی سزا	13
زنا کی حد سے متعلق 3 شرعی مسائل	14
حدود نافذ کرنے کے معاملے میں مسلم حکمرانوں کے لئے شرعی حکم	15
زنا کی مذمت	16
بد عقیدہ اور بد کردار لوگوں کا ساتھی بننے اور بنانے سے بچیں	20
پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانے کی سزا سے متعلق چند شرعی مسائل	22
بیوی پر زنا کی تہمت لگانے کے شرعی حکم کا خلاصہ	26
واقعۂ اِفک	28
بدگمانی سے بچنے کی ترغیب	32
سب صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم عادل ہیں	35
حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر لگائی گئی تہمت واضح بہتان تھی	36
حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تہمت لگانا خالص کفر ہے	37
بہتان تراشی کی مذمت	38
بہتان تراشی کرنے والوں کا رد کرنا چاہئے	39
اشاعتِ فاحشہ میں ملوث افراد کو نصیحت	41
شیطان کا پیروکار	45
آیت "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ" سے معلوم ہونے والے امور	45
آیت "وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ" سے معلوم ہونے والے مسائل	48
سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بلند مقام	51
حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی فضیلت اور خصوصیات	52
دوسروں کے گھر جانے سے متعلق 3 شرعی احکام	55
کسی کا دروازہ بجانے سے متعلق دو اہم باتیں	56
دین اسلام کا وصف	57
نگاہیں جھکا کر رکھنے اور حرام چیزوں کو دیکھنے سے بچنے کی ترغیب	59
عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنے کا شرعی حکم	64

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا جذبہ	65
پردے کے دینی اور دنیوی فوائد	68
پردے کی ضرورت واہمیت سے متعلق ایک مثال	68
پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے	69
نکاح کرنے کا شرعی حکم	71
تنگدستی دور ہونے اور فراخ دستی حاصل ہونے کا ذریعہ	72
نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والوں سے متعلق 2 شرعی مسائل	75
زنا پر مجبور کئے جانے کی تفصیل	77
عورتوں کو زنا پر مجبور کرنے والے غور کریں	77
قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب	79
نور کی مثال کے مختلف معانی	81
مسجد سے متعلق 4 احادیث	84
صبح یا شام مسجد میں جانے کی فضیلت	85
نماز سے متعلق صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا حال	86
وقت پر اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے 3 فضائل	87
زکوۃ ادا کرنے کے فضائل	88
عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے	88
کفار کے لئے بیان کی گئی مثال میں مسلمانوں کے لئے نصیحت	91
آیت ”وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ“ سے معلوم ہونے والے امور	101
دین و دنیا میں کامیابی حاصل ہونے کا ذریعہ	104
اخروی کامیابی کے اسباب کی جامع آیت	105
ایک عیسائی کے قبول اسلام کا سبب	105
حضور اقدس صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت قبولیت کی چابی ہے	108
خلافت راشدہ کی دلیل	112
لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟	117
گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی ایک حکمت	118
فتوے پر عمل کرنے سے تقوے پر عمل کرنا زیادہ اولیٰ ہے	120
کسی کی غیر موجودگی میں یا اجازت کے بغیر اس کی چیز نہ کھائی جائے	123
مہمان نوازی سے متعلق دو احادیث	124
مل کر کھانے کے 3 فضائل	125
گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے سے متعلق دو شرعی مسائل	126
آیت ”اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ“ سے معلوم ہونے والے اہم امور	128
ماخذ و مراجع	133
شعبہ درسی کتب کی شائع شدہ کتابوں کی فہرست	135

www.waseemziyai.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ "نیتیں"

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه** یعنی مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطبراني، ٦ /١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مدنی پھول

{۱} بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ {۲} جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و{۲} صلوٰۃ اور{۳} تعوُّذو{۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔{۵} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔{۶} حتی الوسع اس کا باوُضُو اور{۷} قِبلہ رُو مطالعہ کروں گا{۸} کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا{۹} درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا{۱۰} استاد کی توضیح کو لکھ کر "**اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ عَلٰی حِفْظِکَ**" پر عمل کروں گا{۱۱} طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا{۱۲} اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا{۱۳} درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا{۱۴} اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا{۱۵} سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا {۱۶} اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعا کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا{۱۷} سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا۔{۱۸} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) {۱۹} کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

www.waseemziyai.com

المدینۃ العلمیۃ

از:بانیٔ دعوتِ اسلامی،عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لیے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱)شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲)شعبۂ درسی کُتُب (۳)شعبۂ اِصلاحی کُتُب

(٤)شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۵)شعبۂ تراجمِ کُتُب (٦)شعبۂ تخریج(۱)

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

---

(۱)... تادمِ تحریر (ربیع الاٰخر ۱۴۳۳ھ) ۱۰ شعبے مزید قائم ہوچکے ہیں:(۷)فیضانِ قراٰن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیاو علما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوت اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔(مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.waseemziyai.com

تفسیر سورۂ نور پر المدینۃ العلمیۃ کا کام

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی 36 سال کے مختصر عرصے میں اپنا مدنی پیغام دنیا کے 200 ممالک میں پہنچانے کے ساتھ ساتھ تقریباً 103 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ انہیں میں سے ایک شعبہ "جامعۃ المدینہ" بھی ہے تادمِ تحریر ملک و بیرونِ ملک جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات) کی 481 (چار سو اکیاسی) شاخیں قائم ہیں جن میں کم و بیش 34879 (چونتیس ہزار آٹھ سو اُناسی) طلبہ وطالبات علمِ دین حاصل کر رہے ہیں اور 7099 فارغ التحصیل بھی ہو چکے ہیں۔ ان جامعات میں درسِ نظامی (عالم کورس) کے علاوہ جو کورس کروائے جاتے ہیں ان میں "فیضان شریعت کورس" بھی ہے۔

"سورۂ نور" کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کا ترجمہ و تفسیر بھی اس کورس کے نصاب میں شامل ہے۔ مجلس جامعۃ المدینہ للبنات کے نگران کے مشورے سے مجلس "المدینۃ العلمیۃ" نے اس پر کام شروع کیا۔ جو "تفسیر سورۂ نور" کے نام سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اس پر جو کام ہوا اس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

(1)... آیات مبارکہ کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ "معرفۃ القرآن" سے اور ان کی تفسیر "صراط الجنان" سے مِن وعَن لی گئی ہے۔

(2)... مشکل الفاظ پر اعراب کا کافی حد تک اہتمام کیا گیا ہے تاکہ کسی اور کو پڑھ کر سنانے میں ہچکچاہٹ نہ ہو اور مدنی انعام پر بھی عمل کی سعادت حاصل ہو۔

(3)... تفسیر میں وارد قرآنی آیات کی تخریج کر دی گئی ہے تاکہ کسی آیت کی مزید تفسیر دیکھنی ہو تو رسائی میں آسانی ہو۔

(4)... اسی طرح احادیث وآثار اور بعض جگہ اقوالِ سلف کی بھی تخریج کر دی گئی ہے۔ تاکہ تشنگی محسوس کرنے والوں کے لئے مزید کتب کی طرف مُراجعت آسان ہو اور تردّد کرنے والے کو حوالہ دیکھ کر اطمینان و تشفی نصیب ہو۔

(5)... نصاب کے جدول کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہم نے اسے 18 اسباق پر تقسیم کر دیا ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) شعبہ درسی کتب

15-05-2017 بمطابق ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ

www.waseemziyai.com

سُوْرَۃُ النُّوْر

سورۂ نور کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ نور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس میں 9 رکوع اور 64 آیتیں ہیں۔(۲)

”نور“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی آیت نمبر 35 اور 40 میں بکثرت لفظ ”نور“ ذکر کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ نور“ کہتے ہیں۔

سورۂ نور کے بارے میں اَحادیث

(1)...... حضرت مجاہد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مَردوں کو سورۂ مائدہ سکھاؤ اور اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔(۳)

(2)...... حضرت ابووائل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اور میرے ایک ساتھی نے حج کیا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی حج کر رہے تھے، ایک جگہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سورۂ نور پڑھنے لگے اور اس کی تفسیر بیان کرنا شروع ہوئے تو میرے ساتھی نے کہا: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو ہر نقص وعیب سے پاک ہے، یہ شخص کتنا بہترین کلام کر رہا ہے اگر اس کلام کو ترکی لوگ سن لیں تو وہ ایمان لے آئیں۔(۴)

سورۂ نور کے مَضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پردہ، شرم وحیاء اور عِفَّت وعِصمَت کے احکام بیان کئے

---

(۱) خازن، تفسیر سورة النور، ۳۳۳/۳.

(۲) خازن، تفسیر سورة النور، ۳۳۳/۳.

(۳) شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان...الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۴۶۹/۲، الحدیث:۲۴۲۸.

(۴) مستدرک، کتاب معرفة الصحابة رضی اللّٰہ تعالی عنهم، ذکر مجلس ابن عباس، ۶۹۳/۴، الحدیث:۶۳۴۶.

www.waseemziyai.com

گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)......اس سورت کی ابتداء میں زنا کرنے والے مردوں اور عورتوں کی شرعی سزا بیان کی گئی، نیز مشرکہ عورت اور زانیہ عورت سے نکاح حرام قرار دے دیا گیا البتہ بعد میں زانیہ عورت سے نکاح کی حرمت منسوخ کر دی گئی اور مشرکہ عورت سے نکاح کی حرمت باقی رکھی گئی۔

(2)......پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے اور اسے چار گواہوں سے ثابت نہ کر سکنے والے کی شرعی سزا بیان کی گئی۔

(3)......لِعان کے اَحکام بیان کئے گئے۔

(4)......اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر منافقین کی طرف سے لگائی جانے والی جھوٹی تہمت کا واقعہ بیان کیا گیا اور جو مرد و عورت اس تہمت لگانے میں شریک تھا اسے ۸۰ کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا اور اس معاملے میں چند مسلمانوں پر بھی عتاب کیا گیا۔

(5)...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان بیان کی گئی۔

(6)......اجتماعی زندگی گزارنے کے اصول بیان کئے گئے کہ گھروں میں داخل ہوتے وقت اجازت لی جائے، نگاہوں کو جھکا کر رکھا جائے، شرمگاہوں کی حفاظت کی جائے، غیر مَحرم کے سامنے عورتیں اپنی زینت کی جگہیں ظاہر نہ کریں، جو لوگ شادی شدہ نہیں اور شادی کرنے کی اِستطاعت رکھتے ہوں تو ان کی شادی کر دی جائے اور جو شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کریں۔

(7)...... کفار کے اعمال کی مثال بیان کی گئی۔

(8)......اللہ تعالیٰ کے وجود اور وحدانیّت پر دن اور رات کے پلٹنے سے، بارش نازل کرنے، زمین و آسمان کے پیدا کرنے، پوری کائنات کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے، پرندوں کی پرواز اور عجیب و غریب قسم کے جانور اور کیڑے مکوڑے پیدا کرنے سے اِستدلال کیا گیا۔

(9)......منافقوں اور سچے مؤمنوں کے اَوصاف بیان کئے گئے کہ منافق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم سے اِعراض کرتے ہیں جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی اطاعت کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

(10)......نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے زمین کی خلافت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(11)...... تین اوقات میں غلاموں اور بچوں کے گھروں میں داخل ہونے کے اَحکام بیان کئے گئے۔

(12)......معذور مسلمانوں سے جہاد کے حکم میں تخفیف کی گئی۔

(13)...... قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے گھروں سے اجازت کے بغیر کھانے کا حکم بیان کیا گیا۔

(14)......بارگاہِ رسالت کے آداب بیان کئے گئے۔

سورۂ مؤمنون کے ساتھ مناسبت

سورۂ نور کی اپنے سے ماقبل سورت "مؤمنون" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ مؤمنون میں ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان کیا گیا کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور سورۂ نور میں ان لوگوں کے احکام بیان کئے گئے جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہیں کرتے۔[1] نیز سورہ مومنون میں صالحین کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں جبکہ سورۂ نور میں فاسقین کے اعمال بیان کئے گئے ہیں۔

---

(۱) تناسق الدرر، سورة النور، ص١٠٤.

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (1)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰهَا وَ فَرَضۡنٰهَا وَ اَنۡزَلۡنَا					
سُوۡرَۃٌ	اَنۡزَلۡنٰهَا	وَ	فَرَضۡنٰهَا	وَ	اَنۡزَلۡنَا
(یہ) ایک سورت (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	اور	فرض کئے اس کے (احکام)	اور	نازل کیں
یہ ایک سورت ہے جو ہم نے نازل فرمائی اور ہم نے اس کے احکام فرض کئے اور ہم نے اس میں					

فِیۡهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ①			
فِیۡهَاۤ	اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ	لَّعَلَّکُمۡ	تَذَکَّرُوۡنَ ①
اس میں	روشن آیتیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو
روشن آیتیں نازل فرمائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔			

﴾سُوۡرَۃٌ: یہ ایک سورت ہے۔﴿ سورۂ نور کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے حدود اور مختلف اَحکام بیان فرمائے جبکہ اس سورت کے آخر میں توحید کے دلائل ذکر فرمائے اور اس آیت میں بیان فرمایا کہ یہ ایک سورت ہے جو ہم نے نازل فرمائی اور ہم نے اس میں موجود اَحکام مسلمانوں پر فرض کئے اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا اور ہم نے اس میں ضروری احکام اور اپنی وحدانیّت کے دلائل پر مشتمل روشن آیتیں نازل فرمائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔[1]

اَلزَّانِیَۃُ وَ الزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا					
اَلزَّانِیَۃُ	وَ	الزَّانِیۡ	فَاجۡلِدُوۡا	کُلَّ وَاحِدٍ	مِّنۡهُمَا
زنا کرنے والی عورت	اور	زنا کرنے والا مرد	تو تم کوڑے مارو	ہر ایک (کو)	ان دونوں میں سے

(۱) خازن، النور، تحت الآية: ۱، ۳/۳۳۴، صاوی، النور، تحت الآية: ۱، ۴/۱۳۸۲، ملتقطاً۔

جو زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ہو تو ان میں ہر ایک کو
مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ

فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ	رَاْفَةٌ	بِهِمَا	لَا تَاْخُذْكُمْ	وَّ	مِائَةَ جَلْدَةٍ
اللہ کے دین میں	کوئی ترس	ان دونوں پر	نہ پکڑے (نہ آئے) تمہیں	اور	سو کوڑے

سو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین میں
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا

عَذَابَهُمَا	وَلْیَشْهَدْ	بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ	اِنْ
ان کی سزا (کے وقت)	اور چاہیے کہ موجود ہو	اللہ اور آخرت کے دن پر	تم ایمان رکھتے ہو	اگر

ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت
طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲

مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲	طَآئِفَةٌ
ایمان والوں میں سے	ایک گروہ

مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہو ۝

﴿ **اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ:** جو زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ہو۔﴾ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے حدود اور احکام کا بیان شروع فرمایا، سب سے پہلے زنا کی حد بیان فرمائی اور حُکّام سے خطاب فرمایا کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو تو اس کی حد یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگاؤ۔ (1)

غیر مُحْصَن زانی کی سزا

یاد رہے کہ حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اُس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی اور اس سے مقصود لوگوں کو اُس کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے۔ (2) اور اس آیت میں بیان کی گئی زنا کی حد آزاد، غیر مُحْصَن کی ہے کیونکہ آزاد، مُحْصَن کا حکم یہ ہے کہ اسے رَجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف

(۱) مدارک، النور، تحت الآیة: ۲، ص۷۶۸.

(۲) درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحدود، ۶/۵.

www.waseemziyai.com

میں وارد ہے کہ حضرت ماعز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے رجم کیا گیا۔[1]

مُحْصَنْ وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلّف ہو اور نکاحِ صحیح کے ساتھ خواہ ایک ہی مرتبہ اپنی بیوی سے صحبت کر چکا ہو۔ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو اسے رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً آزاد نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ صحبت کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر مُحْصَنْ میں داخل ہیں اور زنا کرنے کی صورت میں ان سب کا حکم یہ ہے کہ انہیں سو کوڑے مارے جائیں۔

زنا کی حد سے متعلق 3 شرعی مسائل

یہاں آیت میں ذکر کی گئی حد سے متعلق 3 اہم شرعی مسائل ملاحظہ ہوں:

(1)...... زنا کا ثبوت یا تو چار مَردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے۔ پھر بھی حاکم یا قاضی بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے؟ کہاں کیا؟ کس سے کیا؟ کب کیا؟ اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہو گا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صَراحتاً اپنا معائنہ بیان کرنا ہو گا، اس کے بغیر ثبوت نہ ہو گا۔

(2)...... مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور تہبند کے سوا اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں اور مُتَوَسَّط درجے کے کوڑے سے اس کے سر، چہرے اور شرم گاہ کے علاوہ تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں اور کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اَلَم یعنی درد گوشت تک نہ پہنچے۔ **عورت کو کوڑے لگانے کے وقت** نہ اسے کھڑا کیا جائے، نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو وہ اتار دیئے جائیں۔ یہ حکم آزاد مرد اور عورت کا ہے جبکہ باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا۔

(3)...... لِواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس

---

(١) بخاری، کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة، باب هل یقول الامام للمقرّ: لعلّک لمست او غمزت، ٣٤٢/٤، الحدیث: ٦٨٢٤.

www.waseemziyai.com

تعزیر میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے چند قول مروی ہیں۔ (1) آگ میں جلا دینا۔ (2) غرق کر دینا۔ (3) بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا۔ فاعل و مفعول یعنی لواطت کا فعل کرنے اور کروانے والے دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔[1]

نوٹ: زنا کی حد سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے بہارِ شریعت جلد 2 حصہ 9 سے "حدود کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

﴿ وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ: تمہیں ان پر کوئی ترس نہ آئے۔﴾ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ایمان والوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں انتہائی سخت ہوں اور اس کی نافذ کردہ حدود کو قائم کرنے میں کسی طرح کی نرمی سے کام نہ لیں کہ کہیں اس کی وجہ سے حد نافذ کرنا ہی چھوڑ دیں یا اس میں تخفیف کرنا شروع کر دیں۔[2]

حدود نافذ کرنے کے معاملے میں مسلم حکمرانوں کے لئے شرعی حکم

اس آیت میں اور اس کے علاوہ کثیر اَحادیث میں مسلم حکمرانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جرائم کی جو سزائیں مقرر کی ہیں وہ انہیں سختی سے نافذ کریں، چنانچہ حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔[3]

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (اے حاکمو!) عزت داروں کی لغزشیں معاف کر دو، مگر حدود (کہ ان کو معاف نہیں کر سکتے۔)[4]

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی، جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اس کو کس طرح سزا سے بچایا جائے) آپس میں لوگوں نے کہا کہ

---

(۱) تفسیرات احمدیه، النور، تحت الآیة:۲، ص۵۴۲-۵۴۳.

(۲) مدارک، النور، تحت الآیة:۲، ص۷۶۹.

(۳) ابن ماجه، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود، ۳/۲۱۷، الحدیث:۲۵۴۰.

(۴) ابوداؤد، کتاب الحدود، باب فی الحدّ یشفع فیه، ۴/۱۷۸، الحدیث:۴۳۷۵.

www.waseemziyai.com

اس کے بارے میں کون شخص رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سفارش کرے گا؟ پھر لوگوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سوا جو کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب ہیں کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا، غرض حضرت اسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سفارش کی، اس پر حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے! پھر حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر اُن میں کوئی شریف چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اُس پر حد قائم کرتے، خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چوری کرتی تو میں اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔[1]

اس آیت اور روایات سے اِقتدار کی مَسنَدوں پر فائز ان مسلمانوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے کہ جو اللہ تعالٰی کی حدوں کو قائم کرنے کی بجائے الٹا ان میں تبدیلیاں کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالٰی انہیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

﴿ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ: اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہو۔﴾ یعنی جب زنا کرنے والوں پر حد قائم کی جارہی ہو تو اس وقت مسلمانوں کا ایک گروہ وہاں موجود ہو تاکہ زنا کی سزا دیکھ کر انہیں عبرت حاصل ہو اور وہ اس برے فعل سے باز رہیں۔

زنا کی مذمت

زنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ قرآنِ مجید میں اس کی بہت شدید مذمت کی گئی ہے، چنانچہ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا[2]

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُرا راستہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

---

(١) بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ٥٦-باب، ٤٦٨/٢، الحدیث: ٣٤٧٥.

(٢) بنی اسرائیل: ٣٢.

www.waseemziyai.com

وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام فرمایا ہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا وہ سزا پائے گا۔ اس کے لئے قیامت کے دن عذاب بڑھا دیا جائے گا اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔

نیز کثیر اَحادیث میں بھی زنا کی بڑی سخت مذمت و برائی بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے 6 اَحادیث ملاحظہ ہوں:

(1)...... حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل کر سر پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے اور جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اُس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔ [2]

(2)..... حضرت عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس قوم میں زنا ظاہر ہو گا وہ قحط میں گرفتار ہو گی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہو گا وہ رعب میں گرفتار ہو گی۔ [3]

(3)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیا۔ [4]

(4)...... حضرت عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کے وقت آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ "ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مصیبت دور کی جائے۔" اس وقت پیسے لے کر زنا کروانے والی عورت اور ظالمانہ ٹیکس لینے

---

(۱) فرقان: ۶۸-۶۹.

(۲) ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء لا یزنی الزانی وهو مؤمن، ۲۸۳/۴، الحدیث: ۲۶۳۴.

(۳) مشکوة المصابیح، کتاب الحدود، الفصل الثالث، ۶۵۶/۲، الحدیث: ۳۵۸۲.

(٤) مستدرک، کتاب البیوع، اذا ظهر الزنا والربا فی قریة فقد احلّوا بانفسهم عذاب الله، ۳۳۹/۲، الحدیث: ۲۳۰۸.

www.waseemziyai.com

والے شخص کے علاوہ ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا قبول کرلی جائے گی۔ [۱]

(5)...... حضرت مِقداد بن اَسوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ارشاد فرمایا: زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: زنا حرام ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے حرام کیا ہے اور وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے (کے گناہ) سے ہلکا ہے۔ [۲]

(6)...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا اور اس سے فرمائے گا کہ جہنمیوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ [۳]

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو زنا جیسے بدترین گندے اور انتہائی مذموم فعل سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

سوالات سبق نمبر (1)

(۱) اس سورت کا نام ”نور“ رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

(۲) سورۂ نور کے بعض مضامین بیان کریں؟

(۳) اس سورت کی ابتدا اور آخر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

(۴) حد کی تعریف بیان کیجئے نیز یہ کہ اس سے کیا مقصود ہے؟

(۵) محصن کی تعریف کیا ہے اور زنا کرنے کی صورت میں اس کی شرعی سزا کیا ہو گی؟

(۶) سرِعام شرعی سزا دینے میں کیا حکمت ہے؟

(۷) زنا کی مذمت پر کوئی ایک آیت اور دو احادیث بیان کیجئے۔

---

(۱) معجم الاوسط، باب الالف، من اسمه ابراهيم، ۲/۱۳۳، الحديث: ۲۷۶۹.

(۲) مسند امام احمد، مسند الانصار رضى الله عنهم، بقية حديث المقداد بن الاسود رضى الله تعالى عنه، ۹/۲۲۶، الحديث: ۲۳۹۱۵.

(۳) مسند الفردوس، باب الزای، ۲/۳۰۱، الحديث: ۳۳۷۱.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (2)

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘

مُشْرِكَةً	اَوْ	زَانِیَةً	اِلَّا	لَا یَنْكِحُ	اَلزَّانِیْ
مشرکہ (سے)	یا	بدکار عورت	مگر	نکاح نہیں کرے گا	زنا کرنے والا مرد

زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی نکاح کرے گا

وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ

مُشْرِكٌ	اَوْ	زَانٍ	اِلَّا	لَا یَنْكِحُهَاۤ	الزَّانِیَةُ	وَّ
مشرک	یا	زانی	مگر	نکاح نہیں کرے گا اس سے	بدکار عورت	اور

اور بدکار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرے گا

وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾

عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾	ذٰلِكَ	حُرِّمَ	وَ
ایمان والوں پر	یہ (زانیوں سے نکاح)	حرام کیا گیا ہے	اور

اور یہ ایمان والوں پر حرام ہے ○

﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً: زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی نکاح کرے گا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی نکاح کرنا پسند کرے گا اور بدکار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرنا پسند کرے گا کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے، نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ فاسق و فاجر شخص نیک اور پارسا عورت سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے جیسی فاسقہ فاجرہ عورت سے نکاح کرنا پسند کرتا ہے اسی طرح فاسقہ فاجرہ عورت نیک اور پارسا مرد سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں رکھتی بلکہ وہ اپنے جیسے فاسق و فاجر مرد سے ہی نکاح کرنا پسند کرتی ہے۔

شانِ نزول: اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ مہاجرین میں سے بعض بالکل نادار تھے، نہ اُن کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولت مند اور مالدار تھیں، یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال

www.waseemziyai.com

آیا کہ اگر اُن سے نکاح کر لیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اُنہوں نے اس کی اجازت چاہی تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس سے روک دیا گیا۔ (۱)

﴿وَحُرِّمَ: اور حرام ہے۔﴾ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ایمان والوں پر حرام ہے۔ یاد رہے کہ ابتدائے اسلام میں زانیہ عورت سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں اس آیت "وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ" (ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں ان کے نکاح کردو۔) (۲) سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ (۳)

بدعقیدہ اور بدکردار لوگوں کا ساتھی بننے اور بنانے سے بچیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد عقیدہ اور بری عادات و کردار والے لوگوں کا ساتھی بننے اور انہیں اپنا ساتھی بنانے سے بچنا چاہئے اور درست عقائد رکھنے والے نیک و پارسا لوگوں کا ساتھی بننا اور انہیں اپنا ساتھی بنانا چاہئے کیونکہ ایک طبیعت دوسری طبیعت سے اثر لیتی ہے اور ایک دوسرے سے تعلقات اپنا اثر دکھاتے ہیں اور بری عادات بہت جلد بندے میں سَرایَت کر جاتی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں سے ایک آدمی جب دوسرے آدمی سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو برا کام تم کرتے ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے۔ پھر جب دوسرے دن اس سے ملتا تو اسے منع نہ کرتا کیونکہ وہ کھانے پینے اور بیٹھنے میں اس کا شریک ہو جاتا تھا۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اچھے دلوں کو برے دلوں سے ملا دیا۔ (اور نیک لوگ بروں کی صحبت میں بیٹھنے کی نحوست سے انہی جیسے ہو گئے) (٤)

اور جتنے قریبی ساتھی شوہر اور بیوی ہوتے ہیں اتنے کوئی اور نہیں ہوتے اور ان میں سے کوئی ایک بد عقیدہ یا بد کردار ہو تو اس کے اثرات اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ بندہ اپنے دین و ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے،

---

(١) خازن، النور، تحت الآية:٣، ٣/٣٣٥.

(٢) النور:٣٢.

(٣) مدارك، النور، تحت الآية:٣، ص٧٦٩.

(٤) ابو داؤد، اوّل كتاب الملاحم، باب الامر والنهي، ٤/١٦٢، الحديث:٤٣٣٦.

www.waseemziyai.com

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں کی صحبت آگ ہے، ذی علم، عاقل، بالغ مردوں کے مذہب اس میں بگڑ گئے ہیں، عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا، خارجی مذہب کی عورت کی صحبت میں مَعَاذَ اللہ خود خارجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ اسے سنی کرنا چاہتا ہے۔ (۱)

لہٰذا جسے اپنے دین وایمان کی ذراسی بھی فکر ہے اسے چاہئے کہ وہ بد مذہب مرد یا عورت سے ہرگز ہرگز شادی نہ کرے، یونہی برے کردار والے مرد یا عورت سے شادی کرنے سے بھی بچے بلکہ درست عقائد، اچھے کردار اور نیک و پارسا مرد یا عورت سے شادی کی جائے تاکہ دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی برباد نہ ہو۔

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	ثُمَّ	الْمُحْصَنٰتِ	یَرْمُوْنَ	الَّذِیْنَ	وَ
وہ نہ لائیں چار گواہ	پھر	پاکدامن عورتوں (پر)	تہمت لگائیں	وہ لوگ جو	اور

اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

اَبَدًا	شَهَادَةً	لَهُمْ	لَا تَقْبَلُوْا	وَّ	ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً	فَاجْلِدُوْهُمْ
کبھی	گواہی	ان کی	قبول نہ کرو	اور	اسّی کوڑے	تو کوڑے مارو انہیں

تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۟ۙ(۴) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	تَابُوْا	الَّذِیْنَ	اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ (۴)	هُمُ	اُولٰٓىٕكَ	وَ
اس کے بعد	توبہ کرلیں	وہ لوگ جو	مگر	فسق کرنے والے (ہیں)	وہی	یہ لوگ	اور

اور وہی فاسق ہیں ○ مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں

وَ اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۵)

(۱) فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۹۲۔

www.waseemziyai.com

وَ	اَصْلَحُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۵
اور	اپنی اصلاح کر لیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)
اور اپنی اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝					

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ: اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں۔﴾ اس آیت مبارکہ میں پاکدامن اجنبی عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے والوں کی سزا کا بیان ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ ایسے نہ لائیں جنہوں نے ان کے زنا کا معائنہ کیا ہو تو ان میں سے ہر ایک کو اسی کوڑے لگاؤ اور کسی چیز میں ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور کبیرہ گناہ کے مُرتکِب ہونے کی وجہ سے وہی فاسق ہیں۔[1]

پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانے کی سزا سے متعلق چند شرعی مسائل

یہاں آیت میں بیان کی گئی سزا سے متعلق چند شرعی مسائل ملاحظہ ہوں:

(1)...... جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر 80 کوڑوں کی حد واجب ہو جاتی ہے۔ آیت میں **مُحْصَنَات** کا لفظ (یعنی صرف عورتوں پر تہمت لگانے کا بیان) مخصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لئے کہ عورتوں کو تہمت لگانا بکثرت واقع ہوتا ہے۔

(2)...... ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو وہ **مَرْدُوْدُ الشَّهَادَة** ہو جاتے ہیں، یعنی ان کی گواہی کبھی مقبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان، مُکَلَّف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔

(3)...... زنا کی گواہی کا نصاب چار گواہ ہیں۔

(4)...... حدِ قَذف یعنی زنا کی تہمت لگانے کی سزا مطالبہ پر مشروط ہے، جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔

(5)...... جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو تو مطالبہ کا حق اسی کو ہے اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔

(6)...... غلام اپنے مولیٰ کے خلاف اور بیٹا باپ کے خلاف قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

---

(۱) جلالين، النور، تحت الآية: ٤، ص ٢٩٤.

www.waseemziyai.com

(7)...... قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو اے زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے جبکہ اس کی ماں پارسا ہو تو ایسا شخص قاذِف یعنی زنا کی تہمت لگانے والا ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد لازم آئے گی۔

(8)...... اگر غیر مُحْصَنْ کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حدِ قذف قائم نہ ہو گی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہو گی اور یہ تعزیر 3 سے 39 کوڑے تک جتنے شرعی حاکم تجویز کرے اتنے کوڑے لگانا ہے، اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی گناہ کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مُخَنَّث، اے بد دیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دَیُّوث، اے شرابی، اے سود خوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہو گی۔

نوٹ: حدِ قذف سے متعلق مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت جلد 2 حصہ 9 سے ”قذف کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

﴿ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ: مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں۔﴾ یعنی تہمت لگانے والا اگر سزا پانے کے بعد توبہ کرلے اور اپنے اَحوال واَفعال کو درست کرلے تو اب وہ فاسق نہ رہے گا۔[1] یاد رہے کہ توبہ کے بعد بھی تہمت لگانے والے کی گواہی قبول نہ ہو گی کیونکہ گواہی سے متعلق مُطْلَقًا ارشاد ہو چکا ہے کہ ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔

سوالات سبق نمبر (2)

(۱) زانیہ سے نکاح حرام ہونا کس آیت سے منسوخ ہوا؟ (۲) بنی اسرائیل میں آنے والی پہلی خرابی کیا تھی؟

(۳) پاکدامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانے کی کیا شرعی سزا ہے؟

(۴) جس پر تہمت زنا کی حد جاری ہو چکی ہو اسے کیا کہتے ہیں نیز کیا اس کی گواہی قبول ہو گی؟

(۵) تہمت زنا کی شرعی سزا کا نفاذ کس پر مشروط ہے؟ (۶) غیر محصن پر زنا کی تہمت لگانے کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) ابو سعود، النور، تحت الآیة:٥، ٧١/٤، ملخصاً.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (3)

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ

وَ	الَّذِیْنَ	یَرْمُوْنَ	اَزْوَاجَهُمْ	وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهُمْ	شُهَدَآءُ
اور	وہ لوگ جو	تہمت لگائیں	اپنی بیویوں (پر)	اور	نہ ہوں	ان کے پاس	گواہ

اور وہ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے علاوہ گواہ نہ ہوں

اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ

اِلَّآ	اَنْفُسُهُمْ	فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ	اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ	بِاللّٰهِ
سوائے	اپنی ذاتوں (کے)	تو ان میں سے ایک کی گواہی	چار گواہیاں (دینا ہے)	اللہ (کے نام) کے ساتھ

تو ان میں سے ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے

اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۶﴾ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ

اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۶﴾	وَ	الْخَامِسَةُ	اَنَّ	لَعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَیْهِ
(کہ) بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کی لعنت (ہو)	اُس پر

کہ بیشک وہ سچا ہے ○ اور پانچویں گواہی یہ ہو کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو

اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۷﴾ وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

اِنْ	كَانَ	مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۷﴾	وَ	یَدْرَؤُا	عَنْهَا	الْعَذَابَ
اگر	وہ ہو	جھوٹوں میں سے	اور	دور کردے گی	اس (عورت) سے	سزا

اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو ○ اور عورت سے سزا کو یہ بات دور کرے گی کہ

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

اَنْ	تَشْهَدَ	اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ
(یہ بات) کہ	وہ گواہی دے	چار گواہیاں	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ (مرد)

وہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک مرد

www.waseemziyai.com

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٨﴾ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٨﴾	وَ	الْخَامِسَةَ	اَنَّ	غَضَبَ اللّٰهِ	عَلَيْهَآ
ضرور جھوٹوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کا غضب (ہو)	اس (عورت) پر

جھوٹوں میں سے ہے ○ اور پانچویں باریوں کہ عورت پر اللہ کا غضب ہو

اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اِنْ	كَانَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾	وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
اگر	وہ (مرد) ہو	سچوں میں سے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر

اگر مرد سچوں میں سے ہو ○ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ ع

وَ	رَحْمَتُهٗ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ	حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾
اور	اس کی رحمت	اور	یہ کہ	اللہ	بہت توبہ قبول فرمانے والا	حکمت والا (ہے)

رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا، حکمت والا ہے (تو وہ تمہارے راز کھول دیتا) ○

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ: اور وہ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اجنبی عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے کے احکام بیان فرمائے جبکہ اس آیت اور اس کے بعد والی چند آیات میں بیویوں پر زنا کی تہمت لگانے کے احکام بیان فرمائے ہیں۔[1] **شانِ نزول:** حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے؟ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہی جواب دیا۔ پھر انہوں نے کہا: قسم ہے اُس کی جس نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ کو حد سے

(۱) تفسیر کبیر، النور، تحت الآیة: ۶، ۸/۳۳۰.

www.waseemziyai.com

بچا دے۔ اُس وقت حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اُترے اور یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ [1]

بیوی پر زنا کی تہمت لگانے کے شرعی حکم کا خلاصہ

ان آیات میں بیوی پر زنا کی تہمت لگانے کا جو حکم بیان ہوا اسے شریعت کی اصطلاح میں ”لِعان“ کہتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں گواہی دینے کی اہلیت رکھتے ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لِعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لِعان سے انکار کر دے تو اسے اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا اقرار کر لے۔ اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حدِ قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لِعان کرنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسے چار مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کے ساتھ کہنا ہو گا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مجھ پر لعنت ہو اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہو گا۔ وہ انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے۔ اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اسے بھی چار مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کے ساتھ کہنا ہو گا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہو گا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا عَزَّوَجَلَّ کا غضب ہو۔ اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے جدائی کروا دینے سے میاں بیوی میں جدائی واقع ہو گی، بغیر قاضی کے نہیں اور یہ جدائی طلاقِ بائنہ ہو گی۔ اور اگر مرد گواہی دینے کی اہلیت رکھنے والوں میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہو گا اور تہمت لگانے سے مرد پر حدِ قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد گواہی کی اہلیت رکھنے والوں میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو، اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو، اس صورت میں نہ مرد پر حد ہو گی اور نہ لعان۔

نوٹ: لعان سے متعلق مزید مسائل کی معلومات کے لئے بہارِ شریعت جلد 2 حصہ 8 سے **”لِعان کا بیان“** مطالعہ فرمائیں۔

---

(١) بخاري، كتاب التفسير، سورة النور، باب ويدرأ عنها العذاب...الخ، ٣/٢٨٠، الحديث:٤٧٤٧.

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ: اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی۔﴾ یعنی اے تہمت لگانے والے مردو اور تہمت لگائی گئی عورتو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول فرمانے والا اور اپنے تمام افعال و احکام میں حکمت والا نہ ہوتا تو وہ تمہارے راز کھول دیتا اور اس کے بعد تمہارا حال بیان سے باہر ہوتا۔[1]

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ				
اِنَّ	الَّذِیْنَ	جَآءُوْ بِالْاِفْكِ	عُصْبَةٌ	مِّنْكُمْ
بیشک	وہ لوگ جو	لائے بڑا بہتان	(وہ) ایک جماعت (ہے)	تم میں سے
بیشک جو لوگ بڑا بہتان لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔				

لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ						
لَا تَحْسَبُوْهُ	شَرًّا	لَّكُمْ	بَلْ	هُوَ	خَیْرٌ	لَّكُمْ
تم نہ سمجھو اس (بہتان) کو	برا	اپنے لیے	بلکہ	وہ	بہتر (ہے)	تمہارے لیے
تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔						

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى						
لِكُلِّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	مَّا اكْتَسَبَ	مِنَ الْاِثْمِ	وَ	الَّذِیْ	تَوَلّٰى
ہر شخص کیلئے	ان میں سے	(وہ ہے) جو اس نے کمایا	گناہ سے	اور	جس نے	اٹھایا
ان میں سے ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ شخص						

كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾			
كِبْرَهٗ	مِنْهُمْ	لَهٗ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾
اس (بہتان) کا بڑا حصہ	ان میں سے	اس کے لیے	بڑا عذاب (ہے)
جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا اس کے لیے بڑا عذاب ہے O			

---

(۱) روح البیان، النور، تحت الآیة: ۱۰، ۶/۱۲۱.

www.waseemziyai.com

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ: بیشک جو بڑا بہتان لائے ہیں۔﴾ یہ آیت اور اس کے بعد والی چند آیتیں اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں نازل ہوئیں جن میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عفت و عصمت کی گواہی خود ربُّ العالمین نے دی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والے منافقین کو سزا کا مژدہ سنایا۔

واقعۂ اِفک

آیت میں مذکور بڑے بہتان سے مراد اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانا ہے۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہوا کہ 5 سنہ ہجری میں غزوہ بنی مُصْطَلِق سے واپسی کے وقت قافلہ مدینہ منورہ کے قریب ایک پڑاؤ پر ٹھہرا، تو اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ضرورت کے لئے کسی گوشے میں تشریف لے گئیں، وہاں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہار ٹوٹ گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں۔ اُدھر قافلے والوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مَحمِل شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس میں ہیں، اس کے بعد قافلہ وہاں سے کوچ کر گیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا واپس تشریف لائیں تو قافلہ وہاں سے جا چکا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس خیال سے وہیں قافلے کی جگہ پر بیٹھ گئیں کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس آئے گا۔ عام طور پر معمول یہ تھا کہ قافلے کے پیچھے گری پڑی چیز اُٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے، اس موقع پر حضرت صفوان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کام پر مامور تھے۔ جب وہ اس جگہ پر آئے اور اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بلند آواز سے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پکارا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کپڑے سے پردہ کر لیا۔ انہوں نے اپنی اُونٹنی بٹھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچ گئیں۔ اس وقت سیاہ باطن منافقین نے غلط باتیں پھیلائیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں بدگوئی شروع کر دی، بعض مسلمان بھی اُن کے فریب میں آگئے اور اُن کی زبان سے بھی کوئی بے جا کلمہ سرزد ہوا۔ اسی دوران اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیمار ہو گئی تھیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں، بیماری کے عرصے میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ اُن کے بارے میں منافقین کیا کہہ رہے ہیں۔ ایک روز حضرت اُمِّ مِسْطَح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی۔ اس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمے میں اس طرح روئیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے آنسو نہ تھمتے تھے اور نہ

www.waseemziyai.com

ایک لمحہ کے لئے نیند آتی تھی، اس حال میں دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہوئی اور حضرتِ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکی میں یہ آیتیں اُتریں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآنِ کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی۔ اس دوران میں سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے برسرِ منبر خیر کے کلمات ہی ارشاد فرمائے، چنانچہ فرمایا: میں اپنے اہل کے متعلق سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتا۔ (۱)

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: منافقین یقینی طور پر جھوٹے ہیں، اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا یقینی طور پر پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بد عورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے۔

حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے۔

حضرت علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا تو جو پروردگار عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے۔ (۲)

اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے قسمیں کھائیں۔ آیت نازل ہونے سے پہلے ہی اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف سے دل مطمئن تھے، آیت کے نزول نے ان کی عزت و شرافت اور زیادہ کر دی تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱) بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۶۱/۳، الحدیث: ۴۱۴۱.

(۲) مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۷۷۲، ملخصاً.

www.waseemziyai.com

اور صحابۂ کبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لئے سخت ترین مصیبت ہے۔

﴿لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ: تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو۔﴾ یعنی اے بہتان سے بچنے والو! تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ بہتان سے بچنا تمہارے لیے بہتر ہے کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تمہیں اس پر جزا دے گا اور اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا، چنانچہ اس براءت میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔ (۱)

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ: ان میں سے ہر شخص کیلئے۔﴾ یعنی ان بہتان لگانے والوں میں سے ہر شخص کے لئے اس کے عمل کے مطابق گناہ ہے کہ کسی نے طوفان اُٹھایا، کسی نے بہتان اُٹھانے والے کی زبانی موافقت کی، کوئی ہنس دیا، کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا، الغرض جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا۔ (۲)

﴿وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ: ان میں سے وہ شخص جس نے اس کا سب سے بڑا حصہ اُٹھایا۔﴾ یعنی ان بہتان لگانے والوں میں سے وہ شخص جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اس کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ آیت میں جس کا ذکر ہے اس سے مراد عبد اللہ بن اُبی ابن سلول منافق ہے۔

سوالات سبق نمبر (3)

(۱) لعان کسے کہتے ہیں؟

(۲) مرد پر لعان کب واجب ہوتا ہے؟

(۳) عورت پر لعان کب واجب ہوتا ہے؟

(۴) لعان کا طریقہ کیا ہے؟

(۵) مرد و عورت کے لعان کے بعد کیا ہوگا؟

(۶) واقعہ افک مختصراً بیان کیجئے۔

(۷) آیت میں مذکور بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھانے والے سے کون مراد ہے؟

---

(۱) مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۷۷۱، ملخصاً.

(۲) مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۱۱، ص۷۷۱-۷۷۲.

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (4)

لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ

لَوْلَاۤ	اِذْ	سَمِعْتُمُوْهُ	ظَنَّ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ
(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تم نے سنا یہ بہتان	(تو) گمان کرتے	ایمان والے مرد	اور

ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور

الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

الْمُؤْمِنٰتُ	بِاَنْفُسِهِمْ	خَيْرًا	وَّ	قَالُوْا	هٰذَاۤ	اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾
ایمان والی عورتیں	اپنی جانوں (دینی بھائیوں) پر	نیک (گمان)	اور	کہتے	یہ	کھلا بہتان (ہے)

مسلمان عورتیں اپنے لوگوں پر نیک گمان کرتے اور کہتے: یہ کھلا بہتان ہے ۝

﴿**لَوْلَا: ایسا کیوں نہ ہوا۔**﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اپنے لوگوں پر نیک گمان کرتے کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ وہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے کہ بدگمانی ممنوع ہے۔ نیز لوگ سن کر کہتے کہ یہ کھلا بہتان ہے، بالکل جھوٹ ہے اور بے حقیقت ہے۔(1)

صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سیدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہوگئی تھی، وہ مفتری کذّاب (یعنی جھوٹا بہتان لگانے والے) ہیں اور شانِ رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤمنین سے فرماتا ہے کہ "تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا" تو کیسے ممکن تھا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بدگمانی کرتے اور حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے، خاص کر ایسی حالت میں جب کہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ: ۱۲، ۳/۳۴۳، تفسیر کبیر، النور، تحت الآیۃ: ۱۲، ۸/۳۴۱، ملتقطاً۔

پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔[۱]

بد گُمانی سے بچنے کی ترغیب

قرآن مجید میں مسلمانوں کو بد گُمانی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ[۲]

ترجمۂ کنزُ العرفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کثیر اَحادیث میں بھی بد گمانی سے بچنے اور اچھا گمان رکھنے کا فرمایا گیا ہے، ان میں سے 4 اَحادیث درج ذیل ہیں:

(1)...... حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے بد گمانی کی بے شک اس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے بد گمانی کی، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: "اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ" ترجمہ: بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو۔[۳]

(2)...... حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بد گمانی سے بچو کیونکہ بد گمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔[۴]

(3)...... حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حُسنِ ظن عمدہ عبادت ہے۔[۵]

(4)...... حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تم اپنے بھائی کے منہ سے نکلنے والی کسی بات کا اچھا مَحمل پاتے ہو تو اس کے بارے میں بد گمانی نہ کرو۔[۶]

---

(۱) خزائن العرفان، النور، تحت الآیۃ: ۱۲، ص ۶۵۱-۶۵۲۔

(۲) حجرات: ۱۲.

(۳) در منثور، الحجرات، تحت الآیة: ۱۲، ۷/۵۶۶.

(۴) بخاری، کتاب الفرائض، باب تعلیم الفرائض، ۴/۳۱۳، الحدیث: ۶۷۲۴.

(۵) ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظنّ، ۴/۳۸۷، الحدیث: ۴۹۹۳.

(۶) در منثور، الحجرات، تحت الآیة: ۱۲، ۷/۵۶۶.

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ ہمیں بد گمانی سے بچنے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ [1]

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ				
لَوْلَا	جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	فَاِذْ	لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ	فَاُولٰٓىِٕكَ
کیوں نہیں	وہ لائے اس پر چار گواہ	توجب	وہ نہ لائے گواہ	تو یہ لوگ
اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے توجب وہ گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک				

عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ							
عِنْدَ اللّٰهِ	هُمُ	الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ
اللہ کے نزدیک	وہی	جھوٹے (ہیں)	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور
جھوٹے ہیں ○ اور اگر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت							

وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ			
رَحْمَتُهٗ	فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	لَمَسَّكُمْ	فِیْ
اس کی رحمت	دنیا اور آخرت میں	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس معاملے) میں
تم پر نہ ہوتی تو جس معاملے میں			

مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ ۚ	
مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾
جس میں تم پڑ گئے تھے	بڑا عذاب
تم پڑ گئے تھے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا ○	

﴿**لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ: اس پر کیوں نہ لائے۔**﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بہتان لگانے والوں سے فرمایا کہ وہ اپنے بہتان پر گواہ کیوں نہ لائے جو اس کی گواہی دیتے اور جب وہ گواہ نہیں لائے تو وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ [2]

---

(۱) بد گمانی سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب "بد گمانی" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

(۲) خازن، النور، تحت الآیۃ:۱۳، ۳/۳۴۳۔

www.waseemziyai.com

یاد رہے کہ یہاں جھوٹے ہونے سے ظاہری اور باطنی طور پر جھوٹا ہونا مراد ہے اور اگر بالفرض وہ گواہ لے بھی آتے تو ظاہراً جھوٹے نہ رہتے اگرچہ درحقیقت پھر بھی وہ اور ان کے سارے گواہ جھوٹے ہوتے۔ [(۱)]

﴿وَلَوْلَا: اور اگر نہ ہوتا۔﴾ اس آیت میں بہتان لگانے والوں سے مزید فرمایا کہ اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، جس میں سے توبہ کے لئے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی تو جس بہتان میں تم پڑے تھے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔ [(۲)]

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ

اِذْ	تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ	وَ	تَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِكُمْ
جب	تم ایک دوسرے سے سن کر اسے اپنی زبانوں پر لاتے تھے	اور	کہتے تھے	اپنے مونہوں سے

جب تم ایسی بات ایک دوسرے سے سن کر اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ بات کہتے تھے

مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا

مَّا	لَیْسَ	لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَّ	تَحْسَبُوْنَهٗ	هَیِّنًا
(وہ بات) جو	نہیں ہے	تمہیں	اس کا	کوئی علم	اور	تم سمجھتے تھے اسے	سہل، معمولی

جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور تم اسے معمولی سمجھتے تھے

وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾

وَّ	هُوَ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾
اور (حالانکہ)	وہ	اللہ کے نزدیک	بہت بڑا (تھا)

حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا تھا۔

﴿اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ: جب تم اس کو ایک دوسرے سے سن کر اپنی زبانوں پر لاتے تھے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ یہ بڑا عذاب اس وقت پہنچ جاتا جب تم اس بہتان کو ایک دوسرے سے سن کر اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور تم اسے ہلکا سا معاملہ سمجھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا

(۱) روح البیان، النور، تحت الآیة: ۱۳، ۶/۱۲۷.

(۲) خازن، النور، تحت الآیة: ۱٤، ۳/۳٤۳.

www.waseemziyai.com

گناہ نہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جرمِ عظیم تھا۔[1]

سب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ عادل ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے گناہ اور معصیت صادِر ہوئی مگر وہ اس پر قائم نہ رہے بلکہ انہیں توبہ کی توفیق ملی، لہٰذا یہ درست ہے کہ سارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ عادل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى[2]

ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز (جنت) کا وعدہ فرمالیا ہے۔

اور فرماتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ[3]

ترجمۂ کنزُ العِرفان: ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ فاسق سے راضی نہیں ہوتا اور نہ اس سے جنت کا وعدہ فرماتا ہے۔

وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ

وَ	لَوْ لَاۤ	اِذْ	سَمِعْتُمُوْهُ	قُلْتُمْ	مَّا یَكُوْنُ	لَنَاۤ
اور	(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تم نے سنا اسے	(تو) تم کہہ دیتے	(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے

اور کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں

اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۶﴾

اَنْ	نَّتَكَلَّمَ	بِهٰذَا	سُبْحٰنَكَ	هٰذَا	بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۶﴾
کہ	ہم کلام کریں	اس (بات) کے ساتھ	(اے اللہ) تو پاک ہے	یہ	بڑا بہتان (ہے)

کہ یہ بات کہیں۔ (اے اللہ!) تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے ○

---

(۱) روح البیان، النور، تحت الآیۃ: ۱۵، ۶/۱۲۷، مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۱۵، ص۷۷۳، ملتقطاً.

(۲) حدید: ۱۰.　(۳) توبہ: ۱۰۰.

www.waseemziyai.com

﴿وَلَوْلَا: اور کیوں نہ ہوا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے بہتان سنا تھا تو اس وقت یہ کیوں نہ ہوا کہ تم کہہ دیتے: ہمارے لئے درست نہیں کہ یہ بہتان والی بات کہیں کیونکہ یہ درست ہو ہی نہیں سکتی۔ یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رہے کہ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی بیوی کافر تو ہو سکتی ہے لیکن بدکار ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری اُن کے نزدیک قابلِ نفرت ہے۔[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر لگائی گئی تہمت واضح بہتان تھی

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر لگائی گئی تہمت کا بہتان ہونا بالکل ظاہر تھا۔ اسی لئے بہتان نہ کہنے والوں اور توقف کرنے والوں پر عتاب ہوا، البتہ چونکہ یہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا معاملہ تھا اس لئے آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خاموشی حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے معاملے کو نہ جاننے کی وجہ سے نہ تھی بلکہ وحی کے انتظار کی وجہ سے تھی کیونکہ اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے علم کی بنا پر اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عصمت کی خبر دیتے تو منافق کہتے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اہلِ بیت کی طرف داری کی۔ اسی لئے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی خاموش رہے بلکہ خود اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بھی لوگوں سے نہ کہا کہ میں بے قصور ہوں۔ حالانکہ انہیں تو اپنی پاکدامنی یقین کے ساتھ معلوم تھی۔

سوالات سبق نمبر (4)

(۱) مسلمان پر بدگمانی کرنے کا کیا حکم ہے؟

(۲) جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟

(۳) بدگمانی سے بچنے کے متعلق ایک آیت اور دو احادیث مبارکہ بیان کیجئے۔

(۴) سارے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ عادل ہیں اس پر آیات اور ان سے استدلال بیان کیجئے۔

(۵) کیا کسی نبی کی زوجہ کافرہ ہو سکتی ہے؟

(۶) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر لگائے گئے بہتان پر خاموشی کیوں اختیار فرمائی؟

---

(۱) تفسیر کبیر، النور، تحت الآیۃ: ۱۶، ۸/۳۴۳-۳۴۴، مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۱۶، ص۷۷۳.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (5)

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ						
يَعِظُكُمُ	اللّٰهُ	اَنْ	تَعُوْدُوْا	لِمِثْلِهٖٓ	اَبَدًا	اِنْ
نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اللہ	کہ	تم نہ لوٹنا	اس جیسی (بات) کی طرف	کبھی	اگر
اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ دوبارہ کبھی اس طرح کی بات کی طرف نہ لوٹنا اگر						

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾	
كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾
تم ہو	ایمان والے
تم ایمان والے ہو ○	

﴿يَعِظُكُمُ اللّٰهُ: اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے۔﴾ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ سابقہ آیات میں مذکور کلام سے تمہیں معلوم ہوگیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تہمت لگانا کتنا بڑا گناہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اس جرم کی وجہ سے حد لگے گی، دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ذریعے نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم اپنی زندگی میں اس جیسے عمل کی طرف کبھی بھی نہ لوٹو۔ امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں کہ اس حکم میں وہ شخص تو داخل ہی ہے جو ایسی بات کہے اور وہ بھی داخل ہیں جو ایسی بات سنے اور اس کا رَد نہ کرے۔[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تہمت لگانا خالص کفر ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اب جو حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تہمت لگائے یا ان کی جناب میں تَرَدُّد میں رہے وہ مومن نہیں کافر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا قذف (یعنی ان پر تہمت لگانا) کفرِ خالص ہے۔[2]

(١) تفسير كبير، النور، تحت الآية:١٧، ٨/٣٤٤.

(٢) فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۲۴۵۔

www.waseemziyai.com

وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِؕ-وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۸﴾

وَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰیٰتِ	وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿۱۸﴾
اور	صاف بیان فرماتا ہے	اللّٰہ	تمہارے لیے	آیتیں	اور	اللّٰہ	علم والا	حکمت والا (ہے)

اور اللّٰہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللّٰہ علم والا، حکمت والا ہے ○

﴾وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ: اور اللّٰہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے۔﴿ علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ شرعی احکام اور اچھے آداب پر دلالت کرنے والی آیتیں صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم ان کے ذریعے نصیحت حاصل کرو اور ادب سیکھو اور اللّٰہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات کے سب حالات کا علم رکھنے والا اور اپنے تمام افعال و تدابیر میں حکمت والا ہے تو پھر اس بات کا سچا ہونا کیسے ممکن ہے جو اس عظیم ہستی کی حرمت کے بارے میں کہی گئی جسے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور اسے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا تاکہ وہ حق کی طرف ان کی رہنمائی کریں اور انہیں (گناہ کی آلودگی سے) خوب پاکیزہ فرمادیں اور انہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دیں۔[1]

بہتان تراشی کی مذمت

یاد رہے کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو جس کا وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو، اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا غیبت ہے اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے اور بہتان تراشی غیبت سے زیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ یہ جھوٹ ہے، اس لئے یہ ہر ایک پر گراں گزرتی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ بہتان تراشی کبیرہ گناہ ہے اور حدیث پاک میں اس کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ حضرت معاذ بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر الزام عائد کرے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے جہنم کے پُل پر اس وقت تک روکے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کے گناہ) سے (اس شخص کو راضی کرکے یا اپنے گناہ کی مقدار عذاب پاکر) نہ نکل جائے۔[2]

---

(۱) روح البیان، النور، تحت الآیة:۱۸، ۱۲۸/۶.

(۲) ابو داؤد، کتاب الادب، باب من ردّ عن مسلم غیبة، ۳۵۴/۴، الحدیث:۴۸۸۳.

www.waseemziyai.com

اور حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کے بارے میں کوئی ایسی بات ذکر کی جو اس میں نہیں تا کہ اس کے ذریعے اس کو عیب زدہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں قید کر دے گا یہاں تک کہ وہ اس کے بارے میں اپنی کہی ہوئی بات ثابت کرے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ طویل عرصے تک وہ عذاب میں مبتلا رہے گا)۔[(1)]

لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ بہتان تراشی سے بچے اور جس نے کسی پر بہتان لگایا ہے اسے توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔

بہتان تراشی کرنے والوں کا رد کرنا چاہئے

آیت نمبر16 میں جو فرمایا گیا کہ "اور کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ یہ بات کہیں "اس سے معلوم ہوا کہ جس کے سامنے کسی مسلمان پر کوئی بہتان باندھا جا رہا ہو اور کسی مسلمان پر بہتان تراشی کر کے اسے ذلیل کیا جا رہا ہو تو اسے چاہئے کہ خاموش نہ رہے بلکہ بہتان لگانے والوں کا رَد کرے اور انہیں اس سے منع کرے اور جس مسلمان پر بہتان لگایا جا رہا ہے اس کی عزت کا دفاع کرے۔

افسوس! ہمارے معاشرے میں لوگوں کا حال یہ ہو چکا ہے کہ وہ کسی کے بارے میں ایک دوسرے سے ہزاروں غلط اور بے سروپا باتیں سنتے ہیں لیکن اکثر جگہ پر خاموش رہتے ہیں اور بہتان تراشی کرنے والوں کو منع کرتے ہیں نہ ان کا رد کرتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل اسلامی احکام کے بر خلاف ہے اور ایک مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایسا طرزِ عمل اپنائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔ ترغیب کے لئے یہاں ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو، چنانچہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جہاں کسی مسلمان شخص کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے اُس کی مدد نہ کی (یعنی یہ خاموش

---

(۱) معجم الاوسط، باب المیم، من اسمه مقدام، ۶/۳۲۷، الحدیث: ۸۹۳۶۔

www.waseemziyai.com

ستنا رہا اور اُن کو منع نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ وہاں اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اسے پسند ہو کہ اس کی مدد کی جائے اور جو شخص ایسے موقع پر کسی مسلمان شخص کی مدد کرے گا جہاں اُس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جا رہی ہو، تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائے گا جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔[1]

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا							
اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُحِبُّوْنَ	اَنْ	تَشِیْعَ	الْفَاحِشَةُ	فِی الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
بیشک	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	کہ	پھیلے	بے حیائی	ان لوگوں میں جو	ایمان لائے
بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے							

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ					
لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ
ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	دنیا اور آخرت میں	اور	اللہ	جانتا ہے
ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے					

وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ								
وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ
اور	تم	نہیں جانتے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت
اور تم نہیں جانتے ○ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی								

وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾ ع				
وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	رَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾
اور	یہ کہ	اللہ	بے حد مہربان	رحم فرمانے والا (ہے، تو اس عذاب کا مزہ چکھتے)
اور یہ کہ اللہ نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے (تو اس عذاب کا مزہ چکھتے) ○				

ع ٢ النصف ٨

(١) ابو داؤد، كتاب الادب، باب من ردّ عن مسلم غيبة، ٤/٣٥٥، الحديث: ٤٨٨٤.

www.waseemziyai.com

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ: بیشک جو لوگ چاہتے ہیں۔﴾ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جو یہ ارادہ کرتے اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ دنیا کے عذاب سے مراد حد قائم کرنا ہے، چنانچہ عبد اللہ بن اُبی، حضرت حَسّان اور حضرت مِسْطَح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو حد لگائی گئی اور آخرت کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ اگر توبہ کئے بغیر مر گئے تو آخرت میں دوزخ ہے۔ مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے راز اور باطن کے احوال جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (1)

﴿اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے۔﴾

اشاعتِ فاحشہ میں ملوث افراد کو نصیحت

اشاعت سے مراد تشہیر کرنا اور ظاہر کرنا ہے جبکہ فاحشہ سے وہ تمام اَقوال اور اَفعال مراد ہیں جن کی قباحت بہت زیادہ ہے اور یہاں آیت میں اصل مراد زنا ہے۔ (2) البتہ یہ یاد رہے کہ اشاعتِ فاحشہ کے اصل معنیٰ میں بہت وسعت ہے چنانچہ اشاعتِ فاحشہ میں جو چیزیں داخل ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

(1)...... کسی پر لگائے گئے بہتان کی اشاعت کرنا۔

(2)...... کسی کے خفیہ عیب پر مطلع ہونے کے بعد اسے پھیلانا۔

(3)...... علمائے اہلسنّت سے بتقدیرِ الٰہی کوئی لغزش فاحش واقع ہو تو اس کی اشاعت کرنا۔

(4)...... حرام کاموں کی ترغیب دینا۔

(5)...... ایسی کتابیں لکھنا، شائع کرنا اور تقسیم کرنا جن میں موجود کلام سے لوگ کفر اور گمراہی میں مبتلا ہوں۔

(6)...... ایسی کتابیں، اخبارات، ناول، رسائل اور ڈائجسٹ وغیرہ لکھنا اور شائع کرنا جن سے شہوانی جذبات متحرک ہوں۔

(7)...... فحش تصاویر اور وڈیوز بنانا، بیچنا اور انہیں دیکھنے کے ذرائع مہیا کرنا۔

---

(١) مدارك، النور، تحت الآية:١٩، ص٧٧٤.

(٢) روح البيان، النور، تحت الآية:١٩، ٦/١٣٠، ملخصاً.

www.waseemziyai.com

(8)......ایسے اشتہارات اور سائن بورڈ وغیرہ بنانا اور بنوا کر لگانا، لگوانا جن میں جاذِبیت اور کشش پیدا کرنے کے لئے جنسی عُریانیّت کا سہارا لیا گیا ہو۔

(9)......حیاسوز مناظر پر مشتمل فلمیں اور ڈرامے بنانا، ان کی تشہیر کرنا اور انہیں دیکھنے کی ترغیب دینا۔

(10)......فیشن شو کے نام پر عورت اور حیا سے عاری لباسوں کی نمائش کر کے بے حیائی پھیلانا۔

(11)......زناکاری کے اڈّے چلانا وغیرہ۔

ان تمام کاموں میں مبتلا حضرات کو چاہئے کہ خدارا! اپنے طرزِ عمل پر غور فرمائیں بلکہ بطورِ خاص ان حضرات کو زیادہ غور کرنا چاہئے جو فحاشی و عریانی اور اسلامی روایات سے جدا کلچر کو عام کر کے مسلمانوں کے اخلاق اور کردار میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں اور بے حیائی، فحاشی و عریانی کے خلاف اسلام نے نفرت کی جو دیوار قائم کی ہے اسے گرانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے اور درج ذیل تین احادیث پر بھی غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

(1)...... حضرت جریر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا طریقہ رائج کیا، اس کے لئے اسے رائج کرنے اور اپنے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ہے، اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے بھی کچھ کم نہ ہو گا اور جس نے اسلام میں بُرا طریقہ رائج کیا، اس پر اس طریقے کو رائج کرنے اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے اور ان عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ (۱)

(2)......سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے روم کے شہنشاہ ہرقل کو جو مکتوب بھجوایا اس میں تحریر تھا کہ (اے ہرقل!) میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں، تم اسلام قبول کر لو تو سلامت رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دُگنا اجر عطا فرمائے گا اور اگر تم (اسلام قبول کرنے سے) پیٹھ پھیرو گے تو رِعایا کا گناہ بھی تم پر ہو گا۔ (۲)

---

(۱) مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ ولو بشقّ تمرۃ...الخ، ص۵۰۸، الحدیث:٦٩(١٠١٧).

(۲) بخاری، کتاب بدء الوحی، ٦-باب، ١/١٠، الحدیث:٧.

www.waseemziyai.com

(3)...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس کے ناحق خون میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پہلے بیٹے (قابیل) کا حصہ ضرور ہوتا ہے کیونکہ اسی نے پہلے ظلماً قتل کرنا ایجاد کیا۔[1]

﴿وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ: اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اس حرکت کا مزہ چکھاتا اور اس کا عذاب تمہیں مہلت نہ دیتا۔

سوالات سبق نمبر (5)

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والے کا کیا حکم ہے؟

(۲) کسی پر بہتان لگانے کی حدیث پاک میں کیا وعید بیان کی گئی ہے؟

(۳) جس کے سامنے کسی مسلمان پر بہتان باندھا جائے اسے کیا کرنا چاہئے؟

(۴) مسلمان کی عزت کا تحفظ کرنے کی کیا جزا ہے؟

(۵) اشاعت فاحشہ سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا وعید ہے؟

(۶) اشاعت فاحشہ میں داخل کوئی 6 چیزیں بیان کیجئے۔

(۷) اسلام میں برا طریقہ رائج کرنے کا کیا وبال ہے؟

---

(۱) بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذرّیتہ، ۴۱۳/۲، الحدیث: ۳۳۳۵.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (6)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَ مَنْ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	وَ	مَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم پیروی نہ کرو	شیطان کے قدموں (کی)	اور	جو

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو

یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

یَّتَّبِعْ	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	فَاِنَّهٗ	یَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ
پیروی کرتا ہے	شیطان کے قدموں (کی)	تو بیشک وہ	حکم دے گا	بے حیائی اور بری بات کا

شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ

وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	مَا زَكٰى	مِنْكُمْ
اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	(تو) پاک نہ ہوتا	تم میں سے

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی

مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

مِّنْ اَحَدٍ	اَبَدًا	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	یُزَكِّیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
کوئی ایک	کبھی	اور	لیکن	اللہ	پاک کر دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

کبھی پاکیزہ نہ ہوتا البتہ اللہ پاکیزہ فرمادیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾

سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾
سننے والا	جاننے والا (ہے)

سننے والا، جاننے والا ہے ○

www.waseemziyai.com

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو!﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو شیطان کی پیروی کرنے سے منع فرمایا، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! تم اپنے اعمال اور افعال میں شیطان کے طریقوں پر نہ چلو اور جو شیطان کے طریقوں کی پیروی کرتا ہے تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا، تم اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اُٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی کبھی پاکیزہ نہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ اور حسنِ عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفوو مغفرت نہ فرماتا البتہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کی توبہ قبول فرما کر اسے گناہوں کی گندگی سے پاکیزہ فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔[1]

شیطان کا پیروکار

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عظمت کا منکر شیطان کا پیروکار ہے، بے حیا ہے، بدکار ہے، اس سے بڑا بے حیا کون ہوگا جو اپنی ماں کو تہمت لگائے اور اس کے بارے میں ایسی غلیظ بات کہے۔

آیت "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ" سے معلوم ہونے والے امور

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس آیت سے معلوم ہونے والے تین اہم امور بیان فرمائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

(1)...... وہ تمام طریقے شیطان کے ہیں جن پر بے حیائی اور بُری بات ہونے کا اطلاق ہوتا ہے، جیسے زنا کی تہمت لگانا، گالی دینا، جھوٹ بولنا اور لوگوں کے عیبوں کی (شرعی ضرورت کے بغیر) چھان بین کرنا وغیرہ۔

(2)...... گناہ کی گندگی سے پاکیزہ کرنے کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کیونکہ وہی اپنے فضل و رحمت سے بندے کو عبادات اور اسباب کی توفیق دیتا ہے لیکن بندے کے لئے ایک ایسا وسیلہ ہونا ضروری ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی مراد کے مطابق گناہ کی گندگی سے پاک ہونے کی کیفیت سیکھ سکے اور اس سلسلے میں سب سے بڑا وسیلہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت دیں (یعنی کامل مرشد) شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے ہیں: شریعت اور حدیث کے علم میں میرے استاد بہت ہیں لیکن

(۱) ابو سعود، النور، تحت الآیة:۲۱، ۴/۷۷-۷۸، مدارک، النور، تحت الآیة:۲۱، ص۷۷۴، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

طریقت میں میرے استاد حضرت ابو الحسن خرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہیں، اگر میں ان کی زیارت نہ کرتا تو میں حقیقت کو نہ پہچان سکتا۔

کامل مرشد دین کے راستے کے رہنما اور یقین کے دروازوں کی چابیاں ہیں، لہٰذا کسی کامل انسان کا موجود ہونا بہت بڑی غنیمت ہے اور اس کی صحبت نصیب ہونا ایک عظیم نعمت ہے۔

اے دوست ! میری یہ ایک نصیحت قبول کر لے جا کسی (علم و معرفت کی) دولت والے کا دامن تھام لے

کیوں کہ پانی کا قطرہ جب تک سیپی کے منہ میں نہیں جاتا اس وقت تک چمکدار اور روشن موتی نہیں بن پاتا

پھر حقیقی تزکیہ یہ ہے کہ گناہوں کے میل سے پاک کرنے کے بعد دل کو اغیار کے تعلقات سے پاک کر دیا جائے اور ہر کوئی اس تزکیہ کی اہلیت نہیں رکھتا۔ (بلکہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے اسے ہی یہ دولت نصیب ہوتی ہے جیسا کہ آیت میں بیان ہوا)

(3)...... غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں جن سے بہتان کی خطا سرزد ہوئی ان کی خطا کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں حضرت مسطح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے واقعے سے بھی معلوم ہو رہا ہے۔[1]

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ

وَ	لَا یَاْتَلِ	اُولُوا الْفَضْلِ	مِنْكُمْ	وَ	السَّعَةِ	اَنْ
اور	قسم نہ کھائیں	فضیلت والے	تم میں سے	اور	گنجائش (والے)	(اس کی) کہ

اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ

یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ

یُّؤْتُوْۤا	اُولِی الْقُرْبٰى	وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَ	الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وہ (نہ) دیں گے	قرابت والوں	اور	مسکینوں	اور	اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں (کو)

وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے

(١) روح البیان، النور، تحت الآیۃ: ٢١، ٦/١٣١-١٣٢.

www.waseemziyai.com

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ			
وَلْيَعْفُوْا	وَلْيَصْفَحُوْا	اَلَا تُحِبُّوْنَ	اَنْ
اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں	اور در گزر کریں	کیا تم پسند نہیں کرتے	(اس بات کو) کہ
اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور در گزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ			

يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾						
يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾
بخشش فرمادے	اللہ	تمہاری	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)
اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○						

﴿وَلَا يَاْتَلِ: اور قسم نہ کھائیں۔﴾ ارشاد فرمایا کہ تم میں جو دین میں فضیلت اور منزلت والے ہیں اور مال و ثروت میں گنجائش والے ہیں یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتے داروں، مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو اپنے مال سے نہ دیں گے اور ان فضیلت والوں کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور در گزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا مہربان ہے۔

شانِ نزول: یہ آیت حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق میں نازل ہوئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قسم کھائی تھی کہ حضرت مِسطَح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ حسنِ سلوک نہ کریں گے۔ حضرت مِسطَح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خالہ کے بیٹے تھے، نادار تھے، مہاجر تھے، بدری تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی اُن کا خرچ اُٹھاتے تھے مگر چونکہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے مُوافقت کی تھی اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ قسم کھائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب یہ آیت حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے اور میں حضرت مِسطَح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کو جاری فرمادیا۔[1]

---

(۱) بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۳/۶۱، الحدیث: ۴۱۴۱، خازن، النور، ۳/۳۴۴-۳۴۵.

www.waseemziyai.com

آیت ”وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 3 مسئلے معلوم ہوئے:

(1)……جو شخص کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو اسے چاہیے کہ اس کام کو کرلے، لیکن یہ یاد رہے کہ اسے قسم کا کَفّارہ دینا ہوگا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اُس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرلے۔[۱]

(2)……اس آیت سے حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بلند شان اور مرتبہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُولُوا الْفَضْلِ فرمایا۔[۲]

(3)……رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (اور دیگر انبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔[۳]

سوالات سبق نمبر (6)

(۱) شیطان کس بات کا حکم دیتا ہے اور اس کے طریقے کونسے ہیں؟

(۲) حقیقی تزکیہ کیا ہے؟

(۳) سورۂ نور کی آیت 22 کا شانِ نزول بیان کیجئے؟

(۴) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیت ﴿وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ﴾ پڑھی تو صدیق اکبر نے کیا عرض کیا؟

(۵) اگر کسی بات پر قسم کھائے اور اس کا خلاف کرنے میں بہتری ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

---

(۱) مسلم، کتاب الایمان والنذور، باب ندب من حلف یمیناً فرأی...الخ، ص۸۹۸، الحدیث:۱۲(۱۶۵۰).

(۲) خازن، النور، تحت الآیة:۲۲، ۳/۳۴۵.

(۳) روح البیان، النور، تحت الآیة:۲۲، ۶/۱۳۳.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (7)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ					
اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَرْمُوْنَ	الْمُحْصَنٰتِ	الْغٰفِلٰتِ	الْمُؤْمِنٰتِ
بیشک	وہ لوگ جو	بہتان لگاتے ہیں	پاکدامن	انجان	ایمان والی عورتوں (پر)
بیشک وہ جو انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں					

لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾				
لُعِنُوْا	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾
ان پر لعنت کر دی گئی	دنیا اور آخرت میں	اور	ان کے لیے	بڑا عذاب (ہے)
ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے○				

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ: بیشک وہ جو۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں تہمت لگانے والے منافقین کی سزا بیان کی گئی ہے، اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ عورتیں جو بدکاری اور فِسق و فُجور کو جانتی بھی نہیں اور بُرا خیال اُن کے دل میں بھی نہیں گزرتا اور وہ پاکدامن اور ایمان والی ہیں، ایسی پاکیزہ عورتوں پر بدکاری کا بہتان لگانے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ آیت میں عورتوں کے بیان کردہ اوصاف سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات کے اوصاف ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار اور پارسا عورتیں مراد ہیں، انہیں عیب لگانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ (۱)

اور تفسیرِ خازن میں ہے کہ اس آیت میں جو وعید ذکر کی گئی یہ عبد اللہ بن اُبی ابن سلول منافق کے حق میں ہے۔ (۲)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آیت کا شانِ نزول اگرچہ خاص ہے لیکن معنیٰ اور حکم سب کو عام ہے۔

(۱) مدارک، النور، تحت الآیة:۲۳، ص۷۷۵۔

(۲) خازن، النور، تحت الآیة:۲۳، ۳/۳۴۵۔

www.waseemziyai.com

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ

يَّوْمَ	تَشْهَدُ	عَلَيْهِمْ	اَلْسِنَتُهُمْ	وَ	اَيْدِيْهِمْ
(جس) دن	گواہی دیں گی	ان کے خلاف	ان کی زبانیں	اور	ان کے ہاتھ

جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ

وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

وَ	اَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾
اور	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ عمل کرتے تھے

اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○

﴿**يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ:** جس دن ان کے خلاف گواہی دیں گے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ زبانوں کا گواہی دینا تو اُن کے مونہوں پر مُہریں لگائے جانے سے پہلے ہو گا اور اس کے بعد مونہوں پر مُہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہو جائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے وہ ان کی خبر دیں گے۔(1)

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ

يَوْمَئِذٍ	يُّوَفِّيْهِمُ	اللّٰهُ	دِيْنَهُمُ الْحَقَّ	وَ	يَعْلَمُوْنَ
اس دن	پورا دے گا انہیں	اللہ	ان کا سچا بدلہ	اور	وہ جان لیں گے

اس دن اللہ انہیں ان کی پوری سچی سزا دے گا اور وہ جان لیں گے

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾
کہ	اللہ	وہی	صریح حق (ہے)

کہ اللہ ہی صریح حق ہے ○

---

(۱) خازن، النور، تحت الآية:۲۴، ۳/۳۴۵.

www.waseemziyai.com

﴿یَوْمَىٕذٍ: اس دن۔﴾ منافقین کی سزا کے بیان میں ہی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں ان کی پوری سچی سزا دے گا جس کے وہ قانونی طور پر مستحق ہیں اور وہ جان لیں گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی صریح حق ہے یعنی موجود، ظاہر ہے، اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں اُن کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دے گا۔[1]

سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بلند مقام

قرآنِ کریم میں کسی گناہ پر ایسی سختی، شدت اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی، اس سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِفْعَتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے۔[2] اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے آپ سے نسبت رکھنے والوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقام بہت بلند ہے اور جس کی جتنی نسبت قریب ہے اس کا اتنا ہی مقام بلند ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والوں کی بے ادبی اللہ تعالیٰ کے غضب و جلال کا حق دار ٹھہرنے کا باعث ہے۔

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ

اَلْخَبِیْثٰتُ	لِلْخَبِیْثِیْنَ	وَ	الْخَبِیْثُوْنَ	لِلْخَبِیْثٰتِ
گندی عورتیں	گندے مردوں کے لئے	اور	گندے مرد	گندی عورتوں کے لئے (ہیں)

گندی عورتیں گندے مردوں کیلئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کیلئے ہیں

وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ

وَ	الطَّیِّبٰتُ	لِلطَّیِّبِیْنَ	وَ	الطَّیِّبُوْنَ	لِلطَّیِّبٰتِ
اور	پاکیزہ عورتیں	پاکیزہ مردوں کے لئے	اور	پاکیزہ مرد	پاکیزہ عورتوں کے لئے (ہیں)

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ: ۲۵، ۳/۳۴۵.

(۲) مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۲۵، ص۷۷۵.

www.waseemziyai.com

اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کیلئے ہیں۔
اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَؕ لَهُمْ

اُولٰٓىٕكَ	مُبَرَّءُوْنَ	مِمَّا	یَقُوْلُوْنَ	لَهُمْ
یہ لوگ	پاک، بَری ہیں	(ان باتوں) سے جو	لوگ کہہ رہے ہیں	ان کے لیے
وہ ان باتوں سے بَری ہیں جو لوگ کہہ رہے ہیں۔ ان (پاکیزہ لوگوں) کے لیے				

مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾ ع

مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾
بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)
بخشش اور عزت کی روزی ہے ○		

ع ۹ ۲

﴿اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ: گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں۔﴾ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ گندے کے لئے گندہ لائق ہے، گندی عورت گندے مرد کے لئے اور گندہ مرد گندی عورت کے لئے اور گندہ آدمی گندی باتوں کے درپے ہوتا ہے اور گندی باتیں گندے آدمی کا وَطیرہ ہوتی ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔ وہ پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور حضرت صفوان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، ان باتوں سے بَری ہیں جو یہ تہمت لگانے والے کہہ رہے ہیں۔ ان پاکیزہ لوگوں کے لیے بخشش اور جنت میں عزت کی روزی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی فضیلت اور خصوصیات

اس آیت سے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا کمالِ فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طَیِّبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآنِ کریم میں اُن کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزقِ کریم کا وعدہ دیا گیا۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے خصائص عطا فرمائے جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے لئے قابلِ فخر ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

(1)...... حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑے

www.waseemziyai.com

پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ ہیں۔

(2)...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے سوا کسی کنواری عورت سے نکاح نہ فرمایا۔

(3)...... رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر تشریف آوری کے دِن ہوئی۔

(4)...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ہی کا حجرۂ شریفہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آرام گاہ بنا۔

(5)...... بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لحاف میں ہوتیں۔

(6)...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دُختر ہیں۔

(7)...... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پاک پیدا کی گئیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مغفرت ورزقِ کریم کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔[۱]

سوالات سبق نمبر (7)

(۱) ایمان والی پاکیزہ عورتوں پر بدکاری کا بہتان لگانے والوں پر کیا وبال ہے؟

(۲) زبان واعضا اعمال کی گواہی دیں گے اس کی کیفیت بیان کیجئے۔

(۳) قرآن کریم میں کس گناہ پر سب سے زیادہ سختی، شدت اور تاکید فرمائی گئی؟

(۴) نبی کریم سے نسبت رکھنے والوں کی بے ادبی کرنے کا کیا وبال ہے؟

(۵) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے کوئی چار خصائص بیان کیجئے۔

---

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ:۲۶، ۳/۳٤٦، مدارک، النور، تحت الآیۃ:۲٦، ص۷۷٦، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (8)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ				
بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ	لَا تَدْخُلُوْا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
اپنے گھروں کے علاوہ گھروں (میں)	تم داخل نہ ہو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے
اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو				
حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ				
عَلٰۤى اَهْلِهَا	تُسَلِّمُوْا	وَ	تَسْتَاْنِسُوْا	حَتّٰى
ان میں رہنے والوں پر	سلام کرلو	اور	اجازت لے لو	یہاں تک کہ
جب تک اجازت نہ لے لو اور ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔				
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾				
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾	لَعَلَّكُمْ	لَّكُمْ	خَيْرٌ	ذٰلِكُمْ
نصیحت قبول کرو	تاکہ تم	تمہارے لیے	بہتر (ہے)	یہ (حکم)
یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت مان لو○				

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو!﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے گھروں میں جانے کے آداب اور احکام بیان فرمائے ہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت عدی بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اپنے گھر میں میری حالت کچھ اس طرح کی ہوتی ہے کہ میں نہیں چاہتی کہ کوئی مجھے اس حالت میں دیکھے، چاہے وہ میرے والد یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اور میری اسی حالت میں گھر میں مردوں کا آنا جانا رہتا ہے تو میں کیا کروں؟ اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔(1)

(۱) تفسیر طبری، النور، تحت الآیۃ:۲۷، ۹/۲۹۷.

دوسروں کے گھر جانے سے متعلق 3 شرعی احکام

یہاں اس آیت کے حوالے سے 3 شرعی احکام ملاحظہ ہوں:

(1)......اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں کوئی بے اجازت داخل نہ ہو۔ اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سُبْحَانَ اللہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا اَللہُ اَکْبَرْ کہے، یا کھنکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو جائے کہ کوئی آنا چاہتا ہے (اور یہ سب کام اجازت لینے کے طور پر ہوں) یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر رہتا ہو خواہ وہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔[1]

(2)......غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو پہلے سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت لے اور اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "سلام کو کلام پر مُقدّم کرو۔"[2]

(3)......اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔ حدیث شریف میں ہے: اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔[3]

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى

فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا	فِیْهَاۤ	اَحَدًا	فَلَا تَدْخُلُوْهَا	حَتّٰى
پھر اگر	تم نہ پاؤ	ان (گھروں) میں	کسی ایک (کو)	تو تم داخل نہ ہو ان میں	یہاں تک کہ

پھر اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا جب تک

یُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا

یُؤْذَنَ	لَكُمْ	وَ	اِنْ	قِیْلَ	لَكُمُ	ارْجِعُوْا	فَارْجِعُوْا
اجازت دیدی جائے	تمہیں	اور	اگر	کہا جائے	تم سے	(کہ) واپس لوٹ جاؤ	تو واپس لوٹ جاؤ

تمہیں اجازت نہ دیدی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے "واپس لوٹ جاؤ" تو تم واپس لوٹ جاؤ۔

---

(۱) روح البیان، النور، تحت الآیة:۲۷، ۱۳۷/۶، ملخصاً.

(۲) ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ما جاء فی السلام قبل الکلام، ۳۲۱/۴، الحدیث:۲۷۰۸.

(۳) موطا امام مالک، کتاب الاستئذان، باب الاستئذان، ۴۴۶/۲، الحدیث:۱۸۴۷.

www.waseemziyai.com

هُوَ	اَزْكٰى	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾
وہ	زیادہ پاکیزہ (ہے)	تمہارے لیے	اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب جاننے والا (ہے)

هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○

﴿فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا: پھر اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ۔﴾ یعنی اگر مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو تو بھی ان میں داخل نہ ہونا جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے کیونکہ غیر کی مِلک میں تَصَرُّف کرنے کے لئے اس کی رضامندی ضروری ہے۔ اور اگر مکان میں اجازت دینے والا موجود ہو اور وہ تمہیں کہے کہ "واپس لوٹ جاؤ" تو تم واپس لوٹ جاؤ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار اور منت سماجت نہ کرو۔

کسی کا دروازہ بجانے سے متعلق دو اہم باتیں

جب بھی کسی کے گھر جائیں تو دروازہ بجانے سے پہلے دو باتوں کا ضرور لحاظ رکھیں:

(1)...... کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا اور ان کو زُور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔[1] لہٰذا درمیانے انداز میں دروازہ بجائیں اور آواز دینے کی ضرورت ہو تو درمیانی آواز سے پکاریں، یونہی جس کے گھر پہ بیل لگی ہو تو ایسا نہ کریں کہ بٹن پر ہاتھ رکھ کر ہی کھڑے ہو جائیں اور جب تک دروازہ کُھل نہ جائے اس سے ہاتھ نہ ہٹائیں بلکہ ایک بار بٹن دبا کر کچھ دیر انتظار کریں، اگر دروازہ نہ کھلے تو دوبارہ بجالیں، کچھ دیر انتظار کے بعد پھر بجالیں، اگر تیسری بار بجانے کے بعد بھی جواب نہ ملے تو کسی شدید مجبوری اور ضرورت کے بغیر چوتھی بار نہ بجائیں بلکہ واپس چلے جائیں اور کسی دوسرے وقت میں ملاقات کرلیں۔ نیز یہاں یہ بھی یاد رہے کہ تین مرتبہ تک دروازہ بجانے یا گھنٹی بجانے کی اجازت ہے، کوئی واجب نہیں لہٰذا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو یا ایک مرتبہ دروازہ بجانے پر اگر کوئی دروازہ نہ کھولے تو واپس چلے جائیں۔

(2)...... جب کسی کا دروازہ بجائیں اور اندر سے پوچھا جائے کہ کون ہے تو اس کے جواب میں یہ نہ کہیں کہ "میں ہوں"، بلکہ اپنا نام بتائیں تاکہ پوچھنے والا آپ کو پہچان سکے۔ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اپنے

---

(۱) مدارک، النور، تحت الآیۃ:۲۸، ص۷۷٦.

www.waseemziyai.com

والد کے قرض کے سلسلے میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے دروازہ بجایا۔ آپ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "میں، میں۔" (یعنی میں تو میں بھی ہوں) گویا آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔ (1)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 16 سے **"مکان میں جانے کا بیان"** مطالعہ فرمائیں۔

﴿ **هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ: یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔** ﴾ یعنی اجازت نہ ملنے کی صورت میں تمہارا لوٹ جانا تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ کام ہے کیونکہ بعض اوقات لوگ اس حال میں ہوتے ہیں کہ اس وقت وہ کسی کا اپنے پاس آنا پسند نہیں کرتے۔ (2)

دینِ اسلام کا وصف

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اسلام نے ہمیں زندگی کے ہر چھوٹے بڑے معاملے میں اپنی تعلیمات سے نوازا ہے اور زندگی کے آداب سکھائے ہیں نیز دوسروں کی سہولت کا خیال رکھنا بھی سکھایا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ

لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
نہیں ہے	تم پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ	تم داخل ہو جاؤ	(ایسے) غیر رہائشی گھروں (میں)

اس بارے میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی رہائش نہیں

فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

فِيْهَا	مَتَاعٌ	لَّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ
جن میں	نفع اٹھانے (کا اختیار ہے)	تمہیں	اور	اللہ	جانتا ہے

جن میں تمہیں نفع اُٹھانے کا اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

(۱) بخاری، کتاب الاستئذان، باب ما اذا قال: من ذا؟ فقال: انا، ۱۷۱/٤، الحدیث: ٦۲٥٠.

(۲) خازن، النور، تحت الآیة: ۲۸، ۳٤۷/۳.

www.waseemziyai.com

جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے ہو
جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو○				

﴿لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ: تم پر کچھ گناہ نہیں۔﴾ شانِ نزول: یہ آیت ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیتِ اِسْتِیْذَان یعنی اُوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کے راستے میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا اُن میں داخل ہونے کے لئے بھی اجازت لیناضروری ہے۔ اس پر فرمایا گیا کہ اس بارے میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی رہائش نہیں جیسے سَرائے اور مسافر خانے وغیرہ کہ اس میں جانے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں اور ان سے تمہیں نفع اُٹھانے کا اختیار ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک ان گھروں سے دوکانیں مراد ہیں۔[1] کیونکہ دکانوں میں اجازت لے کر داخل نہیں ہوا جاتا بلکہ کھلی ہوئی دکانیں ہوتی ہی اس لئے ہیں کہ لوگ ان میں آئیں اور خریداری کریں۔ حقیقت میں اس سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں شرعاً و عرفاً اجازت لے کر جانے کی حاجت نہیں۔

﴿وَاللّٰهُ یَعْلَمُ: اور اللہ جانتا ہے۔﴾ آیت کے اس حصے میں ان لوگوں کے لئے وعید ہے جو ان مقامات پر چوری وغیرہ کی نیت سے یا عورتوں کو جھانکنے کے لئے جائیں۔ یہ لوگ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو چھپاتے ہیں۔[2]

سوالات سبق نمبر (8)

(۱) آیت استیذان سے مراد کونسی آیت ہے نیز اس کا شانِ نزول بیان کیجئے۔

(۲) کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت لینے کا طریقہ کیا ہے؟

(۳) کسی کا دروازہ بجانے کے آداب بیان کیجئے۔

(۴) اگر کسی کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ ملے تو کیا کرنا چاہئے؟

(۵) مسافر خانے یا ایسے گھر جو خاص کسی کی ملک نہ ہوں ان میں داخل ہونے کے کیا احکام ہیں؟

---

(۱) خازن، النور، تحت الآية:۲۹، ۳/۳٤۷.

(۲) روح البيان، النور، تحت الآية:۲۹، ٦/۱۳۹.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (9)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ

قُلْ	لِّلْمُؤْمِنِیْنَ	یَغُضُّوْا	مِنْ اَبْصَارِهِمْ	وَ	یَحْفَظُوْا	فُرُوْجَهُمْ
تم کہو	ایمان والوں سے	وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں	اپنی شرمگاہوں (کی)

مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں،

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (۳۰)

ذٰلِكَ	اَزْكٰى	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِیْرٌ	بِمَا	یَصْنَعُوْنَ (۳۰)
یہ	زیادہ پاکیزہ (ہے)	ان کے لیے	بیشک	اللہ	خبردار ہے	(اس) سے جو	وہ کام کرتے ہیں

یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے ○

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ: مسلمان مردوں کو حکم دو۔﴾ اس آیت میں مسلمان مردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور جس چیز کو دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں۔[1]

نگاہیں جھکا کر رکھنے اور حرام چیزوں کو دیکھنے سے بچنے کی ترغیب

کثیر احادیث میں بھی مسلمان مردوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، ان میں سے چند یہاں بیان کی جاتی ہیں:

(1)...... حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، راستوں میں بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اگر راستوں میں بیٹھے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی دعوت دینا

(1) خازن، النور، تحت الآیۃ: ۳۰، ۳/۳۴۸.

www.waseemziyai.com

اور بُرائی سے منع کرنا۔(۱)

(2)...... حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ایک مرد دوسرے مرد کے سَتْر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں بَرَہْنَہ سوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے۔(۲)

(3)...... حضرت بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔(۳)

(4)...... حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی عورت کے حُسن وجمال کی طرف (بِلا ارادہ) پہلی بار نظر کرے، پھر اپنی آنکھ جُھکالے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت کرنے کی توفیق دے گا جس کا وہ مزہ پائے گا۔(۴)

لٰہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھا کرے اور جن چیزوں کو دیکھنا حرام ہے انہیں دیکھنے سے بچے۔ مزید ترغیب کے لئے امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ کلام ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں: نظر نیچی رکھنا دل کو بہت زیادہ پاک کرتا ہے اور نیکیوں میں اضافے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر تم نظر نیچی نہ رکھو بلکہ اسے آزادانہ ہر چیز پر ڈالو تو بسا اوقات تم بے فائدہ اور فضول بھی اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دو گے اور رفتہ رفتہ تمہاری نظر حرام پر بھی پڑنا شروع ہو جائے گی، اب اگر جان بوجھ کر حرام پر نظر ڈالو گے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور عین ممکن ہے کہ تمہارا دل حرام چیز پر فریفتہ ہو جائے اور تم تباہی کا شکار ہو جاؤ، اور اگر اس طرف دیکھنا حرام نہ ہو

(١) بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب افنية الدور والجلوس فيها...الخ، ١٣٢/٢، الحديث: ٢٤٦٥.

(٢) مسلم، كتاب الحيض، باب تحريم النظر الى العورات، ص١٨٦، الحديث: ٧٤-(٣٣٨).

(٣) ابو داؤد، كتاب النكاح، باب ما يؤمر به من غض البصر، ٣٥٨/٢، الحديث: ٢١٤٩.

(٤) مسند امام احمد، مسند الانصار، حديث ابی امامة الباهلی...الخ، ٢٩٩/٨، الحديث: ٢٢٣٤١.

www.waseemziyai.com

بلکہ مباح ہو تو ہو سکتا ہے کہ تمہارا دل (اس میں) مشغول ہو جائے اور اس کی وجہ سے تمہارے دل میں طرح طرح کے وسوسے آنا شروع ہو جائیں اور ان وسوسوں کا شکار ہو کر نیکیوں سے رہ جاؤ، لیکن اگر تم نے (حرام اور مباح) کسی طرف دیکھا ہی نہیں تو ہر فتنے اور وسوسے سے محفوظ رہو گے اور اپنے اندر راحت و نَشاط محسوس کرو گے۔ (1)

نوٹ: پردے کے بارے میں مزید معلومات کے لئے بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 16 سے "دیکھنے اور چھونے کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

﴿ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ: اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔﴾ آیت کے اس حصے کا ایک معنی یہ ہے کہ زنا اور حرام سے بچیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اپنی شرم گاہوں اور اُن سے مُتَّصِل وہ تمام اعضاء جن کا سَتْر ضروری ہے انہیں چھپائیں اور پردے کا اہتمام رکھیں۔ (2)

﴿ ذٰلِكَ اَزۡکٰی لَہُمۡ: یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔﴾ یعنی نگاہوں کو جھکا کر رکھنا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا مردوں کے لیے گناہ کے میل کے مقابلے میں بہت زیادہ پاکیزہ طریقہ اور کام ہے۔ اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ان کے کاموں سے خبردار ہے۔ امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس میں نگاہیں جھکا کر رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کی ترغیب اور ایسا نہ کرنے پر ترہیب یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کے حالات، ان کے اَفعال اور ان کے نظریں گھمانے کے انداز سے خبردار ہے، وہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں کی چھپی ہوئی باتیں جانتا ہے۔ جب مرد اس بات سے آگاہ ہیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ اس معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور ہر غلط حرکت و سکون سے بچیں۔ (3)

وَ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَ یَحۡفَظۡنَ

وَ	قُلۡ	لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ	یَغۡضُضۡنَ	مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ	وَ	یَحۡفَظۡنَ
اور	تم کہو	ایمان والیوں سے	وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں

(١) منهاج العابدين، تقوى الاعضاء الخمسة، الفصل الاول: العين، ص٧٢-٧٣.

(٢) روح البيان، النور، تحت الآية: ٣٠، ٦/١٤٠، ملخصاً.

(٣) مدارك، النور، تحت الآية: ٣٠، ص٧٧٧.

www.waseemziyai.com

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی

فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

فُرُوْجَهُنَّ	وَ	لَا يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَهُنَّ	اِلَّا	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا
اپنی شرمگاہوں (کی)	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر	جتنی	(خود ہی) ظاہر ہو	اس میں سے

حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

وَلْيَضْرِبْنَ	بِخُمُرِهِنَّ	عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ	وَ	لَا يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَهُنَّ	اِلَّا
اور چاہیے کہ وہ ڈال کر رکھیں	اپنے دوپٹے	اپنے گریبانوں پر	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر

اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ

لِبُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اٰبَآئِهِنَّ	اَوْ	اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اَبْنَآئِهِنَّ	اَوْ
اپنے شوہروں کیلئے	یا	اپنے باپ	یا	اپنے شوہروں کے باپ	یا	اپنے بیٹوں	یا

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ
اپنے شوہروں کے بیٹوں	یا	اپنے بھائیوں	یا	اپنے بھائیوں کے بیٹوں	یا	اپنی بہنوں کے بیٹوں

شوہروں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ

اَوْ	نِسَآئِهِنَّ	اَوْ	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُهُنَّ	اَوِ
یا	اپنی (مسلمان) عورتوں	یا	جن (عورتوں) کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	یا

یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا اپنی کنیزوں پر جو ان کی ملکیت ہوں یا

www.waseemziyai.com

التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ

التّٰبِعِیْنَ	غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ	مِنَ الرِّجَالِ	اَوِ	الطِّفْلِ	الَّذِیْنَ
(ان) نوکروں (کیلئے)	(جو) شہوت والے نہیں	مردوں میں سے	یا	(ان) بچوں (کیلئے)	جو

مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں

لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

لَمْ یَظْهَرُوْا	عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ	وَ	لَا یَضْرِبْنَ	بِاَرْجُلِهِنَّ
خبر نہیں رکھتے	عورتوں کی شرم کی چیزوں پر	اور	وہ (زمین پر) زور سے نہ ماریں	اپنے پاؤں

عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں

لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

لِیُعْلَمَ	مَا	یُخْفِیْنَ	مِنْ زِیْنَتِهِنَّ	وَ	تُوْبُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ
تاکہ معلوم ہو جائے	جو	انہوں نے چھپائی ہو	اپنی زینت سے	اور	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف

جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

جَمِیْعًا	اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾
سب	اے ایمان والو	تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ

توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو۔﴾ آیت کے اس حصے میں مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر تھیں، اسی وقت حضرت ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں پردہ کا حکم فرمایا تو میں نے عرض کی: وہ تو نابینا ہیں، ہمیں دیکھ اور پہچان نہیں سکتے۔ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

www.waseemziyai.com

”کیا تم دونوں بھی نابینا ہو اور کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں۔“[(۱)]

عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنے کا شرعی حکم

یہاں ایک مسئلہ یاد رہے کہ عورت کا اجنبی مرد کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے، جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت پیدا نہیں ہو گی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔

﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ: اور اپنی زینت نہ دکھائیں۔﴾ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: زینت سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے عورت سجتی سنورتی ہے جیسے زیور اور سرمہ وغیرہ اور چونکہ محض زینت کے سامان کو دکھانا مباح ہے اس لئے آیت کا معنی یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے بدن کے ان اعضا کو ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں جیسے سر، کان، گردن، سینہ، بازو، کہنیاں اور پنڈلیاں، البتہ بدن کے وہ اعضا جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں چونکہ مشقت واضح ہے اس لئے ان اعضا کو ظاہر کرنے میں حرج نہیں۔ (لیکن فی زمانہ چہرہ بھی چھپایا جائے گا۔)[(۲)]

اِس آیتِ مبارکہ کے بارے میں ملا جیون رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اپنا نکتہ نظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آیت میں مذکور حکم نماز کے بارے میں ہے (یعنی عورت نماز پڑھتے وقت چہرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا بدن چھپائے۔ یہ حکم عورت کو) دیکھنے کے بارے میں نہیں کیونکہ عورت کا تمام بدن عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ شوہر اور مَحرم کے سوا کسی اور کے لئے اس کے کسی حصہ کو بے ضرورت دیکھنا جائز نہیں اور علاج وغیرہ کی ضرورت سے بقدرِ ضرورت جائز ہے۔[(۳)]

﴿وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ: اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔﴾ یعنی مسلمان عورتیں

---

(۱) ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال، ۴/۳۵۶، الحدیث: ۲۷۸۷، ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی قوله عزّوجلّ: وقل للمؤمنات یغضضن...الخ، ۴/۸۷، الحدیث: ۴۱۱۲.

(۲) مدارک، النور، تحت الآیة: ۳۱، ص۷۷۷.

(۳) تفسیرات احمدیه، النور، تحت الآیة: ۳۱، ص۵۶۲.

www.waseemziyai.com

اپنے دوپٹوں کے ذریعے اپنے بالوں، گردن، پہنے ہوئے زیور اور سینے وغیرہ کو ڈھانپ کر رکھیں۔ [1]

اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا جذبہ

جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو اس حکم پر عمل کرنے میں صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا جذبہ قابل دید ہے، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ''اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں'' تو انہوں نے اپنی اونی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔ [2]

اب یہاں پردے سے متعلق تین عظیم واقعات ملاحظہ ہوں

(1)......حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ پردے کی آیات نازل ہونے کے بعد (میرے رضاعی چچا) افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: میں اس وقت تک اجازت نہیں دے سکتی جب تک نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ان سے صورتِ حال عرض کی تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، افلح کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں۔ [3]

(2)......خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں وفات کے بعد میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت اسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر اور ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑا اور اس پر کپڑا تان کر خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دکھایا۔ اسے دیکھ کر آپ بہت

---

(١) خازن، النور، تحت الآية: ٣١، ٣/٣٤٨.

(٢) بخاري، كتاب التفسير، سورة النور، باب وليضربن بخمرهنّ على جيوبهنّ، ٣/٢٩٠، الحديث: ٤٧٥٨.

(٣) بخاري، كتاب التفسير، سورة الاحزاب، باب قوله: ان تبدوا شيئاً...الخ، ٣/٣٠٦، الحديث: ٤٧٩٦.

www.waseemziyai.com

خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس آپ کی یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔ (1)

(3)...... حضرت اُمِّ خلاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے لیکن حیا ہر گز نہیں کھوئی۔ (2)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک اور ان تین واقعات میں ان عورتوں کے لئے بڑی نصیحت ہے جو مسلمان ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے کی بجائے دنیا کے ناجائز فیشن اور رسم و رواج کو اپنانے میں بڑی کوشش کرتی ہیں اور پردے سے جان چھڑانے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے تراشتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم اور شرعی احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿**وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ**: اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔﴾ اس آیت سے ان مردوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کے سامنے عورت اپنی پوشیدہ زینت کے اعضا مثلاً سر، کان، گردن، سینہ، بازو، کہنیاں اور پنڈلیاں وغیرہ ظاہر کر سکتی ہے۔ چنانچہ وہ مرد حضرات درج ذیل ہیں:

(1)...... شوہر۔

(2)...... باپ۔ اس کے حکم میں دادا پَردادا وغیرہ تمام اصول شامل ہیں۔

(3)...... شوہروں کے باپ یعنی سُسر کہ وہ بھی مَحرم ہو جاتے ہیں۔

(4)...... اپنے بیٹے۔ اِنہیں کے حکم میں اِن کی اولاد بھی داخل ہے۔

(5)...... شوہروں کے بیٹے کہ وہ بھی مَحرم ہو گئے۔

(7،6)...... سگے بھائی۔ سگے بھتیجے۔

---

(١) جذب القلوب، باب دوازدهم در ذكر مقبرهٔ شريفه بقيع...الخ، ص١٥٩.

(٢) ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم على غيرهم من الامم، ٩/٣، الحديث:٢٤٨٨.

www.waseemziyai.com

(8)...... سگے بھانجے۔ اِنہیں کے حکم میں چچاماموں وغیرہ تمام مَحارِم داخل ہیں۔

(9)...... مسلمان عورتوں کے سامنے۔ غیر مسلم عورتوں کے سامنے کھولنا منع ہے، چنانچہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خط لکھا تھا کہ کُفّار اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔ مسئلہ: عورت اپنے غلام سے بھی اجنبی مرد کی طرح پردہ کرے۔

(10)...... اپنی ملکیت میں موجود کنیزوں کے سامنے۔ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام اِن کے حکم میں نہیں، اس کو اپنی مالکہ کی زینت کی جگہوں کو دیکھنا جائز نہیں۔

(11)...... مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور وہ نیک ہوں۔

یاد رہے کہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین نظر کی حرمت کے معاملے میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں، اسی طرح بُرے اَفعال کرنے والے ہیجڑوں سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث سے ثابت ہے۔

(12)...... وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں، وہ ابھی ناسمجھ نابالغ ہیں۔[1]

یاد رہے کہ شوہر کے علاوہ دیگر مَحارِم کے سامنے بھی عورت اپنے بناؤ سنگار کے اعضاء اس وقت ظاہر کر سکتی ہے جب ان میں سے کسی کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو، اگر شہوت کا اندیشہ ہو تو ظاہر کرنا ناجائز ہے۔

﴿وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ: اور زمین پر اپنے پاؤں زور سے نہ ماریں۔﴾ یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ اُن کے زیور کی جھنکار نہ سُنی جائے۔ اسی لئے چاہیے کہ عورتیں بجنے والے جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے

---

(۱) مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ص۷۷۸، خازن، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۳/۳۴۹، خزائن العرفان، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ص۶۵۶، ملتقطاً۔

www.waseemziyai.com

پردگی کیسی اللہ تعالیٰ کے غضب کو لازم کرنے والی ہوگی۔ پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔(اللہ کی پناہ)[1]

پردے کے دینی اور دُنیوی فوائد

یہاں پردہ کرنے کے چند دینی اور دُنیوی فوائد ملاحظہ ہوں، چنانچہ اس کے 4 دینی فوائد یہ ہیں:

(1)......پردہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

(2)......پردہ ایمان کی علامت، اسلام کا شعار اور مسلمان خواتین کی پہچان ہے۔

(3)......پردہ شرم وحیا کی علامت ہے اور حیا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

(4)......پردہ عورت کو شیطان کے شر سے محفوظ بنا دیتا ہے۔

اور پردے کے 4 دُنیوی فوائد یہ ہیں:

(1)......باحیا اور پردہ دار عورت کو اسلامی معاشرے میں بہت عزت و وقار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

(2)......پردہ عورت کو بُری نظر اور فتنے سے محفوظ رکھتا اور بُرائی کے راستے کو روکتا ہے۔

(3)...... عورت کے پردے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور معاشرے میں امن و سکون رہتا ہے۔

(4)......پردہ عورت کے وقار میں اضافہ کرتا اور اس کی خوبصورتی کی حفاظت کرتا ہے۔

پردے کی ضرورت واہمیت سے متعلق ایک مثال

یہاں پردے کی ضرورت اور اہمیت کو آسانی کے ساتھ سمجھنے کے لئے ایک مثال ملاحظہ ہو، چنانچہ وہ مثال یہ ہے کہ اگر ایک پلیٹ میں مٹھائی رکھ دی جائے اور اسے کسی چیز سے ڈھانپ دیا جائے تو وہ مکھیوں کے بیٹھنے سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اگر اسے ڈھانپا نہ جائے، پھر اس پر مکھیاں بیٹھ جائیں تو یہ شکایت کرنا کہ اس پر مکھیاں کیوں بیٹھ گئیں بہت بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ مٹھائی ایسی چیز ہے جسے مکھیوں کے تصرُّف سے بچانے کے لئے اسے

(۱) تفسیرات احمدیہ، النور، تحت الآیۃ:۳۱، ص۵۶۵، خزائن العرفان، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ص۶۵۶، ملتقطاً۔

www.waseemziyai.com

ڈھانپ کر رکھنا ضروری ہے ورنہ انہیں مٹھائی پر بیٹھنے سے روکنا بڑا مشکل ہے، اسی طرح اگر عورت جو کہ چھپانے کی چیز ہے، اسے پردے میں رکھا جائے تو بہت سے معاشرتی مسائل سے بچ سکتی ہے اور عزت وناموس کے لٹیروں سے اپنی حفاظت کر سکتی ہے اور جب اسے پردے کے بغیر رکھا جائے تو اس کے بعد یہ شکایت کرنا کہاں کی عقلمندی ہے کہ لوگ عورت کو تانک جھانک کرتے ہیں، اسے چھیڑتے ہیں اور اس کے ساتھ دست درازی کرتے ہیں کیونکہ جب اسے بے پردہ کر دیا تو غیر مردوں کی فتنہ باز نظریں اس کی طرف ضرور اُٹھیں گی، ان کے لئے عورت کے جسم سے لطف اندوز ہونا اور اس میں تصرُّف کرنا آسان ہو گا اور شریر لوگوں سے اپنے جسم کو بچانا عورت کے لئے انتہائی مشکل ہو گا کیونکہ فطری طور پر مردوں میں عورتوں کے لئے رغبت رکھی گئی ہے اور جب وہ بے پردہ عورت کا جسم دیکھتا ہے تو وہ اپنی شہوت ورغبت کو پورا کرنے کے لئے اس کی طرف لپکتا ہے۔

پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے

موجودہ دور میں میڈیا کے ذریعے اور دیگر ذرائع سے لوگوں کا یہ ذہن بنانے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے کہ عورت بھی ایک انسان ہے اور آزادی اس کا بھی حق ہے اور اسے پردہ کروانا اس کی آزادی اور روشن خیالی کے برخلاف ہے اور یہ ایک طرح کی جبری قید ہے حالانکہ پردہ تو عورت کی آزادی کا ضامن ہے، پردہ اس کی عزت وناموس کا محافظ ہے، اسی میں عورت کی عزت اور اس کا وقار ہے۔ آج ہر عقلمند انسان انصاف کی نظر سے یہ دیکھ سکتا ہے کہ جن ممالک میں عورت کے پردے کو اس کے انسانی حق اور آزادی کے خلاف قرار دے کر اس کی بے پردگی کو رواج دیا گیا، ایسے ذرائع اور حالات پیدا کئے گئے جن سے عورتوں اور مردوں کا باہم اِختلاط رہے اور ان کا ایک دوسرے کے ساتھ میل جول ہوتا رہے اور قانونی طور پر عورت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ جب اور جس مرد کے ساتھ چاہے اپنا وقت گزارے اور اپنی فطری خواہشات کو پورا کرے تو وہاں کا حال کیسا عبرت ناک ہے کہ ان کا معاشرہ بگڑ گیا اور خاندانی نظام تباہ ہو کر رہ گیا، شادیوں کی ناکامی، طلاقوں کی تعداد اور حرامی بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہو گیا اور یہ سب تباہی عورت کو بے پردہ کرنے کا ہی نتیجہ ہے۔(1)

(1) پردے سے متعلق شرعی اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

www.waseemziyai.com

﴿وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا: تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو۔﴾ یعنی اے مسلمانو! جن باتوں کا تمہیں حکم دیا گیا اور جن سے منع کیا گیا، اگر ان میں بشری تقاضے کی بنا پر تم سے کوئی تقصیر واقع ہو جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس امید پر توبہ کر لو کہ تم فلاح پا جاؤ۔(1)

اور توبہ سے متعلق حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ راضی ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔(2)

سوالات سبق نمبر (9)

(۱) قرآنِ پاک میں مسلمانوں کو نگاہوں سے متعلق کیا حکم دیا گیا ہے؟

(۲) حدیث پاک میں راستے کے کیا حقوق بیان کئے گئے ہیں؟

(۳) امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے نظر کی حفاظت نہ کرنے کے کیا نقصانات بیان فرمائے ہیں؟

(۴) عورت کا غیر مرد کو دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

(۵) پردے کی اہمیت پر تفسیر میں بیان کردہ واقعات میں سے کوئی واقعہ بیان کیجئے۔

(۶) پردے کے چند دینی و دنیوی فوائد بیان کیجئے۔

---

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ:۳۱، ۳/۳۵۰.

(۲) بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبۃ، ۴/۱۹۱، الحدیث:۶۳۰۹.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (10)

وَ	اَنْكِحُوا	الْاَيَامٰى	مِنْكُمْ	وَ	الصّٰلِحِيْنَ
اور	نکاح کردو	(ان کے جو) بے نکاح (ہوں)	تم میں سے	اور	(جو) نیک لوگ (ہیں)

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ

اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کردو۔

مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ

مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ	اِنْ	یَّكُوْنُوْا	فُقَرَآءَ	یُغْنِهِمُ
تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے	اگر	وہ ہوں گے	فقیر، تنگدست	(تو) مالدار کردے گا انہیں

اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۲﴾

اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۳۲﴾
اللہ	اپنے فضل سے	اور	اللہ	وسعت والا	علم والا (ہے)

اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے ○

﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ: اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں ان کے نکاح کردو۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو نگاہیں جھکا کر رکھنے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا، اب اس آیت میں شرمگاہوں کی حفاظت کا ایک طریقہ بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں خواہ مرد ہوں یا عورتیں، کنوارے یا غیر کنوارے (یعنی شادی شدہ تھے لیکن پھر طلاق یا ایک کی موت ہوگئی) اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کردو۔ (1)

---

(۱) خازن، النور، تحت الآیة: ۳۲، ۳/۳۵۰.

www.waseemziyai.com

نکاح کرنے کا شرعی حکم

نکاح کرنے کا شرعی حکم یہ ہے کہ اِعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا زیادہ غلبہ ہو اور نامرد بھی نہ ہو، مہر اور نان نفقہ پر قدرت رکھتا ہو تو نکاح سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ زِنا میں پڑنے کا اندیشہ ہے اور زَوجِیَّت کے حقوق پورے کرنے پر قادِر ہے تو واجب اور اگر زِنا میں پڑنے کا یقین ہو تو نکاح کرنا فرض ہے، زوجیت کے حقوق پورے نہ کرسکنے کا اندیشہ ہو تو نکاح مکروہ اور حقوق پورے نہ کرسکنے کا یقین ہو تو حرام ہے۔ (۱)

نوٹ: نکاح سے متعلق مسائل کی مزید معلومات کے لئے بہارِ شریعت جلد2 سے حصہ 7 کا مطالعہ فرمائیں۔

﴿اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ: اگر وہ فقیر ہوں گے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اگر نکاح کرنے والے فقیر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا۔ اس غناء کے بارے میں مفسرین کے چند قول ہیں:

(1)......اس غناء سے مراد قناعت ہے۔

(2)......اس سے مراد کفایت ہے کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جائے جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص کا کھانا دو کو کافی ہے۔“ (۲)

(3)......اس غناء سے شوہر اور بیوی کے دو رِزقوں کا جمع ہو جانا یا نکاح کی برکت سے فراخی حاصل ہونا مراد ہے۔ (۳)

تنگدستی دُور ہونے اور فراخ دستی حاصل ہونے کا ذریعہ

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نکاح کی برکت سے تنگدستی دور ہو جاتی اور فراخ دستی حاصل ہوتی ہے۔ کثیر احادیث میں بھی اس چیز کو بیان کیا گیا ہے، ترغیب کے لئے 6 احادیث درج ذیل ہیں:

(1)...... حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (2) مُکاتَب (غلام)

---

(۱) بہارِ شریعت، حصہ ہفتم، نکاح کا بیان، ۲/۴-۵، ملخصاً۔

(۲) مسلم، كتاب الاشربة، باب فضيلة المواساة فى الطعام القليل...الخ، ص۱۱۴۰، الحديث: ۱۷۹(۲۰۵۹).

(۳) مدارك، النور، تحت الآية: ۳۲، ص۷۷۹، خازن، النور، تحت الآية: ۳۲، ۳/۳۵۰، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

کہ (کِتابَت کی رقم) ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ (3) پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔ (١)

(2)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم نکاح کے ذریعے رِزْق تلاش کرو۔“ (٢)

(3)...... حضرت عروہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے رِزْق اور) مال لائیں گی۔ (٣)

(4)...... حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (٤)

(5)...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا، تم اس کی اِطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔“ (٥)

(6)...... حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو نکاح کے بغیر غنی ہونے کی کوشش کر رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔“ (٦)

نکاح کی وجہ سے غنی ہونے کی ایک نفسیاتی وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اکیلا آدمی عموماً بے فکر ہوتا ہے لیکن جب شادی ہو جاتی ہے تو احساسِ ذمہ داری پیدا ہو جاتا ہے تو آدمی تَن دہی سے کوشش کرتا ہے جس کے نتیجے

(١) ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی المجاهد والناكح والمكاتب...الخ، ٣/٢٤٧، الحديث:١٦٦١.

(٢) مسند الفردوس، باب الالف، ١/٨٨، الحديث:٢٨٢.

(٣) مصنف ابن ابی شيبه، كتاب النكاح، فی التزويج من كان يأمر به ويحثّ عليه، ٣/٢٧١، الحديث:١٠.

(٤) تاريخ بغداد، باب محمد، ٣٠٧- محمد بن احمد بن نصر ابو جعفر...الخ، ١/٣٨٢.

(٥) تفسير ابن ابی حاتم، النور، تحت الآية:٣٢، ٨/٢٥٨٢.

(٦) خازن، النور، تحت الآية:٣٢، ٣/٣٥٠.

www.waseemziyai.com

میں اس کے لئے رزق کے دروازے کُھل جاتے ہیں اور اس بات کا ہزاروں لوگوں میں مشاہدہ بھی ہے کہ شادی سے پہلے بے فکر و بے روزگار اور دوستوں کے ساتھ وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں لیکن شادی کے بعد کام بھی شروع کر دیتے ہیں اور فضولیات سے بھی بچنا شروع کر دیتے ہیں۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى

وَلْيَسْتَعْفِفِ	الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	نِكَاحًا	حَتّٰى
اور چاہئے کہ پاکدامنی اختیار کریں	وہ لوگ جو	نہیں پاتے	نکاح کرنے کی طاقت	یہاں تک کہ

اور جو لوگ نکاح کرنے کی طاقت نہیں پاتے انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ

يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ

يُغْنِيَهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	الَّذِيْنَ	يَبْتَغُوْنَ
غنی کر دے انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں

اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے اور تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو

الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

الْكِتٰبَ	مِمَّا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ
مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ

مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی کے طلبگار ہوں

فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

فَكَاتِبُوْهُمْ	اِنْ	عَلِمْتُمْ	فِيْهِمْ	خَيْرًا	وَّ	اٰتُوْهُمْ	مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ
تو تم (یہ معاہدہ) لکھ دو انہیں	اگر	تم جانو	ان میں	کچھ بھلائی	اور	دو انہیں	اللہ کے مال سے

تو تم انہیں (یہ معاہدہ) لکھ دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانو اور تم ان کی اللہ کے اس مال سے مدد کرو

الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ

الَّذِيْۤ	اٰتٰىكُمْ	وَ	لَا تُكْرِهُوْا	فَتَيٰتِكُمْ	عَلَى الْبِغَآءِ	اِنْ

www.waseemziyai.com

وہ جو	اس نے دیا تمہیں	اور	تم مجبور نہ کرو	اپنی کنیزوں (کو)	بدکاری پر	(خصوصاً) اگر

جو اس نے تمہیں دیا ہے اور تم دنیوی زندگی کا مال طلب کرنے کیلئے اپنی کنیزوں کو

اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ

اَرَدْنَ	تَحَصُّنًا	لِّتَبْتَغُوْا	عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ
وہ (خود بھی) چاہیں	بچنا	تاکہ تم چاہو، طلب کرو	دنیوی زندگی کا کچھ مال	اور

بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں اور

مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۳۳)

مَنْ	یُّكْرِهْهُّنَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ (۳۳)
جو	مجبور کرے گا انہیں	تو بیشک	اللہ	ان کے مجبور کئے جانے کے بعد	بخشنے والا	مہربان (ہے)

جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بہت بخشنے والا، مہربان ہے ○

﴿وَلْیَسْتَعْفِفِ: اور چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں۔﴾ اس آیت میں ان لوگوں کا حکم بیان کیا جا رہا ہے جو نکاح کرنے کی اِستطاعت نہیں رکھتے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ جو لوگ مہر اور نان نفقہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے نکاح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو انہیں چاہیے کہ حرام کاری سے بچے رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے اور وہ مہر و نان نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔[1]

نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والوں سے متعلق 2 شرعی مسائل

یہاں نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والوں کے بارے میں دو شرعی مسائل ملاحظہ ہوں،

(1)......اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے مگر نکاح کر لیا تو نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

(2)......جو لوگ کسی وجہ سے نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے تو انہیں چاہیے کہ کثرت سے روزے رکھیں

(۱) مدارک، النور، تحت الآیة:۳۳، ص۷۷۹.

www.waseemziyai.com

جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔ (1)

﴿وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ: اور جو مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی کے طلبگار ہوں۔﴾ آیت کے اس حصے میں غلاموں اور لونڈیوں کے بارے میں چند احکام بیان ہوئے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے:

(1)...... جو غلام اور لونڈی مخصوص مقدار میں مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی کے طلبگار ہوں تو انہیں اس کا معاہدہ لکھ دینا مستحب ہے، اس طرح کی آزادی کو شریعت کی اِصطلاح میں کِتابَت اور ایسا معاہدہ کرنے والے غلام کو مُکاتَب کہتے ہیں جبکہ جو مال دینا طے پائے اسے بَدَلِ کِتابَت کہتے ہیں۔

(2)...... غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ ایسا معاہدہ کرنا اس وقت مستحب ہے جب وہ امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھتے ہوں تاکہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کرکے آزاد ہو سکیں اور اپنے آقا کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لئے بھیک نہ مانگتے پھریں، اسی لئے حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اس غلام کو مُکاتَب کرنے سے انکار فرمادیا جو بھیک مانگنے کے علاوہ کمائی کا کوئی ذریعہ نہ رکھتا تھا۔

(3)...... مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر ان کی مدد کریں تاکہ وہ بَدَلِ کِتابَت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں۔

شانِ نزول: حُوَیْطِب بن عبد العزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی، مولیٰ نے انکار کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتب کردیا اور ان میں سے بیس اس کو بخش دیئے باقی اس نے ادا کردیئے۔ (2)

نوٹ: غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرنے کے بارے میں تفصیلی مسائل کی معلومات کے لئے بہارِ شریعت

---

(۱) مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه اليه...الخ، ص۷۲۵، الحديث:۳-(۱۴۰۰).
(۲) خازن، النور، تحت الآية:۳۳، ۳/۳۵۱، ملخصاً.

www.waseemziyai.com

جلد 2 حصہ 9 سے **"آزاد کرنے کا بیان"** مطالعہ فرمائیں۔ نیز یاد رہے کہ فی زمانہ عالمی سطح پر انسانوں کو غلام یا لونڈی بنانے کا قانون ختم ہو چکا ہے۔

﴿وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ: اور تم اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔﴾ **شانِ نزول:** عبد اللہ بن اُبی ابن سلول منافق مال حاصل کرنے کے لئے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا، ان کنیزوں نے تاجدارِ رسالت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے اس کی شکایت کی، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم مال کے لالچ میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو خصوصاً اگر وہ خود بھی بچنا چاہتی ہوں اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بہت بخشنے والا، مہربان ہے اور اس کا وبال گناہ پر مجبور کرنے والے پر ہے۔[۱]

زِنا پر مجبور کئے جانے کی تفصیل

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: زنا پر مجبور کیا جانا اس وقت ثابت ہو گا جب کوئی جان سے مار دینے یا جسم کا کوئی عضو ضائع کر دینے کی دھمکی دے اور اگر (ایسی دھمکی نہ ہو بلکہ) تھوڑی بہت دھمکی ہو تو زنا پر مجبور کیا جانا ثابت نہ ہو گا۔[۲] اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی عورت سچے دل کے ساتھ زنا سے بچنا چاہتی ہے اور کوئی شخص اسے زنا نہ کرنے کی صورت میں جان سے مار دینے یا اس کا کوئی عضو ضائع کر دینے یا شدید مار مارنے کی دھمکی دے رہا ہے اور عورت سمجھتی ہے کہ اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو یہ جو کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا، اس صورت میں وہ زنا کئے جانے پر مجبور شمار ہو گی اور اگر اس کے ساتھ زنا ہوا تو وہ گناہگار نہیں ہو گی اور اگر دھمکی کی نوعیت ایسی نہیں بلکہ قید کر دینے یا معمولی مار مارنے وغیرہ کی دھمکی ہے تو ایسی صورت میں عورت زنا پر مجبور شمار نہ ہو گی اور زِنا ہونے کی صورت میں گناہگار بھی ہو گی۔

عورتوں کو زنا پر مجبور کرنے والے غور کریں

یاد رہے کہ اس آیتِ مبارکہ میں جو کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرنے سے منع فرمایا گیا، اس حکم میں

(۱) خازن، النور، تحت الآية:۳۳، ۳/۳۵۲-۳۵۳، ملخصاً.

(۲) روح البيان، النور، تحت الآية:۳۳، ۶/۱۵۰.

www.waseemziyai.com

کنیزوں کے ساتھ ساتھ آزاد عورتیں بھی داخل ہیں اور انہیں بھی زنا پر مجبور کرنا منع ہے، نیز زنا پر مجبور کرنا دنیا کا مال طلب کرنے کے لئے ہو یا کسی اور غرض سے بہر صورت حرام اور شیطانی کام ہے اور آیت کے آخر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زنا پر مجبور کرنے والے گناہگار ہیں۔ اسے سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنے کی شدید ضرورت ہے جو محنت مزدوری کر کے خود کما کر لانے سے جی چرانے کی بنا پر گھر کے اخراجات چلانے کے لئے یا اپنی خواہشات اور نشے کی لت پوری کرنے کے لئے کمینے پن کی حد پار کر دیتے اور اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بہوؤں وغیرہ کو زنا کروانے پر مجبور کرتے ہیں تاکہ اس ذریعے سے حاصل ہونے والا مال گھر کے اخراجات چلانے، اپنی خواہشات اور نشہ پورا کرنے میں کام آئے، اسی طرح وہ لوگ بھی اپنی حالت پر غور کریں جو عورتوں کو ورغلا کر پہلے ان کی گندی تصاویر اور وڈیوز بنا لیتے ہیں، یا ان کی نجی زندگی کے کچھ ایسے پہلو نوٹ کر لیتے ہیں جن کا ظاہر ہو جانا عورت اپنے حق میں شدید نقصان دہ سمجھتی ہے، پھر یہ لوگ ان چیزوں کو منظر عام پر لانے کی دھمکیاں دے کر انہیں زنا کروانے پر مجبور کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگ یاد رکھیں کہ جس عورت کے حق میں شریعت کے اصولوں کے مطابق زنا پر مجبور کیا جانا ثابت ہوا اسے تو اللہ تعالیٰ مہربانی فرماتے ہوئے بخش دے گا لیکن زنا پر مجبور کرنے والا بہر حال گناہگار ہوگا اور اگر اس نے توبہ نہ کی اور اس چیز سے باز نہ آیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا

مَثَلًا	وَّ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	اِلَیْكُمْ	اَنْزَلْنَاۤ	لَقَدْ	وَ
حال	اور	روشن آیتیں	تمہاری طرف	ہم نے نازل فرمائیں	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اور

مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ۠ ﴿۳۴﴾ ع

لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۴﴾	مَوْعِظَةً	وَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	خَلَوْا	مِّنَ الَّذِیْنَ

ع ۴ ۱۰

www.waseemziyai.com

ڈر والوں کے لیے	نصیحت	اور	تم سے پہلے	گزر گئے	ان لوگوں کا جو
تم سے پہلے لوگوں کا حال اور ڈر والوں کے لیے نصیحت نازل فرمائی ○					

﴿وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ: اور بیشک ہم نے اُتاریں۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کے تین اوصاف بیان فرمائے ہیں:

(1)...... قرآنِ پاک کی آیتیں روشن اور مُفَصَّل ہیں۔

(2)...... اس میں سابقہ لوگوں کی مثالیں ہیں۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جس طرح تورات اور انجیل میں حدود قائم کرنے کے احکام دیئے گئے اسی طرح قرآنِ مجید میں بھی دیئے گئے ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ سابقہ اُمتوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے جن پر عذاب نازل ہوا ان کا ذکر قرآنِ پاک میں ہے اور اسے ہم نے تمہارے لئے مثال بنا دیا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں اُن کی رَوِش اختیار کی تو تم پر بھی ویسا ہی عذاب نازل ہو سکتا ہے۔

(3)...... مُتَّقِین کے لئے نصیحت ہے۔ متقین کا بطورِ خاص اس لئے ذکر فرمایا کہ قرآن کی نصیحت سے یہی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ (1)

قرآنِ مجید سے نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید نصیحت حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس کی برکت سے دلوں کی سختی دُور ہو جاتی، دلوں پر چڑھا ہوا گناہوں کا زَنگ ختم ہو جاتا اور خشک آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ دل ایسے زنگ آلود ہوتے رہتے ہیں جیسے لوہا پانی لگنے سے زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ان دلوں کی صفائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: موت کی زیادہ یاد اور قرآنِ کریم کی تلاوت۔ (2)

(۱) تفسیر کبیر، النور، تحت الآیۃ: ۳۴، ۸/۳۷۸.

(۲) شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان...الخ، فصل فی ادمان تلاوتہ، ۲/۳۵۲، الحدیث: ۲۰۱۴.

www.waseemziyai.com

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ موت کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کرے اور سنے، قرآنِ کریم کو سمجھنے کی کوشش کرے، اس کی نصیحتوں کو قبول کرے اور ظاہری و باطنی اعمال اور دیگر چیزوں سے متعلق اس کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

اَللّٰہُ	نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	مَثَلُ نُوْرِہٖ	کَمِشْکٰوۃٍ	فِیْھَا
اللہ	آسمانوں اور زمین کا نور (ہے)	اس کے نور کی مثال	(ایسی ہے) جیسے ایک طاق	جس میں

اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں

مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ

مِصْبَاحٌ	اَلْمِصْبَاحُ	فِیْ زُجَاجَۃٍ	اَلزُّجَاجَۃُ	کَاَنَّھَا	کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ
چراغ (ہے)	(وہ) چراغ	ایک فانوس میں (ہے)	فانوس	گویا کہ وہ	ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ (ہے)

چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے

یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا

یُّوْقَدُ	مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ	لَّا	شَرْقِیَّۃٍ	وَّ	لَا
جو روشن ہوتا ہے	برکت والے درخت زیتون سے	(جو) نہ	مشرق والا (ہے)	اور	نہ

جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے جو نہ مشرق والا ہے اور نہ

غَرْبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ

غَرْبِیَّۃٍ	یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ	وَلَوْ	لَمْ تَمْسَسْہُ	نَارٌ	نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ
مغرب والا	قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے	اگرچہ	نہ چھوئے اسے	آگ	نور پر نور (ہے)

مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے،

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ

یَھْدِی	اللّٰہُ	لِنُوْرِہٖ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَضْرِبُ	اللّٰہُ

www.waseemziyai.com

راہ دکھاتا ہے	اللہ	اپنے نور کی	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	بیان فرماتا ہے	اللہ
اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے							

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾

الْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾
مثالیں	لوگوں کیلئے	اور	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)
اور اللہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے ○					

﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔﴾ نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: آیت کے اس حصے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا ہادی ہے تو زمین و آسمان والے اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو منور فرمانے والا ہے اور اُس نے آسمانوں کو فرشتوں سے اور زمین کو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منور کیا۔[1]

﴿مَثَلُ نُوْرِهٖ: اس کے نور کی مثال۔﴾ بعض مفسرین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے نور سے مومن کے دل کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس نور کی مثال ہے جو اس نے مؤمن کو عطا فرمایا۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سیّدِ کائنات، افضلِ موجودات، رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔

نور کی مثال کے مختلف معانی

اہلِ علم نے اس آیت میں بیان کی گئی مثال کے کئی معنی بیان فرمائے ہیں، ان میں سے دو معنی درج ذیل ہیں:

(1)......نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت انتہائی ظہور میں ہے کہ عالَمِ محسوسات

(۱) خازن، النور، تحت الآیة: ۳۵، ۳/۳۵۳.

www.waseemziyai.com

میں اس کی تشبیہ ایسے روشن دان سے ہو سکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو، اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور پاک صاف زیتون سے روشن ہو تاکہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو۔

(2)...... یہ سید المرسلین، محمدِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی مثال ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت کعب احبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مثال بیان فرمائی۔ روشندان (یعنی طاق) تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سینہ شریف ہے اور فانوس، قلبِ مبارک اور چراغ، نبوت ہے جو کہ شجرِ نبوت سے روشن ہے اور اس نورِ محمدی کی روشنی کمالِ ظہور میں اس مرتبہ پر ہے کہ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خَلْق پر ظاہر ہو جائے۔

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ روشندان تو دو عالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلبِ اَطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی، نہ نصرانی، ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے، وہ شجرہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل کے نور پر نورِ محمدی، نور پر نور ہے۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ روشن دان اور فانوس تو حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور چراغ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہ اکثر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہ یہودی تھے نہ عیسائی، کیونکہ یہودی مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور عیسائی مشرق کی طرف۔ قریب ہے کہ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مَحاسن و کمالات نزولِ وحی سے پہلے ہی مخلوق پر ظاہر ہو جائیں۔ نور پر نور یہ کہ نبی کی نسل سے نبی ہیں اور نورِ محمدی نورِ ابراہیمی پر ہے۔[1] اس مثال کی تشریح میں ان کے علاوہ اور بھی بہت اَقوال ہیں۔

(۱) خازن، النور، تحت الآیة:۳۵، ۳/۳۵۴.

www.waseemziyai.com

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اس آیت کا خلاصہ ایک شعر میں سمو دیا، چنانچہ فرماتے ہیں:

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا   تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

﴿مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ: برکت والے درخت زیتون سے۔﴾ زیتون کا درخت انتہائی برکت والا ہے کیونکہ اس میں بہت سارے فوائد ہیں، جیسے اس کا روغن جس کو زَیت کہتے ہیں انتہائی صاف اور پاکیزہ روشنی دیتا ہے۔ سر میں بھی لگایا جاتا ہے اور سالن کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے۔ دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں۔ زیتون کے درخت کے پتے نہیں گرتے۔ یہ درخت نہ سرد ملک میں واقع ہے نہ گرم ملک میں بلکہ ان کے درمیان ملک "شام" میں واقع ہے کہ نہ اُسے گرمی سے نقصان پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت عمدہ و اعلیٰ ہے اور اس کے پھل انتہائی مُعتَدِل ہیں۔[1]

زیتون سے متعلق حضرت ابو اسید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔"[2]

سوالات سبق نمبر (10)

(۱) نکاح کرنے کے شرعی احکام کیا ہیں؟

(۲) نکاح کی برکات سے متعلق تین احادیث بیان کیجئے۔

(۳) نکاح کی وجہ سے غنی ہونے کی نفسیاتی وجہ بیان کیجئے۔

(۴) نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والوں کے لئے کیا شرعی احکام ہیں؟

(۵) غلام یا لونڈی سے مال کے عوض صلح کا معاہدہ کب مستحب ہے؟

(۶) زنا پر مجبور کیا جانا کب ثابت ہو گا؟

(۷) آیت نمبر 34 میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کے کتنے اور کونسے اوصاف بیان فرمائے؟

(۸) اللہ تعالیٰ کے زمین و آسمان کا نور ہونے سے کیا مراد ہے؟

(۹) زیتون کے تیل کو کیا کہتے ہیں؟ نیز اس تیل کے کیا فوائد ہیں؟

---

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ:۳۵، ۳/۳۵۳-۳۵۴، ملخصاً.

(۲) ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اکل الزیت، ۳/۳۳۷، الحدیث:۱۸۵۹.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (11)

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ						
فِیْ بُیُوْتٍ	اَذِنَ	اللّٰهُ	اَنْ	تُرْفَعَ	وَ	یُذْكَرَ
(ان) گھروں میں (ہے)	حکم دیا	اللہ (نے)	کہ	انہیں بلند کیا جائے، ان کی تعظیم کی جائے	اور	ذکر کیا جائے
ان گھروں میں ہے جن کی تعظیم کرنے اور ان میں اللہ کا نام ذکر کئے جانے						

فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ ۙ					
فِیْهَا	اسْمُهٗ	یُسَبِّحُ	لَهٗ	فِیْهَا	بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾
ان میں	اس (اللہ) کا نام	تسبیح کرتے ہیں	اس کی	ان (گھروں) میں	صبح اور شام
کا اللہ نے حکم دیا ہے، ان میں صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ○					

﴿فِیْ بُیُوْتٍ: گھروں میں۔﴾ اس آیت کا تعلق اس سے پہلے والی آیت کے ساتھ ہے اور معنی یہ ہے کہ نورِ الٰہی کی مثال اس طاق کی طرح ہے جو ان گھروں میں ہے جنہیں بنانے، اُن کی تعظیم و تطہیر کرنے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کئے جانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اُن گھروں سے مسجدیں مراد ہیں۔(۱)

مسجد سے متعلق 4 احادیث

آیت کی مناسبت سے یہاں مسجد بنانے کے حکم، مسجد بنانے کے فضائل اور انہیں پاک صاف رکھنے سے متعلق 4 احادیث ملاحظہ ہوں:

(1)...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: مسجدیں زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، یہ آسمان والوں کے لئے ایسے روشن ہوتی ہیں جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے روشن ہوتے ہیں۔(۲)

(2)...... حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے محلّوں میں مسجدیں تعمیر کرنے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔(۳)

---

(۱) خازن، النور، تحت الآية:٣٦، ٣٥٥/٣.

(۲) معجم الكبير، ومن مناقب عبد الله بن عباس واخباره، ٢٦٢/١٠، الحديث:١٠٦٠٨.

(۳) ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب اتخاذ المساجد فى الدور، ١٩٧/١، الحديث:٤٥٥.

www.waseemziyai.com

(3)...... حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔[١]

(4)...... حضرت واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچوں، پاگلوں، (مسجد میں) خرید و فروخت کرنے، شور کرنے، حد جاری کرنے اور تلواریں ننگی کرنے سے محفوظ رکھو۔[٢]

﴿**یُسَبِّحُ لَهٗ: اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔**﴾ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں، صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔[٣]

صبح یا شام مسجد میں جانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے مہمانی کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔[٤]

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ						
رِجَالٌ	لَّا تُلْهِيْهِمْ	تِجَارَةٌ	وَّ	لَا	بَيْعٌ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
(وہ) مرد	غافل نہیں کرتی انہیں	کوئی تجارت	اور	نہ	خرید و فروخت	اللہ کے ذکر سے
وہ مرد جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر						

وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ							
وَ	اِقَامِ الصَّلٰوةِ	وَ	اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ	يَخَافُوْنَ	يَوْمًا	تَتَقَلَّبُ
اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوٰۃ دینے (سے)	وہ ڈرتے ہیں	(اس) دن (سے)	الٹ جائیں گے
اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں						

(١) ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب من بنى لله مسجداً، ١/٤٠٧، الحديث: ٧٣٥.

(٢) ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب ما يكره في المساجد، ١/٤١٥، الحديث: ٧٥٠.

(٣) مدارك، النور، تحت الآية: ٣٦، ص٧٨٢.

(٤) بخارى، كتاب الاذان، باب فضل من غدا الى المسجد وراح، ١/٢٣٧، الحديث: ٦٦٢.

www.waseemziyai.com

فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَارُ ﴿۳۷﴾ لِیَجۡزِیَہُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ

فِیۡہِ	الۡقُلُوۡبُ	وَ	الۡاَبۡصَارُ ﴿۳۷﴾	لِیَجۡزِیَہُمُ	اللّٰہُ	اَحۡسَنَ
اس میں	دل	اور	آنکھیں	تاکہ بدلہ دے انہیں	اللہ	سب سے بہتر

جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے ○ تاکہ اللہ انہیں ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دے

مَا عَمِلُوۡا وَ یَزِیۡدَہُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ

مَا	عَمِلُوۡا	وَ	یَزِیۡدَہُمۡ	مِّنۡ فَضۡلِہٖ	وَ	اللّٰہُ
جو	انہوں نے کام کئے	اور	مزید عطا فرمائے انہیں	اپنے فضل سے	اور	اللہ

اور اپنے فضل سے انہیں مزید عطا فرمائے اور اللہ

یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

یَرۡزُقُ	مَنۡ	یَّشَآءُ	بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾
رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	حساب کے بغیر

جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○

﴿رِجَالٌ: مرد۔﴾ اس آیت میں نور سے ہدایت حاصل کرنے والوں کے چند ظاہری و باطنی اعمال ذکر فرمائے گئے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ نور سے ہدایت حاصل کرنے والے وہ مرد ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے قلبی و لسانی ذکر اور نماز کے اوقات پر مسجدوں کی حاضری سے، نماز قائم کرنے اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے اور زکوٰۃ کو وقت پر دینے سے غافل نہیں کرتی۔ (1)

نماز سے متعلق صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا حال

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بازار میں تھے، مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دوکانیں بند کرکے مسجد میں داخل ہوگئے۔ یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ" ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔ (2)

(١) مدارک، النور، تحت الآية: ٣٧، ص٧٨٣، خازن، النور، تحت الآية: ٣٧، ٣/٣٥٥، ملتقطاً.

(٢) تفسير ابن ابی حاتم، النور، تحت الآية: ٣٧، ٨/٢٦٠٧.

www.waseemziyai.com

سُبْحَانَ اللہ! ان مقدس ہستیوں کے نزدیک نماز کی اہمیت عملی طور پر تجارت، کاروبار اور دوکانداری سے بڑھ کر تھی اسی لئے یہ اقامت کی آواز سنتے ہی سب کچھ بند کر کے نماز کے لئے حاضر ہو جاتے تھے اور اب کے مسلمانوں کا حال سب کو معلوم ہے کہ دوکان کے پاس مسجد ہونے کے باوجود جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے حاضر ہونے کی بجائے اپنی دوکانداری میں مصروف رہتے ہیں اور اس اندیشے سے بھی نماز کے لئے حاضر نہیں ہوتے کہ پیچھے سے کوئی گاہک آجائے اور وہ خالی چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں نماز کی اہمیت سمجھنے اور اسے وقت پر، جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

وقت پر اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے 3 فضائل

آیت کی مناسبت سے یہاں وقت پر اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے 3 فضائل ملاحظہ ہوں:

(1)...... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا: اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت کے اندر نماز۔[۱]

(2)...... حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کامل وضو کیا، پھر نمازِ فرض کے لیے چلا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[۲]

(3)...... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا اور فجر ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے۔ بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر

---

(۱) بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتها، ۱/۱۹۶، الحدیث: ۵۲۷.

(۲) صحیح ابن خزیمه، کتاب الامامة فی الصلاۃ، باب فضل المشی الی الجماعة متوضیاً...الخ، ۲/۳۷۳، الحدیث: ۱۴۸۹.

www.waseemziyai.com

نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلادوں۔ (1)

زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل

قرآن و حدیث میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، یہاں ایک آیت اور ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُ العِرفان: بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اور حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو بیشک اس کے مال کا شر اُس سے چلا گیا۔ (3)

عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے

یاد رہے کہ اس آیت میں بطورِ خاص مردوں کا ذکر اس لئے ہوا کہ عورتوں پر جمعہ یا جماعت کے ساتھ دیگر نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہونا لازم نہیں۔ (4) عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ فضیلت کا حامل ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عورت کا دالان یعنی بڑے کمرے میں نماز پڑھنا، صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں نماز ادا کرنا دالان میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ (5)

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد..الخ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ...الخ، ص۳۲۷، الحدیث:۲۵۲-(۶۵۱).

(۲) بقرہ:۲۷۷.

(۳) معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ: احمد، ۱/۴۳۱، الحدیث:۱۵۷۹.

(٤) خازن، النور، تحت الآیۃ:۳۷، ۳/۳۵۵.

(۵) ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذلک، ۱/۲۳۵، الحدیث:۵۷۰.

www.waseemziyai.com

﴿يَخَافُوْنَ: ڈرتے ہیں۔﴾ آیت کی ابتداء میں جن مردوں کے اعمال ذکر فرمائے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گی۔ یعنی وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مُسْتَعِد رہتے ہیں اور عبادت کی ادائیگی میں سرگرم رہتے ہیں، اس حُسنِ عمل کے باوجود وہ اس دن سے خائِف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ ہوسکا۔ آیت میں قیامت کے دن کا ایک حال بتایا گیا کہ اس دن دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ دلوں کا اُلٹ جانا یہ ہے کہ شدتِ خوف اور اِضطراب سے دل اُلٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے، نہ باہر نکلیں نہ نیچے اُتریں اور آنکھیں اُوپر چڑھ جائیں گی یا اس کے یہ معنی ہیں کہ کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اُٹھ جائیں گے۔[۱]

﴿لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ: تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے۔﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ان نیک کاموں میں اس لئے مشغول ہوتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بہتر اَعمال کا ثواب عطا کرے اور صرف یہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں مزید بھی عطا کرے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رِزْق عطا فرماتا ہے۔[۲]

سوالات سبق نمبر (11)

(۱) مسجد کے فضائل پر کوئی دو حدیثیں بیان کیجئے۔

(۲) قرآنِ پاک میں ہدایت پانے والوں کے کیا اوصاف بیان کئے گئے ہیں؟

(۳) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

(۴) عورت کا کس جگہ نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

(۵) دلوں کے الٹ جانے سے کیا مراد ہے؟

---

(۱) خازن، النور، تحت الآية:۳۷، ۳/۳۵۵-۳۵۶.

(۲) خازن، النور، تحت الآية:۳۸، ۳/۳۵۶.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (12)

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَعۡمَالُہُمۡ کَسَرَابٍۭ بِقِیۡعَۃٍ

کَسَرَابٍۭ بِقِیۡعَۃٍ	اَعۡمَالُہُمۡ	کَفَرُوۡۤا	الَّذِیۡنَ	وَ
کسی بیابان میں دھوپ میں چمکتی ریت جیسے (ہیں)	ان کے اعمال	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور

اور کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے کسی بیابان میں دھوپ میں پانی کی طرح چمکنے والی ریت ہو،

یَّحۡسَبُہُ الظَّمۡاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَہٗ

یَّحۡسَبُہُ	الظَّمۡاٰنُ	مَآءً	حَتّٰۤی	اِذَا	جَآءَہٗ
گمان کرتا ہے اسے	پیاسا آدمی	پانی	یہاں تک کہ	جب	وہ آتا ہے اس کے پاس

پیاسا آدمی اسے پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے

لَمۡ یَجِدۡہُ شَیۡئًا وَّ وَجَدَ اللّٰہَ عِنۡدَہٗ فَوَفّٰىہُ

لَمۡ یَجِدۡہُ	شَیۡئًا	وَّ	وَجَدَ	اللّٰہَ	عِنۡدَہٗ	فَوَفّٰىہُ
(تو) نہیں پاتا اسے	کچھ (بھی)	اور	وہ پائے گا	اللہ (کو)	اپنے قریب	تو وہ پورا دے گا اسے

تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور وہ اللہ کو اپنے قریب پائے گا تو اللہ اسے

حِسَابَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿ۙ۳۹﴾

حِسَابَہٗ	وَ	اللّٰہُ	سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۳۹﴾
اس کا حساب	اور	اللہ	جلد حساب کر لینے والا (ہے)

اس کا پورا حساب دے گا اور اللہ جلد حساب کر لینے والا ہے ○

﴿وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا: اور جو کافر ہوئے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے حالات بیان فرمائے اور اس آیت سے کافروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ وہ آخرت میں شدید خسارے کا شکار ہوں گے اور دنیا میں بھی انہیں طرح طرح کی ظلمتوں کا سامنا ہو گا۔ اسی سلسلے میں یہاں دو مثالیں بیان کی گئیں، اس آیت میں ذکر کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار کے ظاہری اچھے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی بیابان میں

www.waseemziyai.com

دھوپ میں پانی کی طرح چمکنے والی ریت ہو، پیاسا آدمی اسے پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا اور جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا تو وہ سخت مایوس ہو گیا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب پائے گا، لیکن جب میدانِ قیامت میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذابِ عظیم میں گرفتار ہو گا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہو گا۔[1]

کفار کے لئے بیان کی گئی مثال میں مسلمانوں کے لئے نصیحت

اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کے حکم کی نافرمانی اور مخالفت کرنے میں صرف کرتے ہیں، پھر عادت و رسم، رِیاکاری و دِکھلاوے کے طور پر، اور غفلت کے ساتھ نیک اَعمال کرتے ہیں اور جہالت کی وجہ سے یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو مُزَیَّن کر دیا اور ان کے اعمال کی مثال صحراء میں چمکنے والی ریت کی طرح ہے، اسی طرح وہ اپنے اعمال کے بارے میں یہ گمان کر رہے ہوتے ہیں کہ ان نیک اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر کوئی غضب و جلال نہ فرمائے گا اور ان کے لئے جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا جائے گا، لیکن جب انہیں موت آئے گی تو معاملہ ان کے گمان سے انتہائی برعکس ہو گا، قیامت کے دن میزانِ عمل میں ان کے اعمال کا کوئی وزن نہ ہو گا، اللہ تعالیٰ ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے ان پر غضب فرمائے گا اور جس سزا کے یہ حق دار ہیں وہ سزا انہیں دے گا۔ لہٰذا ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ اس مثال کو سمجھے اور اس سے نصیحت حاصل کرتے ہوئے اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف بھرپور توجہ دے۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ				
اَوْ	كَظُلُمٰتٍ	فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ	یَّغْشٰىهُ	مَوْجٌ
یا	جیسے تاریکیاں (ہوں)	کسی گہرے سمندر میں	ڈھانپ لیا ہو اسے	ایک موج (نے)
یا جیسے کسی گہرے سمندر میں تاریکیاں ہوں جس کو اوپر سے ایک موج نے ڈھانپ لیا ہو،				

(۱) تفسیر کبیر، النور، تحت الآیۃ:۳۹، ۸/۳۹۹، خازن، النور، تحت الآیۃ:۳۹، ۳/۳۵۶، ملتقطاً۔

مِنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ				
مِّنْ فَوْقِهٖ	مَوْجٌ	مِّنْ فَوْقِهٖ	سَحَابٌ	ظُلُمٰتٌۢ
اس کے اوپر سے	(دوسری) موج (ہو)	اس (موج) کے اوپر سے	بادل (ہوں)	اندھیرے (ہیں)
اس موج پر ایک اور موج ہو، (پھر) اس (دوسری) موج پر بادل ہوں۔ اندھیرے ہی اندھیرے ہیں				

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ					
بَعْضُهَا	فَوْقَ بَعْضٍ	اِذَاۤ	اَخْرَجَ	یَدَهٗ	لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا
ان کے بعض	بعض کے اوپر (ہیں)	جب	کوئی نکالتا ہے	اپنا ہاتھ	(تو) وہ اسے دکھائی دیتا معلوم نہ ہو
ایک کے اوپر دوسرا اندھیرا ہے کہ جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ بھی دکھائی دیتا معلوم نہ ہو					

وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع								
وَ	مَنْ	لَّمْ یَجْعَلِ	اللّٰهُ	لَهٗ	نُوْرًا	فَمَا	لَهٗ	مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾
اور	وہ شخص جو	نہ بنائے	اللہ	اس کے لئے	نور	تو نہیں	اس کے لیے	کوئی نور
اور جس کیلئے اللہ نور نہ بنائے اس کے لیے کوئی نور نہیں ○								

﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ: یا جیسے تاریکیاں ہوں۔﴾ اس آیت میں کفار کے بُرے اعمال کی مثال بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کافروں کے بُرے اعمال ایسے ہوں گے جیسے کسی گہرے سمندر میں تاریکیاں ہوں جس کو اوپر سے ایک موج نے ڈھانپ لیا ہو، اس موج پر ایک دوسری موج ہو، پھر اس دوسری موج پر بادل ہوں، اندھیرے ہی اندھیرے ہیں کہ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا، اس پر ایک اور اندھیرا تہ بہ تہ موجوں کا، اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا، ان اندھیریوں میں شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو، وہ اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ بھی دکھائی دیتا معلوم نہ ہو حالانکہ اپنا ہاتھ انتہائی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی۔ ایسا ہی کفار کا حال ہے کہ وہ تین اندھیروں یعنی باطل اِعتقاد، ناحق قول اور قبیح عمل کی تاریکیوں میں گرفتار ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے گندے اور اس کی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جہل، شک اور حیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مُہر کو

www.waseemziyai.com

جو اُن کے دِلوں پر ہے تشبیہ دی گئی۔ (۱)

﴿وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ: اور جس کے لئے اللہ نور نہ بنائے اس کے لیے کوئی نور نہیں۔﴾ یعنی جسے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید کے نور سے ہدایت دینا اور قرآنِ کریم پر ایمان لانے کی توفیق دینا نہ چاہے تو اسے اصلاً کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ (۲)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	یُسَبِّحُ	لَهٗ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	تسبیح کرتا ہے	اس کی	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب

وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ

وَ	الطَّیْرُ	صٰٓفّٰتٍ	كُلٌّ	قَدْ	عَلِمَ	صَلَاتَهٗ	وَ	تَسْبِیْحَهٗ
اور	پرندے	پر پھیلائے ہوئے	سب (نے)	تحقیق	جان لی	اپنی نماز	اور	اپنی تسبیح

اور پرندے (اپنے) پَر پھیلائے ہوئے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌۢ	بِمَا	یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

اور اللہ ان کے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○

﴿اَلَمْ تَرَ: کیا تم نے نہ دیکھا۔﴾ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت اور قدرت پر دلائل بیان فرمائے اور ان کے بعد منافقین کا حال بیان فرمایا ہے۔ اس آیت میں حضور سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ خبر دینے کے لئے خطاب فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نور کے اعلیٰ مراتب پر فائض فرمایا ہے اور ان کے سامنے

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ: ۴۰، ۳/۳۵۶-۳۵۷.

(۲) روح البیان، النور، تحت الآیۃ: ۴۰، ۶/۱۶۳.

www.waseemziyai.com

ملکوت وملک کے انتہائی باریک اور مخفی ترین اسرار بیان فرمائے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کو مضبوط اور قوی مشاہدے، صریح وحی اور صحیح اِستدلال کے ذریعے اس چیز کا یقینی علم حاصل ہے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود تمام مخلوق اور ان کے درمیان پرندے اپنے پَر پھیلائے ہوئے اللہ تعالٰی کی ذات، صفات اور اَفعال میں ہر اس نَقْص و عیب سے پاکی بیان کر رہے ہیں جو اللہ تعالٰی کی شانِ جلیل کے لائق نہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی نماز اور اپنی تسبیح جانتا ہے اور اللہ تعالٰی نے نماز و تسبیح کا جسے جو طریقہ سکھایا اسی کے مطابق وہ عمل کرتا ہے۔ (اگرچہ ہمیں وہ طریقہ دکھائی نہ دے یا سمجھ نہ آئے۔)[1]

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ (۴۲)

وَ	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	الْمَصِیْرُ (۴۲)
اور	اللہ ہی کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے ○

﴿وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ: اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کسی اور کے لئے نہیں بلکہ صرف اللہ تعالٰی ہی کے لیے ہے کیونکہ وہی ان کا خالق ہے اور وہی ان میں ہر طرح کا تصرُّف فرمانے کی قدرت رکھتا ہے اور مخلوق کو فنا ہونے کے بعد جب دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو سب نے صرف اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں ہی لوٹنا ہے لہٰذا ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ صرف ایسے قوت والے مالک کی ہی عبادت کرے اور زبان و دل سے اسی کی پاکی بیان کرے۔[2]

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	یُزْجِیْ	سَحَابًا	ثُمَّ	یُؤَلِّفُ
کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	نرمی کے ساتھ چلاتا ہے	بادل (کو)	پھر	ملاپ کر دیتا ہے

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نرمی کے ساتھ بادل کو چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں

(۱) ابو سعود، النور، تحت الآیة: ۴۱، ۹۸/۴، تفسیر سمرقندی، النور، تحت الآیة: ۴۱، ۴۴۳/۲، ملتقطاً.
(۲) روح البیان، النور، تحت الآیة: ۴۲، ۱۶۴/۶.

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى

بَيْنَهٗ	ثُمَّ	يَجْعَلُهٗ	رُكَامًا	فَتَرَى
اس (بادل کے ٹکڑوں) کے درمیان	پھر	کر دیتا ہے اسے	تہ در تہ	تو تو دیکھتا ہے

ملا دیتا ہے پھر انہیں تہ در تہ کر دیتا ہے تو تم دیکھتے ہو

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ

الْوَدْقَ	يَخْرُجُ	مِنْ خِلٰلِهٖ	وَ	يُنَزِّلُ	مِنَ السَّمَآءِ
بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے درمیان سے	اور	وہ اتارتا ہے	آسمان سے

کہ اس کے درمیان میں سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان میں موجود

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا	مِنْ بَرَدٍ	فَيُصِيْبُ	بِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ
اس میں (موجود برف کے) پہاڑوں سے	کچھ اولے	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے

برف کے پہاڑوں سے اولے اُتارتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں ڈال دیتا ہے

وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؕ (۴۳)

وَ	يَصْرِفُهٗ	عَنْ مَّنْ	يَّشَآءُ	يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ (۴۳)
اور	پھیر دیتا ہے انہیں	جس سے	وہ چاہتا ہے	قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک لے جائے آنکھیں

اور جس سے چاہتا ہے اس سے انہیں پھیر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے ۝

﴿**اَلَمْ تَرَ:** کیا تم نے نہ دیکھا۔﴾ اس آیت میں حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ ہر عقلمند سے بھی خطاب ہے کیونکہ جو ان چیزوں میں غور و فکر کرے گا تو وہ جان لے گا اور جاننے والے کا علم و یقین مزید بڑھ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ قدرت والا، حکمت والا ہے۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جس سرزمین اور جن شہروں کی طرف چاہے نرمی کے ساتھ بادل کو چلاتا ہے، پھر انہیں آپس میں ملا دیتا ہے اور ان کے جدا جدا ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے، پھر انہیں تہ در تہ کر دیتا ہے، تو تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان میں سے بارش نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود برف کے پہاڑوں سے اولے اُتارتا ہے، پھر جس پر چاہتا ہے اس

پر ڈال دیتا ہے اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک وتباہ کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اس سے اولوں کو پھیر دیتا ہے اور اُس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے، قریب ہے کہ اس بادل کی بجلی کی چمک آنکھوں کے نور کو لے جائے اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بے کار کر دے۔ آگ ٹھنڈک اور پانی کی ضد ہے اور آگ کا ٹھنڈک سے ظاہر ہونا ایک شے کا اپنی ضد سے ظاہر ہونا ہے اور یہ کسی قادر و حکیم کی قدرت کے بغیر ممکن نہیں۔ (۱)

﴿وَ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ: اور وہ آسمان میں موجود برف کے پہاڑوں سے اولے اُتارتا ہے۔﴾

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس آیت کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں: (1) آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پیدا فرمایا ہے، پھر وہ ان پہاڑوں میں سے جتنے اولے چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ یہ اکثر مفسرین کا قول ہے۔ (2) آسمان سے مراد حقیقی آسمان نہیں بلکہ وہ بادل ہے جو لوگوں کے سروں پر بلند ہے، اسے بلندی کی وجہ سے آسمان فرمایا گیا کیونکہ ”سماء“ اس چیز کو کہتے ہیں جو تجھ سے بلند ہے اور تیرے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بادل سے اولے نازل فرماتا ہے، جبکہ پہاڑوں سے بڑے بڑے بادل مراد ہیں کیونکہ وہ بڑا ہونے کی وجہ سے پہاڑوں کے مشابہ ہیں، جیسے مال کی وسعت کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی مال کے پہاڑوں کا مالک ہے (اسی طرح یہاں بادلوں کو بڑا ہونے کی وجہ سے پہاڑوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے) اور یہ مفسرین کہتے ہیں کہ اولے جما ہوا پانی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے بادلوں میں پیدا فرمایا ہے، پھر وہ انہیں زمین کی طرف نازل فرماتا ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ پہلا قول زیادہ مناسب ہے کیونکہ آسمان ایک مخصوص جسم کا نام ہے اور اسے بادل کا نام قرار دینا مجازی طور پر ہے اور جس طرح یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ بادلوں میں پانی رکھے، پھر اسے اولوں کی صورت میں نازل فرمائے تو بلاشبہ یہ بھی صحیح ہے کہ آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہوں اور جب دونوں کاموں کا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہونا صحیح ہے تو اس آیت کے ظاہری معنی کو ترک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ (۲)

یاد رہے کہ امام عبد اللہ بن عمر بیضاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ”تفسیر بیضاوی“ میں، علامہ شہاب الدین احمد بن

---

(۱) صاوی، النور، تحت الآية:۴۳، ۴/۱۴۱۰-۱۴۱۱، مدارک، النور، تحت الآية:۴۳، ص۷۸۴-۷۸۵، خازن، النور، تحت الآية:۴۳، ۳/۳۵۷، تفسیر کبیر، النور، تحت الآية:۴۳، ۸/۴۰۴-۴۰۵، ملتقطاً.

(۲) تفسیر کبیر، النور، تحت الآية:۴۳، ۸/۴۰۵.

عمر خفاجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیضاوی کے حاشیے "عنایۃ القاضی" میں اور محمد بن مصلح الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تفسیر بیضاوی پر اپنے حاشیے "محی الدین شیخ زادہ" میں، امام ابو سعود محمد بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے "تفسیر ابو سعود" میں اور علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے "تفسیر روح البیان" میں دوسرے قول کو اختیار فرمایا ہے کہ یہاں آسمان سے مراد بادل ہیں۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً							
يُقَلِّبُ	اللّٰهُ	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً
تبدیل فرماتا ہے	اللہ	رات	اور	دن (کو)	بیشک	اس میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)
اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے							

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾
لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾
آنکھوں والوں کیلئے
سمجھنے کا مقام ہے ○

﴿يُقَلِّبُ اللّٰهُ: اللہ تبدیل فرماتا ہے۔﴾ یعنی اللہ تعالیٰ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے اس طرح کہ رات کے بعد دن لاتا اور دن کے بعد رات لاتا ہے۔ بیشک بادلوں کو چلانے، ان سے بارش نکلنے، آسمانوں سے اولے برسانے، بادلوں سے بجلی ظاہر کرنے اور دن رات کو تبدیل کرنے میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی قدرت اور وحدانیت پر واضح دلائل موجود ہیں۔(1)

سوالات سبق نمبر (12)

(۱) قرآن کریم میں کفار کے ظاہری اچھے اعمال کی ذکر کردہ مثال کا خلاصہ بیان کیجئے۔

(۲) قرآن کریم میں کفار کے برے اعمال کی ذکر کردہ مثال کا خلاصہ بیان کیجئے۔

(۳) کفار کے لئے بیان کی گئی مثال میں مسلمانوں کے لئے کیا نصیحت ہے؟

(۴) آیت نمبر 41 کا خلاصہ بیان کیجئے۔ (۵) آیت نمبر 43 کا خلاصہ بیان کیجئے۔

(۱) مدارک، النور، تحت الآیۃ: ٤٤، ص٧٨٥، ملخصاً۔

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (13)

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

يَّمْشِيْ	مَّنْ	فَمِنْهُمْ	مِّنْ مَّآءٍ	كُلَّ دَآبَّةٍ	خَلَقَ	اللّٰهُ	وَ
چلتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	تو ان میں سے	پانی سے	ہر جاندار	بنایا	اللہ (نے)	اور

اور اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا تو ان میں کوئی

عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ

وَ	عَلٰى رِجْلَيْنِ	يَّمْشِيْ	مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	عَلٰى بَطْنِهٖ
اور	دو پاؤں پر	چلتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور	اپنے پیٹ پر

اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ

يَشَآءُ	مَا	اللّٰهُ	يَخْلُقُ	عَلٰۤى اَرْبَعٍ	يَّمْشِيْ	مَّنْ	مِنْهُمْ
وہ چاہتا ہے	جو	اللہ	پیدا فرماتا ہے	چار (پاؤں) پر	چلتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے

ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	اللّٰهَ	اِنَّ
قادر (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	بیشک

بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○

﴿ **وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ:** اور اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا۔﴾ اس سے پہلی آیات میں آسمانوں اور زمین کے احوال سے اور آسمانی آثار سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلائل ذکر کئے گئے اور اس آیت سے جانداروں کے احوال سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر اِستدلال کیا جارہا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جانداروں کی تمام اَجناس کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور اپنی

www.waseemziyai.com

اصل میں متحد ہونے کے باوجود ان سب کا حال ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہے، یہ کائنات کو تخلیق فرمانے والے کے علم و حکمت اور اس کی قدرت کے کمال کی روشن دلیل ہے کہ اس نے پانی جیسی چیز سے ایسی عجیب مخلوق پیدا فرمادی۔ مزید فرمایا کہ ان جانداروں میں کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے جیسا کہ سانپ، مچھلی اور بہت سے کیڑے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے جیسا کہ آدمی اور پرندے اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے جیسا کہ چوپائے اور درندے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اور جیسے چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے۔ بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادر ہے تو کچھ بھی اس کے لئے مشکل نہیں۔[1]

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب مخلوقات کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے کتاب "حیاۃُ الحیوان" کا مطالعہ فرمائیں۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍؕ وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ

یَهْدِیْ	اللّٰهُ	وَ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	اَنْزَلْنَاۤ	لَقَدْ
ہدایت دیتا ہے	اللہ	اور	صاف بیان کرنے والی آیتیں	ہم نے نازل فرمائیں	ضرور بیشک

بیشک ہم نے صاف بیان کرنے والی آیتیں نازل فرمائیں اور اللہ

مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾	یَّشَآءُ	مَنْ
سیدھے راستے کی طرف	وہ چاہتا ہے	جسے

جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○

﴾**لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ: بیشک ہم نے صاف بیان کرنے والی آیتیں نازل فرمائیں۔**﴿ ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے صاف بیان کرنے والی آیتیں یعنی قرآنِ کریم نازل فرمایا جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے اللہ تعالیٰ

---

(۱) تفسیر کبیر، النور، تحت الآیۃ:۴۵، ۸/۴۰۶-۴۰۷، مدارک، النور، تحت الآیۃ:۴۵، ص۷۸۵، خازن، النور، تحت الآیۃ:۴۵، ۳/۳۵۸، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

کی رضا اور آخرت کی نعمت میسر ہو، وہ دینِ اسلام ہے۔ [1]

قرآنِ پاک نازل کرنے کا ذکر فرمانے کے بعد بتایا جا رہا ہے کہ انسان تین فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک وہ جنہوں نے ظاہری طور پر حق کی تصدیق کی اور باطنی طور پر اس کی تکذیب کرتے رہے، وہ منافق ہیں۔ دوسرا وہ جنہوں نے ظاہری طور پر بھی تصدیق کی اور باطنی طور پر بھی مُعْتَقِد رہے، یہ مخلص لوگ ہیں۔ تیسرا وہ جنہوں نے ظاہری طور پر بھی تکذیب کی اور باطنی طور پر بھی، وہ کفار ہیں۔ اگلی آیات میں ترتیب سے ان کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ [2]

وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ

وَ	يَقُوْلُوْنَ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالرَّسُوْلِ	وَ	اَطَعْنَا	ثُمَّ
اور	(منافقین) کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	رسول پر	اور	ہم نے اطاعت کی	پھر

اور (منافقین) کہتے ہیں: ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی پھر

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷

يَتَوَلّٰى	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ	مَاۤ	اُولٰٓئِكَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷
پلٹ جاتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	اس کے بعد	اور	نہیں	یہ لوگ	ایمان والے

ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے اور (حقیقت میں) وہ مسلمان نہیں ہیں ۝

﴿**وَيَقُوْلُوْنَ**: اور کہتے ہیں۔﴾ اس آیت میں انسانوں کے پہلے گروہ کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی اطاعت کی، پھر ان میں سے ایک گروہ اس اقرار کے بعد پھر جاتا ہے اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتا اور حقیقت میں وہ مسلمان نہیں منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے مُوافِق نہیں۔ [3]

---

(۱) خازن، النور، تحت الآية:۴٦، ۳/۳۵۸.

(۲) مدارك، النور، تحت الآية:۴٦، ص۷۸٦.

(۳) جلالين، النور، تحت الآية:۴۷، ص۳۰۰، ملخصاً.

www.waseemziyai.com

وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ				
لِيَحْكُمَ	اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	دُعُوْۤا	اِذَا	وَ
تاکہ (رسول) فیصلہ کردے	اللہ اور اس کے رسول کی طرف	انہیں بلایا جاتا ہے	جب	اور
اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے				

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾				
مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾	مِّنْهُمْ	فَرِيْقٌ	اِذَا	بَيْنَهُمْ
منہ پھیر لیتا (ہے)	ان میں سے	ایک گروہ	(تو) اسی وقت	ان کے درمیان
تو اسی وقت ان میں سے ایک فریق منہ پھیرنے لگتا ہے○				

﴿وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ: اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے۔﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ بشر نامی منافق کا زمین کے معاملے میں ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں، اِس لئے اُس نے خواہش کی کہ اس مقدمے کا فیصلہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کرایا جائے۔ لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عدل و انصاف میں کسی کی رُو رِعایت نہیں فرماتے، اس لئے وہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے کا اصرار کیا اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔[1]

آیت "وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ" سے معلوم ہونے والے اُمور

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ہے اور ان کے ہاں حاضری اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہے کیونکہ ان لوگوں کو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف بلایا گیا تھا، جسے

(۱) مدارک، النور، تحت الآیة: ۴۸، ص۷۸۶.

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ و رسول کی طرف بلایا گیا۔

(2)...... حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس کے خلاف اپیل ناممکن ہے اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے منہ موڑنا رب تعالیٰ کے حکم سے منہ موڑنا ہے۔

وَ اِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ؕ

وَ	اِنْ	یَّكُنْ	لَّهُمُ	الْحَقُّ	یَاْتُوْۤا	اِلَیْهِ	مُذْعِنِیْنَ ﴿۴۹﴾
اور	اگر	ہو جائے	ان کے لئے	حق (فیصلہ)	(تو) وہ آتے ہیں	اس کی طرف	جلدی کرتے ہوئے، مانتے ہوئے

اور اگر فیصلہ ان کیلئے ہو جائے تو اس کی طرف خوشی خوشی جلدی سے آتے ہیں ○

﴿وَ اِنْ: اور اگر۔﴾ اس آیت میں کفار و منافقین کا حال بیان کیا گیا کہ وہ بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فیصلہ سراسر حق اور عدل و انصاف پر مبنی ہوتا ہے اس لئے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو حق پر نہ ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لئے وہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا۔ (۱)

اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ

اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	اَمِ	ارْتَابُوْۤا	اَمْ	یَخَافُوْنَ	اَنْ
کیا ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)	یا	وہ شک رکھتے ہیں	یا	ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ

کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ یا انہیں شک ہے؟ یا کیا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ

یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ع

ع ۶

یَّحِیْفَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	وَ	رَسُوْلُهٗ	بَلْ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾
ظلم کرے گا	اللہ	ان پر	اور	اس کا رسول	بلکہ	یہ لوگ	وہی	ظلم کرنے والے (ہیں)

اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں ○

(۱) مدارک، النور، تحت الآیۃ: ۴۹، ص۷۸۶.

www.waseemziyai.com

﴿اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ: کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟﴾ اس آیت میں منافقین کے اِعراض کی قباحت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کیا ان کے دلوں میں کفر و منافقت کی بیماری ہے؟ یا انہیں ہمارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت میں شک ہے؟ یا کیا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان پر ظلم کریں گے؟ ایسا ہر گز نہیں ہے، کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فیصلہ حق و قانون کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بد دیانت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عدالت سے غلط فیصلہ کروانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا، اسی وجہ سے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیصلہ سے اِعراض کرتے ہیں اور وہ حق سے اِعراض کرنے کی بنا پر خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔[1]

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

اِنَّمَا	كَانَ	قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ	اِذَا	دُعُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
صرف	ہے	ایمان والوں کی بات	(کہ) جب	انہیں بلایا جائے	اللہ اور اس کے رسول کی طرف

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے

لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ

لِیَحْكُمَ	بَیْنَهُمْ	اَنْ	یَّقُوْلُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
تاکہ (رسول) فیصلہ کر دے	ان کے درمیان	یہ کہ	وہ عرض کریں	ہم نے سنا	اور	ہم نے مانا

تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو وہ عرض کریں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵۱)

وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ (۵۱)
اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○

---

(۱) خازن، النور، تحت الآية: ۵۰، ۳/۳۵۹، مدارک، النور، تحت الآية: ۵۰، ص۷۸۶، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ: مسلمانوں کی بات تو یہی ہے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شریعت کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو ایسا ہونا چاہئے کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف بلایا جائے تا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق فیصلہ فرمادیں تو وہ عرض کریں کہ ہم نے بُلاوا سُنا اور اسے قبول کر کے اطاعت کی اور جو ان صفات کے حامل ہیں وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔(1)

دین و دنیا میں کامیابی حاصل ہونے کا ذریعہ

اس سے معلوم ہوا کہ سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کے سامنے اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے جائیں اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں صرف اپنی عقل کو معیار بنایا جائے بلکہ جس طرح ایک مریض اپنے آپ کو ڈاکٹر کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کی دی ہوئی دوائی کو چون وچرا کئے بغیر استعمال کرتا ہے اسی طرح خود کو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے کر دینا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا چاہئے کیونکہ ہماری عقلیں ناقص ہیں اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عقلِ مبارک وحی کے نور سے روشن اور کائنات کی کامل ترین عقل ہے۔ اگر اس پر عمل ہو گیا تو پھر دین و دنیا میں کامیابی نصیب ہو گی۔

سوالات سبق نمبر (13)

(۱) "ہر جاندار کو پانی سے بنایا" تفسیر میں اس کا کیا خلاصہ بیان کیا گیا ہے؟

(۲) انسان کونسے تین فرقوں میں تقسیم ہو گئے؟

(۳) آیت نمبر 48 سے معلوم ہونے والے امور بیان کیجئے۔

(۴) منافقین فیصلے کے لئے بارگاہِ رسالت میں آنے سے اعراض کیوں کرتے تھے؟

(۵) تفسیر میں دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ کیا بیان کیا گیا ہے؟

(۱) خازن، النور، تحت الآیة: ٥١، ٣/٣٥٩، مدارک، النور، تحت الآیة: ٥١، ص٧٨٧، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (14)

وَ	مَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	وَ	يَخْشَ	اللّٰهَ
اور	جو	اطاعت کرے	اللہ	اور	اس کے رسول (کی)	اور	ڈرے	اللہ (سے)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے

وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾

وَ	يَتَّقْهِ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾
اور	بچے، ڈرے اس (کی نافرمانی) سے	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں ○

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو فرائض میں اللہ تعالیٰ کی اور سُنّتوں میں اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرے اور ماضی میں اللہ تعالیٰ کی ہونے والی نافرمانیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور آئندہ کے لئے پرہیز گاری اختیار کرے تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔(1)

اُخروی کامیابی کے اسباب کی جامع آیت

یہ آیتِ مبارکہ جَوَامِعُ الْكَلِم میں سے ہے۔ اس کے الفاظ اگرچہ کم ہیں لیکن اُخروی کامیابی کے تمام اسباب اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

ایک عیسائی کے قبولِ اسلام کا سبب

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجدِ نبوی شریف میں کھڑے تھے، اسی دوران روم کے دِہقانوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود

(۱) مدارک، النور، تحت الآية: ۵۲، ص۷۸۷.

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارے اسلام قبول کرنے کا کوئی خاص سبب ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! میں نے تورات، انجیل، زبور اور دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحائف کا مطالعہ کیا ہوا ہے۔ میں نے ایک قیدی کو قرآنِ پاک کی ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا جو سابقہ تمام کتابوں میں دیئے گئے احکامات کی جامع ہے، اس سے میں نے جان لیا کہ قرآنِ پاک واقعی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے دریافت فرمایا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ تو اس نے یہ آیت تلاوت کی "**وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ**" حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے جَوَامِعُ الْکَلِم عطا کئے گئے ہیں۔(1)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ اَمَرْتَهُمْ

اَمَرْتَهُمْ	لَىٕنْ	جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ	بِاللّٰهِ	اَقْسَمُوْا	وَ
آپ حکم دیں گے انہیں	ضرور اگر	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	اللہ کی	انہوں نے قسم کھائی	اور

اور انہوں نے پوری کوشش سے اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دو گے

لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ

طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ	لَا تُقْسِمُوْا	قُلْ	لَیَخْرُجُنَّ
شریعت کے مطابق اطاعت (ہونی چاہیے)	تم قسمیں نہ کھاؤ	تم کہہ دو	(تو) ضرور وہ نکلیں گے

تو وہ ضرور نکلیں گے۔ تم فرماؤ: قسمیں نہ کھاؤ، شریعت کے مطابق اطاعت ہونی چاہیے،

اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾	بِمَا	خَبِیْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ
تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	خبردار ہے	اللہ	بیشک

بیشک اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے ○

---

(۱) تفسیر قرطبی، النور، تحت الآیة:۵۲، ۶/۲۲۷، الجزء الثانی عشر.

﴿ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ: اور انہوں نے پوری کوشش کرکے اللہ کی قسمیں کھائیں۔﴾ اس آیت سے دوبارہ منافقین کا تذکرہ شروع کیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ منافقین رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کو پسند نہیں کرتے تو منافقین حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنے گھروں سے، اپنے مالوں اور اپنی عورتوں کے پاس سے نکل جائیں تو ہم ضرور نکل جائیں گے اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں جہاد کرنے کا حکم دیں تو ہم جہاد کریں گے، جب ہمارا یہ حال ہے تو ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے کیسے راضی نہ ہوں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان سے فرمائیں کہ تم قسمیں نہ کھاؤ، تمہیں اس کی بجائے شریعت کے مطابق اطاعت کرنی چاہیے، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے تمام پوشیدہ اَعمال سے خبر دار ہے، وہ تمہیں ضرور رُسوا کرے گا اور تمہاری منافقت کی سزا دے گا۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا کرکے دکھانا چاہیے، صرف قسموں سے سچا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بارگاہِ خداوندی میں عمل دیکھے جاتے ہیں نہ کہ محض زبانی دعوے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا

قُلْ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
تم کہو	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو	رسول (کی)	پھر اگر	تم منہ پھیرو

تم فرماؤ: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیرو

فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْكُمْ

فَاِنَّمَا عَلَیْهِ	مَا	حُمِّلَ	وَ	عَلَیْكُمْ
تو اس (رسول) پر صرف	(وہی لازم ہے) جس کا	اس پر بوجھ رکھا گیا	اور	تم پر

تو رسول کے ذمے وہی تبلیغ ہے جس کی ذمے داری کا بوجھ ان پر رکھا گیا ہے اور تم پر وہ (اطاعت) لازم ہے

(۱) تفسیر کبیر، النور، تحت الآیۃ:۵۳، ۸/۴۱۱-۴۱۲، خازن، النور، تحت الآیۃ:۵۳، ۳/۳۵۹، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

مَا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ

مَا	حُمِّلْتُمْ	وَ	اِنْ	تُطِیْعُوْهُ	تَهْتَدُوْا
(وہی لازم ہے) جس کا	تم پر بوجھ رکھا گیا	اور	اگر	تم اطاعت کرو گے اس کی	(تو) ہدایت پاؤ گے

جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے

وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۵۴﴾

وَ	مَا	عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۵۴﴾
اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کر دینا

اور رسول کے ذمے صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے ○

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان قسمیں کھانے والوں سے فرمادیں کہ تم سچے دل اور سچی نیت سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری سے منہ پھیرو گے تو اس میں ان کا نہیں بلکہ تمہارا اپنا ہی نقصان ہے کیونکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذمے صرف دین کی تبلیغ اور احکامِ الٰہی کا پہنچا دینا ہے اور جب انہوں نے یہ ذمہ داری اچھی طرح نبھادی ہے تو وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے اور تمہیں چونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری کا پابند کیا گیا ہے لہٰذا تم پر یہ لازم ہے۔ اگر اس سے روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضی کا تمہیں ہی سامنا کرنا پڑے گا اور اگر تم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذمے صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے، تمہاری ہدایت ان کی ذمہ داری نہیں۔[1]

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت قبولیت کی چابی ہے

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت

(۱) تفسیر طبری، النور، تحت الآیۃ:۵۴، ۹/۳۴۲، خازن، النور، تحت الآیۃ:۵۴، ۳/۳۵۹-۳۶۰، مدارک، النور، تحت الآیۃ:۵۴، ص۷۸۷، ملتقطاً۔

www.waseemziyai.com

قبولیت کے دروازے کی چابی ہے اور اطاعت کی فضیلت پر یہ بات تیری رہنمائی کرتی ہے کہ اصحابِ کہف کے کتّے نے جب اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اصحابِ کہف کی پیروی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے جنت کا وعدہ فرمایا اور جب اطاعت کرنے والوں کی پیروی کرنے کی یہ برکت ہے تو خود اطاعت کرنے والوں کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے۔ اور حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حمام میں لوگوں کے درمیان سَتْرِ عورت کھولنے کے معاملے میں شرعی حکم کی رعایت کی (یعنی وہاں پردہ کرکے نہانے کا حکم ہے اور آپ نے اس پر عمل کیا) تو ان سے خواب میں کہا گیا: شرعی حکم کی رعایت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کا امام بنا دیا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صحیح طریقے سے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

سوالات سبق نمبر (14)

(۱) اللہ و رسول کی اطاعت کرنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کا کیا صلہ ملتا ہے؟

(۲) منافقین نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر کیوں قسمیں کھائیں؟

(۳) آیت نمبر 53 سے کیا معلوم ہوا؟

(۴) اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قسمیں کھانے والوں سے کیا ارشاد فرمانے کا حکم دیا؟

(۵) اطاعت کی فضیلت کے بارے میں تفسیر میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

---

(۱) روح البیان، النور، تحت الآیة: ٥٤، ٦/١٧٢-١٧٣.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (15)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا

وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	عَمِلُوا
وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	انہوں نے عمل کئے

اللہ نے تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے

الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

الصّٰلِحٰتِ	لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ	فِی الْاَرْضِ	كَمَا	اسْتَخْلَفَ
اچھے، نیک	(کہ) ضرور ضرور وہ خلافت دے گا انہیں	زمین میں	جیسی	اس نے خلافت دی

کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ

الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	لَیُمَكِّنَنَّ	لَهُمْ	دِیْنَهُمُ
ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (گزرے)	اور	ضرور ضرور جمادے گا	ان کے لیے	ان کا دین

خلافت دی ہے اور ضرور ضرور اِن کے لیے اِن کے اُس دین کو جمادے گا

الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ

الَّذِی	ارْتَضٰی	لَهُمْ	وَ	لَیُبَدِّلَنَّهُمْ
وہ جو	اس نے پسند فرمایا	ان کے لیے	اور	ضرور ضرور بدل دے گا ان (کی حالت) کو

جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان (کی حالت) کو امن سے

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًاؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ	اَمْنًا	یَعْبُدُوْنَنِیْ	لَا یُشْرِكُوْنَ	بِیْ
ان کے خوف کے بعد	امن (سے)	وہ عبادت کریں گے میری	شریک نہیں ٹھہرائیں گے	میرے ساتھ

بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے

www.waseemziyai.com

شَیْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

شَیْـًٔا	وَ	مَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾
کسی چیز (کو)	اور	جو	ناشکری کرے	اس کے بعد	تو یہ لوگ	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ نافرمان ہیں ○

﴿وَعَدَ اللّٰهُ: اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے دوسرے گروہ یعنی مخلص مؤمنوں کا ذکر فرمایا ہے۔ آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وحی نازل ہونے سے لے کر دس سال تک مکہ مکرمہ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ قیام فرمایا اور شب و روز کفار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کیا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے مکانات کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا، مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے، آئے دن ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہر وقت خطرہ میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے۔ ایک روز ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ہم سبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں یعنی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان وغیرہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خلافت دی ہے اور جیسا کہ مصر و شام کے جابر کافروں کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر اُن کو مُسلَّط کیا اور اللہ تعالیٰ ضرور اِن کے لیے دینِ اسلام کو تمام اَدیان پر غالب فرما دے گا اور ضرور ان کے خوف کے بعد ان کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمینِ عرب سے کفار مٹا دیئے گئے، مسلمانوں کا تَسلُّط ہوا، مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے فتح فرمائے، قیصر و کسریٰ کے ممالک اور خزائن اُن کے قبضہ میں آئے اور پوری دنیا پر اُن کا رُعب چھا گیا۔[1]

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ:۵۵، ۳/۳۶۰، مدارک، النور، تحت الآیۃ:۵۵، ص۷۸۸، ملتقطاً۔

www.waseemziyai.com

خلافتِ راشدہ کی دلیل

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے بعد ہونے والے خلفاءِ راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانے میں عظیم فتوحات ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ بادشاہوں کے خزانے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن، قوت و شوکت اور دین کا غلبہ حاصل ہوا۔(1)

ترمذی اور ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہو گا۔(2) اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت دو برس تین ماہ، حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت دس سال چھ ماہ، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت چھ ماہ ہوئی۔(3)

﴿وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ: اور جو اس کے بعد ناشکری کرے۔﴾ یعنی جو اس وعدے کے بعد نعمت کی ناشکری کرے گا تو وہی فاسق ہیں کیونکہ انہوں نے اہم ترین نعمت کی ناشکری کی اور اسے حقیر سمجھنے پر دلیر ہوئے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ اس نعمت کی سب سے پہلی جو ناشکری ہوئی وہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنا ہے۔(4)

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ								
وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ
اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	اطاعت کرتے رہو	رسول (کی)
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو								

(۱) خازن، النور، تحت الآية:۵۵، ۳/۳٦۰.

(۲) ترمذی، كتاب الفتن، باب ما جاء فی الخلافة، ٤/۹۷، الحديث:۲۲۳۳،
ابو داؤد، كتاب السنّة، باب فی الخلفاء، ٤/۲۷۸، الحديث:٤٦٤٦.

(۳) خازن، النور، تحت الآية:۵۵، ۳/۳٦۱.

(٤) مدارک، النور، تحت الآية:۵۵، ص۷۸۸.

www.waseemziyai.com

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا				
لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾	لَا تَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تاکہ تم (پر)	رحم کیا جائے	تم ہرگز خیال نہ کرنا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا
اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے ○ ہرگز کافروں کو یہ خیال نہ کرو کہ				

مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ				
مُعْجِزِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَاْوٰىهُمُ	النَّارُ
(ہمیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)
وہ ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے ہیں اور ان کا ٹھکانہ آگ ہے				

وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع		
وَ	لَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾
اور	بیشک وہ کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ (ہے)
اور بیشک وہ کیا ہی بُری لوٹنے کی جگہ ہے ○		

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ: اور نماز قائم رکھو۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! نماز کو اس کے ارکان و شرائط کے ساتھ قائم رکھو، اسے ضائع نہ کرو اور جو زکوۃ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائی ہے اسے ادا کرو اور احکامات و ممنوعات میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حبیب رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے عذاب سے نجات دے۔[1]

﴿لَا تَحْسَبَنَّ: ہرگز گمان نہ کرو۔﴾ یعنی ان کفار نابکار کا زمین میں امن سے رہنا اس وجہ سے نہیں کہ وہ رب کے قابو سے باہر ہیں بلکہ یہ رب تعالیٰ کی مہلت ہے لہٰذا ان کے بارے میں یہ خیال نہ کرو کہ یہ ہماری پکڑ سے بھاگ کر زمین میں ہمیں عاجز کر دیں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بُری لوٹنے کی جگہ ہے۔

---

(۱) تفسیر طبری، النور، تحت الآية: ۵۶، ۹/۳۴۴.

www.waseemziyai.com

سوالات سبق نمبر (15)

(۱) آیت نمبر 55 کا شانِ نزول بیان کیجئے۔

(۲) علامہ علی بن محمد خازن نے اس آیت کو کس بات کی دلیل قرار دیا ہے؟

(۳) "خلافت میرے بعد 30 سال ہے" اس حدیث کی تفصیل کیا ہے؟

(۴) کفار کے زمین میں امن سے رہنے کی کیا وجہ ہے؟

www.waseemziyai.com
مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

سبق نمبر (16)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لِیَسْتَاْذِنْكُمُ	الَّذِیْنَ	مَلَكَتْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	چاہیے کہ اجازت لیں تم سے	وہ لوگ جن کے	مالک ہوئے

اے ایمان والو! تمہارے غلام اور تم میں سے جو بالغ عمر کو نہیں پہنچے،

اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ

اَیْمَانُكُمْ	وَ	الَّذِیْنَ	لَمْ یَبْلُغُوا	الْحُلُمَ	مِنْكُمْ	ثَلٰثَ مَرّٰتٍ
تمہارے دائیں ہاتھ	اور	وہ لوگ جو	نہیں پہنچے	جوانی کی عمر (کو)	تم میں سے	تین اوقات (میں)

انہیں چاہیے کہ تین اوقات میں،

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ	وَ	حِیْنَ	تَضَعُوْنَ	ثِیَابَكُمْ
نمازِ فجر سے پہلے	اور	جب	تم اُتار رکھتے ہو	اپنے کپڑے

فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو

مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ

مِّنَ الظَّهِیْرَةِ	وَ	مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ	ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ
دوپہر کے وقت	اور	نمازِ عشاء کے بعد	(یہ) تین (اوقات) تمہارے لیے شرم (کے ہیں)

اور نمازِ عشاء کے بعد (گھر میں داخلے سے پہلے) تم سے اجازت لیں۔ یہ تین اوقات تمہاری شرم کے ہیں۔

لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّؕ

لَیْسَ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَا	عَلَیْهِمْ	جُنَاحٌ	بَعْدَهُنَّ
نہیں ہے	تم پر	اور	نہ	ان پر	کچھ گناہ	ان (تین اوقات) کے بعد

ان تین اوقات کے بعد تم پر اور ان پر کچھ گناہ نہیں۔

www.waseemziyai.com

طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ کَذٰلِکَ

کَذٰلِکَ	عَلٰی بَعْضٍ	بَعْضُکُمْ	عَلَیْکُمْ	طَوّٰفُوْنَ
اسی طرح	بعض کے ہاں (چکر لگاتے ہیں)	تمہارے بعض	تمہارے ہاں	(وہ) بار بار آنے والے (ہیں)

وہ تمہارے ہاں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں۔

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۵۸﴾

حَکِیْمٌ ﴿۵۸﴾	عَلِیْمٌ	اللّٰهُ	وَ	الْاٰیٰتِ	لَکُمُ	اللّٰهُ	یُبَیِّنُ
حکمت والا (ہے)	علم والا	اللہ	اور	آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے

اللہ تمہارے لئے یونہی آیات بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو!۔﴾ شانِ نزول: حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری غلام مُدلَج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلانے کے لئے بھیجا، وہ غلام اجازت لئے بغیر ویسے ہی حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان میں چلا گیا اور اس وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف فرما تھے۔ غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا۔ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت میں غلاموں، باندیوں اور بلوغت کے قریب لڑکے، لڑکیوں کو تین اوقات میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا گیا۔ وہ تین اوقات یہ ہیں:

(1)...... فجر کی نماز سے پہلے۔ کیونکہ یہ خواب گاہوں سے اُٹھنے اور شب خوابی کا لباس اُتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا وقت ہے۔

(2)...... دوپہر کے وقت، جب لوگ قیلولہ کرنے کے لئے اپنے کپڑے اُتار کر رکھ دیتے اور تہ بند باندھ لیتے ہیں۔

(3)...... نمازِ عشاء کے بعد، کیونکہ یہ بیداری کی حالت میں پہنا ہوا لباس اُتارنے اور سوتے وقت کا لباس پہننے کا ٹائم ہے۔

www.waseemziyai.com

یہ تین اوقات ایسے ہیں کہ اِن میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے، بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کُھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے، لہٰذا اِن اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور اُن کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں، وہ کسی وقت بھی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں۔ ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ کام اور خدمت کے لئے ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں تو اُن پر ہر وقت اجازت طلب کرنا لازم ہونے میں حرج پیدا ہو گا اور شریعت میں حرج کو دُور کیا گیا ہے۔ (۱)

لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

یاد رہے کہ لڑکے اور لڑکی میں جب بلوغت کے آثار ظاہر ہوں مثلاً لڑکے کو احتلام ہو اور لڑکی کو حیض آئے اس وقت سے وہ بالغ ہیں اور اگر بلوغت کے آثار ظاہر نہ ہوں تو پندرہ برس کی عمر پوری ہونے سے بالغ سمجھے جائیں گے۔ (۲)

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا						
وَ	اِذَا	بَلَغَ	الْاَطْفَالُ	مِنْكُمُ	الْحُلُمَ	فَلْيَسْتَاْذِنُوْا
اور	جب	پہنچ جائیں	لڑکے	تم میں سے	جوانی کی عمر (کو)	تو انہیں چاہیے کہ اجازت لیں
اور جب تم میں سے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی (گھر میں داخل ہونے سے پہلے) اسی طرح اجازت مانگیں						

كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ				
كَمَا	اسْتَاْذَنَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذٰلِكَ
جیسے	اجازت لی	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (بالغ ہوئے)	اسی طرح
جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے) والوں نے اجازت مانگی۔				

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ:۵۸، ۳/۳۶۱-۳۶۲، مدارک، النور، تحت الآیۃ:۵۸، ص۷۸۹، ملتقطاً۔

(۲) فتاویٰ رضویہ، ۱۲/۳۹۹، ملخصاً۔

www.waseemziyai.com

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾
بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)

اللہ تم سے اپنی آیتیں یونہی بیان فرماتا ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

﴿وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ: اور جب تم میں سے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں۔﴾ اس آیت میں ارشاد فرمایا: جب تمہارے یا قریبی رشتہ داروں کے چھوٹے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی تمام اوقات میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے بڑے مردوں نے اجازت مانگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے شرعی احکام اسی طرح بیان فرماتا ہے جیسے اس نے لڑکوں کے اجازت طلب کرنے کا حکم بیان فرمایا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کی تمام مصلحتوں کو جانتا ہے اور وہ اپنی مخلوق کے معاملات کی تدبیر فرمانے میں حکمت والا ہے۔[1]

گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی ایک حکمت

گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک یہاں ذکر کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عطا بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا: کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے عرض کی: میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہی ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ، انہوں نے عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے، پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے؟) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اجازت لے کر جاؤ، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی: نہیں، فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔[2]

---

(۱) تفسیر طبری، النور، تحت الآیۃ:۵۹، ۳۴۸/۹.

(۲) موطا امام مالک، کتاب الاستئذان، باب الاستئذان، ۴۴۶/۲، الحدیث:۱۸۴۷.

www.waseemziyai.com

اسی حکم سے کچھ اور احکام کی حکمت بھی سمجھ آتی ہے جیسے باپ یا بھائی اگر بیٹیوں یا بہنوں کو جگانے کے لئے کمرے میں جائیں تو کمرے کے باہر سے آواز دیں اور جگائیں کہ بلا اجازت اندر جانا نامناسب ہے کیونکہ حالتِ نیند میں بعض اوقات بدن سے کپڑے ہٹ جاتے ہیں۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ

وَ	الْقَوَاعِدُ	مِنَ النِّسَآءِ	الّٰتِیْ	لَا یَرْجُوْنَ
اور	(گھروں میں) بیٹھ رہنے والی	(ان بوڑھی) عورتوں میں سے	جو	آرزو نہیں رکھتیں

اور گھروں میں بیٹھ رہنے والی وہ بوڑھی عورتیں جنہیں

نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ

نِكَاحًا	فَلَيْسَ	عَلَيْهِنَّ	جُنَاحٌ	اَنْ	يَّضَعْنَ	ثِيَابَهُنَّ
نکاح (کی)	تو نہیں ہے	ان پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ	اتار کر رکھ دیں	اپنے (اوپر کے) کپڑے

نکاح کی کوئی خواہش نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے اوپر کے کپڑے اُتار رکھیں

غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ	بِزِيْنَةٍ	وَ	اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ	خَيْرٌ
(جبکہ) ظاہر نہ کرنے والی (ہوں)	زینت کو	اور	(اس سے بھی) اِن کا بچنا	بہتر (ہے)

جبکہ زینت کو ظاہر نہ کر رہی ہوں اور اِن کا اس سے بھی بچنا

لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

لَّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾
ان کے لیے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

ان کے لیے سب سے بہتر ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ: اور گھروں میں بیٹھ رہنے والی بوڑھی عورتیں۔﴾ اس آیت میں بوڑھی عورتوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ایسی بوڑھی عورتیں جن کی عمر زیادہ ہو چکی ہو اور ان سے اولاد پیدا ہونے کی امید نہ رہی

www.waseemziyai.com

ہو اور عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں نکاح کی کوئی خواہش نہ ہو تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ اپنے اوپر کے کپڑے یعنی اضافی چادر وغیرہ اُتار کر رکھ دیں جبکہ وہ اپنی زینت کی جگہوں مثلاً بال، سینہ اور پنڈلی وغیرہ کو ظاہر نہ کر رہی ہوں اور ان بوڑھی عورتوں کا اس سے بھی بچنا اور اضافی چادر وغیرہ پہنے رہنا ان کے لیے سب سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔(۱)

مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ حکم ایسی بوڑھی عورتوں کے لئے ہے جنہیں دیکھنے سے مردوں کو شہوت نہ آئے، اگر بڑھاپے کے باوجود عورت کا اتنا حسن وجمال قائم ہے کہ اسے دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو وہ اس آیت کے حکم میں داخل نہیں۔(۲)

فتوے پر عمل کرنے سے تقوے پر عمل کرنا زیادہ اَولیٰ ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کسی کام میں فتنے کا اندیشہ باقی نہ رہے تو شریعت اس کے حکم میں سختی ختم کر دیتی ہے اور اس کے معاملے میں آسان حکم اور کچھ رخصت دے دیتی ہے، البتہ اس رخصت واجازت کے باوجود تقوی وپرہیز گاری کی وجہ سے اسی سابقہ حکم پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

سوالات سبق نمبر (16)

(۱) کن کو اور کن اوقات میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا گیا؟

(۲) ان کو مخصوص اوقات میں اجازت لینے کا حکم کیوں دیا گیا؟

(۳) لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

(۴) گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے میں کیا حکمت ہے؟

(۵) بوڑھی عورتوں کو اضافی چادر وغیرہ اتار کر رکھ دینے کی رخصت کی کیا وجہ ہے؟

---

(۱) مدارك، النور، تحت الآية: ٦٠، ص٧٩٠، ملخصاً.

(۲) خازن، النور، تحت الآية: ٦٠، ٣/٣٦٢.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (17)

لَیۡسَ عَلَی الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّ

لَیۡسَ	عَلَی الۡاَعۡمٰی	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَی الۡاَعۡرَجِ	حَرَجٌ	وَّ
نہیں ہے	اندھے پر	کوئی پابندی	اور	نہ	لنگڑے پر	کوئی پابندی	اور

اندھے اور لنگڑے اور بیمار پر کوئی پابندی نہیں

لَا عَلَی الۡمَرِیۡضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا

لَا	عَلَی الۡمَرِیۡضِ	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ	اَنۡ	تَاۡکُلُوۡا
نہ	مریض پر	کوئی پابندی	اور	نہ	تمہاری ذاتوں پر	کہ	تم کھاؤ

اور تم پر بھی کوئی پابندی نہیں کہ تم کھاؤ

مِنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اٰبَآئِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اُمَّهٰتِکُمۡ اَوۡ

مِنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ	اَوۡ	بُیُوۡتِ اٰبَآئِکُمۡ	اَوۡ	بُیُوۡتِ اُمَّهٰتِکُمۡ	اَوۡ
اپنی (اولاد کے) گھروں سے	یا	اپنے باپ دادا کے گھروں	یا	اپنی ماؤں کے گھروں	یا

اپنی اولاد کے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں یا اپنی ماں کے گھر سے یا

بُیُوۡتِ اِخۡوَانِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخَوٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَعۡمَامِکُمۡ اَوۡ

بُیُوۡتِ اِخۡوَانِکُمۡ	اَوۡ	بُیُوۡتِ اَخَوٰتِکُمۡ	اَوۡ	بُیُوۡتِ اَعۡمَامِکُمۡ	اَوۡ
اپنے بھائیوں کے گھروں	یا	اپنی بہنوں کے گھروں	یا	اپنے چچاؤں کے گھروں	یا

اپنے بھائیوں کے گھروں یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا

بُیُوۡتِ عَمّٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخۡوَالِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ خٰلٰتِکُمۡ اَوۡ

بُیُوۡتِ عَمّٰتِکُمۡ	اَوۡ	بُیُوۡتِ اَخۡوَالِکُمۡ	اَوۡ	بُیُوۡتِ خٰلٰتِکُمۡ	اَوۡ
اپنی پھوپھیوں کے گھروں	یا	اپنے ماموؤں کے گھروں	یا	اپنی خالاؤں کے گھروں (سے)	یا

اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا

www.waseemziyai.com

مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

مَا	مَلَكْتُمْ	مَّفَاتِحَهٗۤ	اَوْ	صَدِيْقِكُمْ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ
(اس گھر سے) جو	تم مالک ہوئے	اس کی چابیوں (کے)	یا	اپنے دوست (کے گھر سے)	نہیں ہے	تم پر

اس گھر سے جس کی چابیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے۔ تم پر کوئی پابندی نہیں

جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

جُنَاحٌ	اَنْ	تَاْكُلُوْا	جَمِيْعًا	اَوْ	اَشْتَاتًا	فَاِذَا	دَخَلْتُمْ	بُيُوْتًا
کوئی پابندی	کہ	تم کھاؤ	مل کر	یا	الگ الگ	پھر جب	تم داخل ہو	گھروں (میں)

کہ تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب گھروں میں داخل ہو

فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ

فَسَلِّمُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	تَحِيَّةً	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُبٰرَكَةً	طَيِّبَةً
تو سلام کرو	اپنے لوگوں پر	ملتے وقت کی اچھی دعا	اللہ کے پاس سے	مبارک	پاکیزہ (کلمہ ہے)

تو اپنے لوگوں کو سلام کرو، (یہ) ملتے وقت کی اچھی دعا ہے، اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ (کلمہ ہے)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

۸ ع ۴ ۱۴

كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں	تاکہ تم	سمجھو

اللہ یونہی اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ۝

﴿لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ: اندھے پر کوئی پابندی نہیں۔﴾ اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں تین قول ہیں:

پہلا قول: حضرت سعید بن مسیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابیناؤں، بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان عذروں کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں، لیکن وہ لوگ اس خیال سے اسے گوارا نہ کرتے کہ شاید یہ اُن کو دل سے پسند نہ ہو، اس پر

www.waseemziyai.com

یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی۔

دوسرا قول: یہ ہے کہ اندھے، اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو، اس آیت میں انہیں تندرستوں کے ساتھ کھانے کی اجازت دی گئی۔

تیسرا قول: یہ ہے کہ جب کبھی اندھے، نابینا اور اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس اُن کے کھلانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لئے لے جاتا، یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[۱]

﴿**وَلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ: اور تم پر بھی کوئی پابندی نہیں۔**﴾ آیت کے اس حصے سے گیارہ مقامات ایسے بتائے گئے جہاں سے کھانا مباح ہے۔(1) اپنی اولاد کے گھروں سے، کیونکہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔"[۲] اسی طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔(2) اپنے باپ کے گھروں سے۔(3) اپنی ماں کے گھر سے۔(4) اپنے بھائیوں کے گھروں سے۔(5) اپنی بہنوں کے گھروں سے۔(6) اپنے چچاؤں کے گھروں سے۔(7) اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے۔(8) اپنے ماموؤں کے گھروں سے۔(9) اپنی خالاؤں کے گھروں سے۔(10) اس گھر سے جس کی چابیاں تمہارے قبضہ میں ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کے معاملات کے انتظامات پر مامور شخص ہے۔(11) اپنے دوست کے گھر سے۔[۳]

کسی کی غیر موجودگی میں یا اجازت کے بغیر اس کی چیز نہ کھائی جائے

خلاصہ یہ ہے کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا، کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں لیکن یہ اجازت اس صورت میں ہے جب کہ وہ اس پر رضامند ہوں اور اگر وہ اس پر رضامند نہ ہوں تو اگرچہ وہ واضح طور پر

---

(۱) مدارک، النور، تحت الآية:٦١، ص٧٩١، خازن، النور، تحت الآية:٦١، ٣٦٣/٣، ملتقطاً.

(۲) ابو داؤد، كتاب الاجارة، باب فى الرجل يأكل من مال ولده، ٤٠٣/٣، الحديث:٣٥٣٠.

(۳) خازن، النور، تحت الآية:٦١، ٣٦٣/٣، مدارک، النور، تحت الآية:٦١، ص٧٩١، جلالين، النور، تحت الآية:٦١، ص٣٠٢، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

اجازت دے دیں تب بھی ان کا کھانا، کھانا مکروہ ہے اور فی زمانہ تو یہی سمجھ آتا ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اور اجازت کے بغیر بالکل نہ کھائے کیونکہ ہمارے زمانے کے حالات میں مادیت پرستی بہت بڑھ چکی ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب آدمی اپنے کسی دوست کے گھر جائے اور صاحبِ خانہ گھر پر نہ ہو اور اِسے اس کی دوستی پر کامل یقین ہو، نیز وہ آدمی جانتا ہو کہ اس کا دوست اس کے کھانے پر خوش ہو گا تو وہ اپنے دوست کی اجازت کے بغیر کھا سکتا ہے کیونکہ اجازت سے مراد رضا مندی ہے اور بعض لوگ صراحتاً اجازت دے دیتے ہیں اور اس اجازت پر قسم کھاتے ہیں لیکن وہ دل سے راضی نہیں ہوتے (لہٰذا اگر قرائن کے ذریعے تجھ پر یہ ظاہر ہو کہ اسے تیرا کھانا پسند نہیں تو اس کا کھانا مت کھاؤ کہ) ایسے لوگوں کا کھانا، کھانا مکروہ ہے۔[1]

ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ہمارے اسلاف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیر موجودگی میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا تھیلا طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا، جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں؟ لہٰذا اب اجازت کے بغیر نہیں کھانا چاہئے۔[2]

﴿اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا: تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔﴾ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔[3] اور فرمایا گیا کہ تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ تم پر کوئی پابندی نہیں۔

مہمان نوازی سے متعلق دو احادیث

آیت کے شانِ نزول سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بڑے مہمان نواز ہوا کرتے تھے، اسی مناسبت سے یہاں مہمان نوازی سے متعلق 2 احادیث ملاحظہ ہوں:

(1)...... حضرت ابو شریح کعبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اکرام کرے، ایک دن رات

---

(۱) احیاء علوم الدین، کتاب آداب الاکل، الباب الثالث، آداب الدخول للطعام، ۱۳/۲.

(۲) مدارک، النور، تحت الآیة: ۶۱، ص۷۹۱.

(۳) خازن، النور، تحت الآیة: ۶۱، ۳۶٤/۳.

www.waseemziyai.com

اس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، اپنے مقدور بھر اس کے لیے تکلف کا کھانا تیار کرائے) اور ضیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد جو موجود ہو وہ پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے، مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔[۱]

(2)...... حضرت ابو الاحوص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا، اس نے میری مہمانی نہیں کی، اب وہ میرے یہاں آئے تو اس کی مہمانی کروں یا بدلا دوں۔ ارشاد فرمایا: ”بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔“[۲]

مل کر کھانے کے 3 فضائل

یہاں آیت میں مل کر کھانا کھانے کا ذکر ہوا اس مناسبت سے مل کر کھانے کے 3 فضائل ملاحظہ ہوں:

(1)...... حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مل کر کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔[۳]

(2)...... ایک مرتبہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم کھانا تو کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ ارشاد فرمایا: تم الگ الگ کھاتے ہوگے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: جی ہاں! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم مل بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور کھاتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے کھانے میں برکت دی جائے گی۔[۴]

(۳)...... حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ کھانا ہے جسے کھانے والے زیادہ ہوں۔[۵]

﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا: **پھر جب گھروں میں داخل ہو۔**﴾ ارشاد فرمایا کہ پھر جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں

(۱) بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف وخدمته ایّاه بنفسه، ۱۳۶/٤، الحدیث:٦١٣٥.

(۲) ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الاحسان والعفو، ٤٠٥/٣، الحدیث:٢٠١٣.

(۳) ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الاجتماع علی الطعام، ٢١/٤، الحدیث:٣٢٨٧.

(٤) ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی الاجتماع علی الطعام، ٤٨٦/٣، الحدیث:٣٧٦٤.

(٥) شعب الایمان، الثامن والستون...الخ، فصل فی التکلّف للضیف...الخ، ٩٨/٧، الحدیث:٩٦٢٠.

www.waseemziyai.com

کو سلام کرو، یہ ملتے وقت کی اچھی دعا ہے اور اللہ تعالٰی کے پاس سے مبارک پاکیزہ کلمہ ہے۔(۱)

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے سے متعلق دو شرعی مسائل

یہاں گھر میں داخل ہوتے وقت اہلِ خانہ کو سلام کرنے سے متعلق دو شرعی مسائل ملاحظہ ہوں:

(1)......جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہلِ خانہ کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔

(2)......اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے: اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مُراد ہیں۔ امام نخعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے: اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔(۲)

ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے شفا شریف کی شرح میں لکھا کہ خالی مکان میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں روحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔(۳)

سوالات سبق نمبر (17)

(۱) آیت نمبر 61 کا کوئی ایک شانِ نزول بیان کیجئے۔

(۲) آیت میں کتنے مقامات کا بیان ہے جہاں سے کھانا مباح ہے؟

(۳) کیا ان مقامات سے مطلقا کھانا جائز ہے؟

(۴) مہمان نوازی سے متعلق ایک حدیث بیان کیجئے۔

(۵) مل کر کھانے کی کوئی فضیلت بیان کیجئے۔

(۶) جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟

(۷) اگر خالی مکان میں داخل ہوں تو کیا کہنا چاہئے؟

---

(۱) خازن، النور، تحت الآیة:٦١، ٣/٣٦٤.

(٢) الشفا، القسم الثانی، الباب الرابع...الخ، فصل فی المواطن التی یستحبّ فیها...الخ، ص٦٧، الجزء الثانی.

(٣) شرح الشفا، القسم الثانی، الباب الرابع...الخ، فصل فی المواطن التی یستحبّ فیها...الخ، ٢/١١٨.

www.waseemziyai.com

سبق نمبر (18)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	اِذَا	كَانُوْا
ایمان والے صرف	وہ لوگ ہیں جو	ایمان رکھیں	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جب	وہ ہوں

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھیں اور جب کسی ایسے کام پر

مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى

مَعَهٗ	عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ	لَمْ یَذْهَبُوْا	حَتّٰى
اس (رسول) کے ساتھ	کسی جمع کرنے والے کام پر	(تو) نہ جائیں	یہاں تک کہ

رسول کے ساتھ ہوں جو انہیں (رسول اللہ کی بارگاہ میں) جمع کرنے والا ہو تو اس وقت تک نہ جائیں جب تک

یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

یَسْتَاْذِنُوْهُ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَسْتَاْذِنُوْنَكَ	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ
اجازت لے لیں اس سے	بیشک	وہ لوگ جو	اجازت مانگتے ہیں تم سے	یہی	وہ لوگ ہیں جو

ان سے اجازت نہ لے لیں۔ بیشک وہ جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ

یُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	فَاِذَا	اسْتَاْذَنُوْكَ	لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
ایمان لاتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول پر	پھر جب	وہ اجازت مانگیں تم سے	اپنے کسی کام کے لیے

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر (اے محبوب!) جب وہ اپنے کسی کام کے لیے

فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ

فَاْذَنْ	لِّمَنْ	شِئْتَ	مِنْهُمْ	وَ	اسْتَغْفِرْ	لَهُمْ
تو اجازت دے دو	(اس) کو جسے	تم چاہو	ان میں سے	اور	بخشش مانگو	ان کے لیے

آپ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے

www.waseemziyai.com

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾				
اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)
اللہ سے معافی مانگو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○				

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ: ایمان والے تو وہی ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت سے مقصود مخلص مومنوں کی تعریف اور منافقوں کی مذمت بیان کرنا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان رکھیں اور جب کسی ایسے کام پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہوں جو انہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جمع کرنے والا ہو جیسے کہ جہاد، جنگی تدبیر، جمعہ، عیدین، مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو، تو اس وقت تک نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں یا وہ خود انہیں اجازت نہ دے دیں۔ بیشک وہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لاتے ہیں، ان کا اجازت چاہنا فرمانبرداری کا نشان اور صحتِ ایمان کی دلیل ہے۔ پھر اے محبوب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب وہ اپنے کسی کام کے لیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جانے کی اجازت مانگیں تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(1)

آیت "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" سے معلوم ہونے والے اہم اُمور

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس پاک کا ادب یہ ہے کہ وہاں سے اجازت کے بغیر نہ جائیں، اسی لئے اب بھی روضۂ مُطَہَّرہ پر حاضری دینے والے رخصت ہوتے وقت اَلْوِداعی سلام عرض کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

(2)...... اس آیت سے دربارِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب بھی معلوم ہوا کہ آئیں بھی اجازت لے

(١) صاوی، النور، تحت الآیة: ٦٢، ٤/١٤٢٠-١٤٢١، مدارک، النور، تحت الآیة: ٦٢، ص٧٩٢، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

کر اور جائیں بھی اِذن حاصل کر کے، جیسا کہ غلاموں کا مولیٰ کے دربار میں طریقہ ہوتا ہے۔

(3)......سلطانِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار کے آداب خود رب تعالیٰ سکھاتا ہے بلکہ اسی نے ادب کے قوانین بنائے۔

(4)......سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اجازت دینے یا نہ دینے میں مختار ہیں۔

(5)......حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت برحق ہے کہ رب تعالیٰ نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعت کا حکم دیا ہے۔

(6)......اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے کہ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کے لئے دعائے خیر کا حکم دیتا ہے۔

(7)......ہر مومن سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کا محتاج ہے کیونکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ جو اَولیاءُ اللہ کے سردار ہیں ان کے متعلق شفاعت کا حکم دیا گیا تو اوروں کا کیا پوچھنا۔

(8)......اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ یاد رہے کہ اساتذہ و مشائخ اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی اجازت کے بغیر نہ جانا چاہیے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ				
لَا تَجْعَلُوْا	دُعَآءَ الرَّسُوْلِ	بَیْنَكُمْ	كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ	بَعْضًا
(اے لوگو) تم نہ بنالو	رسول کے پکارنے (کو)	اپنے درمیان	(ایسا) جیسے تمہارے کسی کا پکارنا	کسی (کو)
(اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے،				

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ						
قَدْ	یَعْلَمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	یَتَسَلَّلُوْنَ	مِنْكُمْ	لِوَاذًا
بیشک	جانتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو	چپکے سے نکل جاتے ہیں	تم میں سے	کسی چیز کی آڑ لے کر
بیشک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں						

www.waseemziyai.com

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

تُصِيْبَهُمْ	اَنْ	عَنْ اَمْرِهٖٓ	يُخَالِفُوْنَ	الَّذِيْنَ	فَلْيَحْذَرِ
پہنچے انہیں	(اس سے) کہ	اس کے حکم کی	مخالفت کرتے ہیں	وہ لوگ جو	تو چاہئے کہ ڈریں

تو رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے اس بات سے ڈریں کہ انہیں

فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾	يُصِيْبَهُمْ	اَوْ	فِتْنَةٌ
دردناک عذاب	پہنچے انہیں	یا	کوئی مصیبت

کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے ○

﴾**لَا تَجْعَلُوْا: نہ بنالو۔**﴿ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوگو! میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پکارنے کو آپس میں ایسا معمولی نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے کیونکہ جسے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پکاریں اس پر جواب دینا اور عمل کرنا واجب اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہو جاتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوگو! میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام لے کر نہ پکارو بلکہ تعظیم، تکریم، توقیر، نرم آواز کے ساتھ اور عاجزی و انکساری سے انہیں اس طرح کے الفاظ کے ساتھ پکارو: یَارَسُوْلَ اللہِ، یَانَبِیَّ اللہِ، یَاحَبِیْبَ اللہِ، یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ، یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی انہیں ایسے الفاظ کے ساتھ ندا کرنا جائز نہیں جن میں ادب و تعظیم نہ ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حقیر سمجھا وہ کافر ہے اور دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔[1]

---

(۱) بیضاوی، النور، تحت الآیة:۶۳، ۲۰۳/۴، خازن، النور، تحت الآیة:۶۳، ۳۶۵/۳، صاوی، النور، تحت الآیة:۶۳، ۱۴۲۱/۴، ملتقطاً۔

www.waseemziyai.com

اسی لئے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو "یا محمد" کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اگر کسی نعت وغیرہ میں اس طرح لکھا ہوا ملے تو اسے تبدیل کر دینا چاہیے۔

نوٹ: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو "یا محمد" کہہ کر پکارنے سے متعلق مزید تفصیل "صراط الجنان" کی جلد 1، صفحہ 48 پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿**قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ**: بیشک اللہ جانتا ہے۔﴾ **شانِ نزول:** جمعہ کے دن منافقین پر مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خطبے کا سُننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے، آہستہ آہستہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں تو میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے اِعراض کرنے والے اور ان کی اجازت کے بغیر چلے جانے والے اس بات سے ڈریں کہ انہیں دنیا میں تکلیف، قتل، زلزلے، ہولناک حوادث، ظالم بادشاہ کا مُسلَّط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفتِ الٰہی سے محروم رہنا وغیرہ کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں آخرت میں دردناک عذاب پہنچے۔[1]

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ قَدْ یَعْلَمُ						
اَلَاۤ	اِنَّ	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	قَدْ	یَعْلَمُ
سن لو	بیشک	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	بیشک	وہ جانتا ہے
سُن لو! بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، بیشک وہ جانتا ہے						

مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ					
مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ	وَ	یَوْمَ	یُرْجَعُوْنَ	اِلَیْهِ	فَیُنَبِّئُهُمْ
جس (حال) پر تم (ہو)	اور	(جس) دن	لوگ پھیرے جائیں گے	اس کی طرف	تو وہ خبر دے گا انہیں
جس حال پر تم ہو اور اس دن کو (جانتا ہے) جس میں لوگ اس کی طرف پھیرے جائیں گے تو وہ انہیں بتادے گا					

(۱) خازن، النور، تحت الآیۃ:۶۳، ۳/۳۶۵، مدارک، النور، تحت الآیۃ:۶۳، ص۷۹۲، ملتقطاً۔

www.waseemziyai.com

ع ۳ ۱۵

بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾ ع					
عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾	بِكُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	وَ	عَمِلُوْا	بِمَا
جاننے والا (ہے)	ہر چیز کو	اللہ	اور	انہوں نے کیا	(اس) کی جو کچھ
جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے ○					

﴿اَلَآ: سُن لو!﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سن لو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے، بیشک وہ تمہارے ہر اُس حال کو جانتا ہے جس پر تم ہو یعنی ایمان پر ہو یا نفاق پر اور وہ اس دن کو جانتا ہے جس میں لوگ اس کی طرف جزا کے لئے پھیرے جائیں گے اور وہ دن روزِ قیامت ہے تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ اچھا بُرا عمل انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ ہر شے کو جاننے والا ہے اس سے کچھ چھپا نہیں۔ [1]

سوالات سبق نمبر (18)

(۱) آیت نمبر 62 سے معلوم ہونے والی باتوں میں سے کوئی 5 بیان کیجئے۔

(۲) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پکارنے کے آداب بیان کیجئے۔

(۳) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یا محمد! کہہ کر پکارنے کا کیا حکم ہے؟

(۴) بارگاہِ رسالت کو حقیر سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

(۵) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو کس چیز کا خوف دلایا گیا ہے؟

---

(۱) خازن، النور، تحت الآیة: ٦٤، ٣/٣٦٥، مدارک، النور، تحت الآیة: ٦٤، ص٧٩٣، ملتقطاً.

www.waseemziyai.com

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعات
	قرآن مجید	کلامِ الٰہی	
1	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	کنز العرفان	شیخ الحدیث والتفسیر ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

کتب التفسیر و علوم القرآن

1	تفسیرِ طبری=جامع البیان	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	تفسیر ابن ابی حاتم	حافظ عبد الرحمن بن محمد بن ادریس رازی ابن ابی حاتم، متوفی ۳۲۷ھ	مکتبہ نزار مصطفی الباز، ریاض ۱۴۱۷ھ
3	تفسیر سمرقندی	ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی، متوفی ۳۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ
4	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
5	تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
6	تفسیر بیضاوی	ناصر الدین عبد اللہ بن ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
7	تفسیر مدارک	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
8	تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ
9	تفسیر جلالین	امام جلال الدین محلی، متوفی ۸۶۴ھ و امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
10	تفسیر دُر منثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
11	تناسق الدرر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
12	تفسیر ابو سعود	علامہ ابو سعود محمد بن مصطفی عمادی، متوفی ۹۸۲ھ	دار الفکر، بیروت
13	تفسیراتِ احمدیہ	شیخ احمد بن ابی سعید ملّا جیون جونپوری، متوفی ۱۱۳۰ھ	پشاور
14	روحُ البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۵ھ
15	تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
16	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی

کتب الحدیث و متعلقاتہ

1	موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ

www.waseemziyai.com

3	مسندِ امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
4	بخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
5	مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
6	ابن ماجه	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
7	ابو داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
8	ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
9	صحیح ابن خزیمه	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت ۱۴۱۲ھ
10	معجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
11	معجم الأوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
12	مستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
13	شعب الإيمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
14	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
15	مسند الفردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
16	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ

كتب الفقه

1	درّ مختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
3	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

كتب التصوف

1	احياء علوم الدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
2	منهاج العابدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	مؤسسۃ السیروان، بیروت ۱۴۱۶ھ

كتب السيرة والطبقات

1	الشفا	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند
2	شرح الشفا	علی بن سلطان محمد ہروی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
3	جذب القلوب	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور ۱۴۳۱ھ

www.waseemziyai.com

درسی کُتُب (المدینة العلمية)

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات	نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
01	نور الإيضاح مع حاشية النور والضياء	392	20	المرقاة مع حاشية المشكاة	106
02	شرح العقائد مع حاشية جمع الفرائد	385	21	شرح الفقه الأكبر (للقاري)	231
03	شرح مائة عامل مع حاشية الفرح الكامل	147	22	دروس البلاغة مع شموس البراعة	242
04	هداية النحو مع حاشية عناية النحو	288	23	شرح مائة عامل	38
05	أصول الشاشي مع أحسن الحواشي	306	24	المحادثة العربية	104
06	الأربعين النووية في الأحاديث النبوية	155	25	تلخيص المفتاح مع شرح تنوير المصباح	229
07	ديوان الحماسة مع شرح إتقان الفراسة	325	26	ديوان المتنبي مع الحاشية إتقان المتلقي	104
08	مراح الأرواح مع حاشية ضياء الإصباح	182	27	مختصر المعاني مع حاشية تنقيح المباني	472
09	الجلالين مع حاشية أنوار الحرمين (الأول)	400	28	إنشاء العربية (الجزء الأول)	84
10	الجلالين مع حاشية أنوار الحرمين (الثاني)	374	29	ديوان الحماسة مع حاشية زبدة الفصاحة	208
11	قصيدة البردة مع شرح عصيدة الشهدة	317	30	السراجية مع شرحه القمرية	114
12	نخبة الفكر مع شرح نزهة النظر	175	31	تفسير البيضاوي مع حاشية مقصود الناوي	392
13	مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية	117	32	المطول مع حاشية المؤوّل	398
14	التعليق الرضوي على صحيح البخاري	458	33	طريقة جديدة في تعليم العربية	210
15	منتخب الأبواب من إحياء علوم الدين	178	34	شرح التهذيب مع حاشية فرح التقريب	306
16	الكافية مع شرحه الناجية	259	35	الرشيدية مع حاشية الفريدية	127
17	شرح الجامي مع حاشية الفرح النامي	429	36	الفوز الكبير مع حاشية الكنز الوفير	165
18	رياض الصالحين مع حاشية منهاج العارفين	124	37	المقامات الحريرية مع المقالات العبيرية	128
19	تيسير مصطلح الحديث	194	38	القُطبي مع حاشية القُدسي	223

www.waseemziyai.com

161	نصاب المنطق	53	466	انوار الحدیث	39
200	نصاب الادب	54	64	کتاب العقائد	40
214	خلاصۃ النحو (حصہ اول، دوم)	55	136	تفسیر سورۂ نور	41
161	فیضانِ تجوید	56	352	خلفائے راشدین	42
28	مائۃ عامل منظوم (فارسی مع ترجمہ و تشریح)	57	22	قصیدہ بردہ سے روحانی علاج	43
235	جامع ابواب الصرف	58	144	تلخیص اصول الشاشی	44
	عنقریب آنے والی کتابیں		205	نحو میر مع حاشیہ نحو منیر	45
-	الجلالین مع حاشیة أنوار الحرمین (الثالث)	59	64	صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی	46
-	هداية الحكمة مع حاشية دراية الحكمة	60	53	تعریفاتِ نحویہ	47
-	شرح معاني الآثار مع الحاشية	61	141	خاصیات ابواب الصرف	48
-	آثار السنن مع التعليقات	62	228	فیض الادب	49
-	"الموطأ" للإمام محمد مع الحاشية	63	95	نصاب اصولِ حدیث	50
-	نور الأنوار مع قمر الأقمار	64	285	نصاب النحو	51
-	المعلقات السبع	65	352	نصاب الصرف	52

www.waseemziyai.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

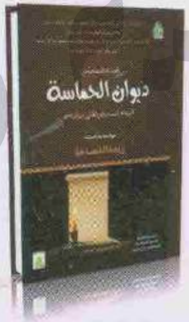

ISBN 978-969-631-206-2
0126284

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.waseemziyai.com